مکتوبات

خواجہ بندہ نواز

وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ
فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا

کتاب مستطاب

مکتوبات

امام العارفین قدوۃ الواصلین شہباز بلند پرواز لامکان غواص بحر لاتناہی
عشق و عرفان قطب الاقطاب فرد الاحباب جعفر ثانی حضرت خواجہ
صدر الدین ابوالفتح سید محمد حسینی گیسو دراز چشتی
قدس اللہ سرہ العزیز

بہ حسن توجہ
جناب معلی القاب نواب محمد امیر علی خان بہادر دام اقبالہم ایچ، سی، اس
صوبہ دار (کمشنر) صوبہ گلبرگہ شریف ناظم جاگیرات صدر نشین مجلس انتظامی کتبخانۂ آثار ضیتین

و بہ تصحیح و اہتمام
مولوی حافظ سید عطا حسین صاحب ایم اے، سی ای
ناظم تعمیرات (وظیفہ یاب) سررشتۂ تعمیرات سرکار عالی

در عہد آفرین برقی پریس حیدرآباد دکن طبع شد
شوال المکرم سنہ ۱۳۶۲ھ

و بسلسلۂ برکات عہد عثمانی خلدہ اللہ تبارک و تعالی شایع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الواحد الاحد الذی خلق اللوح والقلم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الاکرم الذی یوتی جوامع الکلم وعلی الہٖ واصحابہ الطیبین الطاہرین الذین انفجرت من ذواتہم القدسیہ عیون العلوم والحکم۔

حضرت سلطان العارفین مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز کے **مکتوبات** کا یہ مجموعہ بحمد اللہ طبع ہوا اور اہل ذوق کے استفادہ کے لئے شایع کیا جاتا ہے۔ ان مکتوبات کے جامع مولانا رکن الدین ابو الفتح علاء قریشی فرزند ارجمند حضرت شیخ علاء الدین گوالیری قدس سرہما ہیں۔ امیر تیمور نے جب دہلی پر حملہ کیا اس واقعہ سے تقریباً ایک ماہ پیشتر حضرت مخدوم بندہ نواز نے ۷ ربیع الثانی سنہ ۸۰۱ھ کو دہلی چھوڑی اور ۲۲ ماہ مذکور کو گوالیر داخل ہوئے۔ شیخ علاء الدین گوالیری کو جو دس سال پیشتر مرید ہو چکے تھے۔ حضرت مخدوم نے اطلاع کر دی تھی (مکتوب سیزدہم صفحہ ۳۴)۔ گوالیر پہنچ کر انہیں کے مکان میں مقیم ہوئے اور ۱۷ جمادی الثانی سنہ ۸۰۱ھ کو وہاں سے گجرات کی جانب روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل شیخ علاء الدین گوالیری کو منصب خلافت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت مخدوم کے مریدوں میں یہ پہلے بزرگ ہیں جنھیں خلافت دی گئی۔ اس وقت تک اپنے فرزندوں میں سے بھی کسی کو انھوں نے خلافت نہیں دی تھی۔ مولانا رکن الدین ابو الفتح علاء قریشی اس وقت سے دو سال پیشتر حضرت مخدوم سے بیعت کر چکے تھے۔ اور



چند سال کے بعد خلافت سے بھی مشرف ہوے۔ حضرت علاءالدین گوالیر چھوڑکر کالپی چلے آے اون کے ہمراہ مولانا رکن الدین ابوالفتح بھی مع اہل وعیال کالپی آے اور یہاں متوطن ہوگئے۔ ان دونوں بزرگوں کے مزار کالپی میں ہیں اور ان کو بجاے گوالیری کے کالپوی لکھتے آے ہیں۔

شیخ رکن الدین حضرت مخدوم کے زمانۂ حیات میں گلبرگہ آچکے تھے۔ اون کے رحلت کے چند سال بعد پھر آے اور چندے قیام کرکے اور پیر کے مزار کی زیارت سے مشرف ہوکر بیدر گئے۔ بیدر اس وقت سلاطین بہمنیہ کا دارالسلطنت ہوچکا تھا۔ یہاں بھی چندے قیام کرکے حجاز گئے اور حج وزیارت سے مشرف ہوکر وطن واپس آے۔ حضرت مخدوم کے مکاتیب جو انھوں نے شیخ علاءالدین اور مولانا رکن الدین ابوالفتح کو لکھے تھے ان کے پاس موجود تھے۔ بیدر میں ایک دوست سے اور بھی بہت سے مکاتب ان کو ملے اور زیادہ تر انہیں کے اصرار پر حج سے واپس آنے کے بعد ۸۵۲ھ میں ان کو جمع کرکے کتاب کی شکل میں مرتب کیا۔

اس مجموعہ میں حضرت مخدوم کے چھیاسٹھ ۶۶ مکتوبات ہیں۔ ان میں ایک مکتوب (مکتوب نمبر ۳۹) سلطان فیروز بہمنی بادشاہ گلبرگہ کے نام اور ایک (مکتوب ۶۶) حضرت مسعود بکؒ چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے نام ہے۔ بقیہ سب مکاتیب مریدوں اور خلفا کو لکھے گئے تھے ان کے علاوہ مولانا رکن الدین ابوالفتح نے حضرت مخدوم کے بڑے فرزند سید محمد اکبر حسینی کے سات مکتوب اور ان کے فرزند اصغر حضرت سید محمد اصغر حسینی کے چار مکتوب اور قاضی سراج الدین مرید حضرت مخدوم کا ایک مکتوب بھی شریک کیا ہے۔ ان میں دو مکتوب انہیں کے نام کے ہیں اور بقیہ دس مکتوب ان کے والد حضرت علاءالدین کالپوی کے نام کے ہیں۔ آخر کتاب میں تین خلافت ناموں کی نقلیں بھی شریک کی گئی ہیں۔ ایک خلافت نامہ حضرت شیخ علاءالدین کو اور دوسرا

حضرت رکن الدین ابوالفتح کو دیا گیا تھا اور تیسرا عام خلافت نامہ جو حضرت مخدوم نے لکھوا کر محفوظ رکھا تھا۔ جب کسی مرید کو خلافت دیتے اوس کی نقل کرواکر اون کا نام لکھکر اونہیں دیدیتے۔

حضرت مسعود بک جن کے نام کا ایک مکتوب اس مجموعہ میں ہے چشتیہ طریقہ میں نہایت ہی ممتاز بزرگ تھے۔ سلطان فیروز تغلق کے وہ قرابت دار تھے۔ امیری چھوڑکر فقیری اختیار کی اور شیخ رکن الدین بن شیخ شہاب الدین امام قدس سرہما کے ہاتھ پر بیعت کی اور خلافت سے سرفراز ہوئے۔ یہ دونوں بزرگ حضرت محبوب الہی نظام الدین اولیا کے مرید اور خلیفہ تھے۔ حضرت مسعود بکؒ خواجہ بندہ نوازؒ کے ہمعصر تھے حضرت خواجہ کی سکونت پرانی دہلی میں تھی جو اب قصبہ مہرولی کے نام سے مشہور ہے اور حضرت مسعود بکؒ اس کے قریب کے ایک قریہ میں رہتے تھے جس کا نام لاڈو سراے ہے اور وہیں ان کا مزار ہے۔ حضرت سید محمد حنیف جو سید السادات کے لقب سے مشہور ہیں اور جن کا مزار بیدر سے ایک میل شمال مغرب جانب ہے۔ حضرت مسعود بکؒ کے مرید اور خلیفہ تھے۔

حضرت مخدوم کی دوسری تمام تصنیفوں کی طرح ان مکتوبات کا مجموعہ بھی نہایت ہی کمیاب ہے۔ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد میں ۱۲۱۵ھ کا لکھا ہوا ایک نسخہ (۱۶۳۰ تصوف فارسی) موجود ہے۔ نواب معشوق یار جنگ بہادر کو رائچور میں ایک نسخہ عاریت ملا تھا جس سے انھوں نے نقل لی تھی اور گلبرگہ شریف کے کتب خانہ روضتین میں داخل کردیا تھا۔ بے حد جستجو کے بعد مجھے کسی تیسرے نسخہ کا پتہ نہیں مل سکا۔ یہ دونوں نسخے بہت غلط لکھے ہوے ہیں بریں ہمہ ان کے باہم مقابلے سے جس قدر ممکن ہوسکا تصحیح کی گئی۔ کتب خانہ آصفیہ کے نسخہ میں صرف اکسٹھہ مکتوب ہیں۔ اس لیے اون کے بعد کے مکتوبوں کا کسی دوسری کتاب سے مقابلہ ممکن نہ ہوا۔ سیر محمدی میں تینوں خلافت نامے

مندرج ہیں۔ ان کی تصحیح اس کتاب سے مقابلہ کرکے کی گئی۔ نہایت افسوس ہے کہ کسی تیسرے نسخہ کے نہ ملنے کے باعث خاطر خواہ تصحیح نہ ہو سکی اور جابجا الفاظ اور جملے مشکوک رہ گئے۔ ایسے اکثر مقامات پر استفہام (؟) کی علامت لکھدی گئی ہے۔

شرح رسالۂ قشیریہ اور جواہر العشاق کی طرح یہ کتاب بھی ہمارے محترم کرم فرما جناب **نواب محمد امیر علی خاں بہادر** دام اقبالہم صوبہ دار صوبۂ گلبرگہ و ناظم جاگیرات "روضتین" کی حسن توجہ اور اون کی سرپرستی میں منجانب کتب خانہ روضتین طبع ہوئی اور اہل ذوق کے استفادہ کے لئے شائع ہو رہی ہے۔ حق سبحانہ تعالیٰ اون کو دارین میں جزائے خیر دے۔

حضرت خواجہ بندہ نوازؒ نہایت کثیر التصانیف بزرگ تھے اون کی تصنیفات کا زمانہ تقریباً ۸۰۰ھ اور ۸۲۵ھ کے درمیان کا ہے ان کی جلالت شان کے باوجود بہتری تصنیفیں زمانہ دراز سے مفقود ہیں اور نہایت جستجو اور تگ و دو کے بعد جو دستیاب ہو سکیں اون میں بھی اکثر کے دو نسخوں سے زیادہ کا کہیں پتہ نہیں ملا یہ برکت و سعادت خداوند تبارک و تعالیٰ نے ہمارے آقائے ولی نعمت ظل اللہ فی الارض سلطان العلوم

اعلیحضرت آصف جاہ سابع اعاد اللہ عمرہم وادام اللہ ملکہم و دولتہم کے نہایت مبارک عہد ابد مدت کے لئے ہی مخصوص فرمائی کہ اب چھ سو سال کے بعد وہ کتابیں جو مفقود تھیں طبع ہوکر منظر عام پر آرہی ہیں اور اہل دل اور ارباب ذوق کے استفادہ کے لئے شائع ہوتی جارہی ہیں۔ آقائے ولی نعمت اور شاہزادہ گان بلند اقبال کیلئے بارگاہ رب العزت مجیب الدعوات میں صمیم قلب سے نہایت عجز و الحاح کے ساتھ میری وہی دعائیں ہیں جو حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز قدس سرہٗ نے سلطان فیروز بہمنی کے لئے کی تھیں (مکتوب ۳۹)۔ حق سبحانہ و تعالیٰ شرف قبولیت سے

ممتاز فرمادے بحرمت النبی و الہ الامجاد۔

اس کے بعد کے صفحوں میں مکتوبات کی فہرست دی گئی ہے۔

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ۔ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

خاکسار
سید عطا حسین

حیدر آباد دکن
شوال المکرم ۱۳۶۲ھ

فہرست

(الف) مکتوبات حضرت مخدوم بندہ نواز قدس اللہ سرہ

نمبر مکتوب	نام مکتوب الیہ	صفحہ
۱	بعضے مریداں و معتقداں	۳
۲	مولانا محمد معلم و بعضے یاران دیگر گجراتی	۸
۳	قاضی علم الدین بہڑوچی	۱۱
۴	قاضی علم الدین بہڑوچی	۱۷
۵	بعضے مریداں و معتقداں	۱۸
٦	بعضے مریداں	۱۹
۷	بعضے مریداں و معتقداں	۲۵
۸	مولانا نظام الدین محقق	۲۷
۹	شیخ علاء الدین کالپوی	۳۰
۱۰	شیخ علاء الدین	۳۱
۱۱	شیخ علاء الدین	۳۱
۱۲	شیخ علاء الدین پیش از خلافت	۳۲
۱۳	شیخ علاء الدین	۳۴
۱۴	شیخ علاء الدین	۳۴
۱۵	شیخ علاء الدین	۳۷

(الف) مکتوبات حضرت مخدوم بندہ نواز قدس اللہ سرہ

نمبر مکتوب	نام مکتوب الیہ	صفحہ
۱٦	شیخ علاء الدین	۳۷
۱۷	شیخ علاء الدین	۳۹
۱۸	شیخ ابو الفتح	۴۰
۱۹	شیخ ابو الفتح	۴۱
۲۰	قاضی اسحٰق چہترہ و برادر قاضی سلیمان	۴۱
۲۱	قاضی اسحٰق و قاضی سلیمان	۴٦
۲۲	شیخ زادہ خوندمیر و برادراں او	۴۸
۲۳	شیخ زادہ خوندمیر بعد نقل مخدوم زادہ بزرگ	۵۰
۲۴	امیر سلیمان کوتوال ایرج و ملک تاج سلیمان و مولانا بدر سلیمان	۵۱
۲۵	قاضی برہان الدین ساوی ایرجی و حسین و امیر سلیمان	۵۳
۲٦	خواجہ ابراہیم بہڑوچی	۵٦
۲۷	شیخ خوجن دولت آبادی	۵۸
۲۸	مولانا قطب بدر و یاران دیگر ساکنان گجرات۔	٦۰
۲۹	بعضے مریداں	٦۲
۳۰	بعضے مریداں و معتقداں	٦۲
۳۱	بعضے مریداں و معتقداں	٦۵
۳۲	بعضے مریداں و معتقداں	٦۷
۳۳	بعضے مریداں و معتقداں	۷۲

(الف) مکتوبات حضرت مخدوم بندہ نواز قدس اللہ سرہ

نمبر مکتوب	نام مکتوب الیہ	صفحہ
۳۴	بعضے مریداں ومعتقداں	۷۵
۳۵	بعضے مریداں ومعتقداں	۷۶
۳۶	ملک محمد داود افغان پہاندری	۸۳
۳۷	قطب خاں	۸۴
۳۸	جلال خاں	۸۵
۳۹	سلطان فیروز سلطان گلبرگہ	۸۶
۴۰	خواجہ یوسف بہائی	۸۶
۴۱	شیخ علاء الدین	۸۸
۴۲	شیخ علاء الدین	۸۹
۴۳	شیخ علاء الدین بعد نقل مخدوم زادۂ بزرگ	۹۰
۴۴	شیخ علاء الدین	۹۲
۴۵	ابو الفتح علاء کالپوی	۹۲
۴۶	ابو الفتح علاء	۹۳
۴۷	ملک زادہ خضر خاں ساکن پٹن	۹۴
۴۸	مولانا اسحٰق گجراتی	۹۴
۴۹	قاضی سیف الدین ساکن لکھنوتی	۹۵
۵۰	مولانا نظام الدین پٹہانی	۹۵
۵۱	ملک عزیز الدین و ملک شہاب الدین ساکنان گلبرگہ	۹۷

(الف) مکتوبات حضرت مخدوم بندہ نواز قدس اللہ سرہ

نمبر مکتوب	نام مکتوب الیہ	صفحہ
۵۲	قدر خاں	۹۹
۵۳	قاضی علم الدین و شیخ زادہ و دیگر یاراں گجرات	۱۰۰
۵۴	مولانا محمد معلم و سید علاء الدین و مولانا میران شاہ و دیگر مریداں بعد نقل مخدوم زادۂ بزرگ۔	۱۰۳
۵۵	سید نصیر الدین	۱۰۴
۵۶	مولانا علم الدین بہڑوچی	۱۰۵
۵۷	سید علاء الدین بڑودہ	۱۰۶
۵۸	ملک شرف الملک کوتوال کالپی	۱۰۹
۵۹	شیخ منور نبیرۂ شیخ الاسلام فرید الدین صاحب سجادہ اجودہن	۱۰۹
۶۰	شیخ سعد الدین نبیرۂ شیخ فرید الدین ساکن اجودہن	۱۱۲
۶۱	بعضے مریداں و معتقداں ساکناں چندیری و جہترہ و ایرج	۱۱۴
۶۲	اصحاب گجرات	۱۱۹
۶۳	قاضی برہان الدین	۱۲۱
۶۴	مولانا سلیمان	۱۲۳
۶۵	امیر چہترہ	۱۲۳
۶۶	حضرت مسعود بک رح	۱۲۴
(ب)	حضرت مسعود بک رح بجانب حضرت مخدوم قدس سرہ	۱۲۵

(ج) مکتوبات مخدوم زادگان منجانب مخدوم زادہ بزرگ

نمبر مکتوب	نام مکتوب الیہ	صفحہ
۱	شیخ علاء الدین	۱۳۶
۲	شیخ علاء الدین	۱۳۷
۳	شیخ علاء الدین	۱۳۸
۴	شیخ علاء الدین	۱۳۹
۵	شیخ علاء الدین	۱۴۰
۶	شیخ علاء الدین	۱۴۱
۷	شیخ علاء الدین	۱۴۲
	منجانب مخدوم زادہ خورد	
۸	شیخ علاء الدین	۱۴۴
۹	شیخ علاء الدین	۱۴۶
۱۰	شیخ علاء الدین	۱۴۷
۱۱	شیخ ابوالفتح علاء	۱۴۷
۱۲	منجانب قاضی سراج الدین بجانب شیخ ابوالفتح علاء	۱۴۸
	خلافت نامۂ شیخ علاء الدین	۱۵۰
	خلافت نامۂ ابوالفتح علاء کالپوی	۱۵۱
	خلافت نامۂ عام برائے یاران	۱۵۴

وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا

مکتوبات

امام العارفین قدوۃ الواصلین شہباز بلند پرواز لامکان

غواص بحر لاتناہی عشق و عرفان قطب الاقطاب فرد الاحباب

جعفر ثانی حضرت خواجہ

صدر الدین ابوالفتح سید محمد حسینی گیسو دراز چشتی

قدس سرہ العزیز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد و ثناے بے عدد مر خداوندے را کہ مراسلات کلام مجید و مکاتبات سور فرقان حمید
بر ذات حمیدہ و دوست برگزیدہ خود در مدت بست و سہ سال نجماً نجماً بفرستاد و در دل
محبان خود از ان حظے وافر دو قتے متواتر نہاد و تحف صلوات و طرفہ تحیات بر روح مطہر ن متواتر
و قالب معطر آن عنوان صحیفۂ سعادت و دیباچۂ نمیقۂ ہدایت قدوہ اہل صفا حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و بر یاران و پیروان او کہ دفاتر علم و عرفان و مولد کشف و
ایقان بودند صلی اللہ علیہ و علیہم اجمعین ۔ اما بعد می گوید فقیر حقیر محب ارباب تصوف و
درویشی ابو الفتح علاء قریشی کہ کمترین مسترشدان و وابستہ ترین مریدان و مجاوران قطب العارفین
مقتدی الواصلین سر حلقۂ عاشقان سرافراز ولی اکبر سید محمد حسینی الملقب بہ گیسو دراز
المخاطب بالصادق من اللہ الجواد و علی القطب الشیخ نور الدین پایے زاد عمت برکاتہما چوں
فقیر بہ نیت زیارت کعبۂ معظم و زیارت روضۂ پیغمبر زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً از محمد آباد
عرف کالپی بیرون آمد و زیارت شیخ خود در گلبرگہ حاصل کرد و رخت در دار الملک بیدر
فرود آورد یارے عزیز از اہل آن دیار چند مکتوب حضرت مخدوم برین فقیر آورد و این
فقیر را باعث شد مکتوبات دیگر کہ بجانب این فقیر و والد این فقیر خدمت شیخ علاء الدین
کالپوی کہ پیش از ہمہ خلفا بشرف خلافت مشرف شدہ بودند و دیگر یاران و بعضے خلافت

نا بہاے مخدوم و بعضے مکتوب مخدوم زادگان جمع کنند ۔ تا طالبانِ
حق را در کار سلوک ممد و معین باشد ۔ و بواطن ایشان موجب مزید
ذوق و شوق گردد بعد مراجعت از زیارت حرمین رزقنا اللہ العود الیہما در سنہ اثنی و خمسین
و ثمانمائہ ہم در ذیل آن مکتوبات دیگر الحاق کردہ شد حق تعالیٰ خوانندگان را و شنوندگان را
موجب مزید حال و حسن عاقبت در مآل گرداند و این فقیر را از انچہ در طی این مکتوبات مندرج
است و مقصود حضرت شیخ مارت بخطے کامل و نصیبے شامل محظوظ گرداند بمنہ و کمال کرمہ ۔

مکتوب اول

بجانب بعضے مریدان و معتقدان

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ علی کل حال والصلوات علی
رسولہ بالغدو والآصال بتسلیمات سنیات و تحف تحیات بنعت تعظیم کہ
از مراسم دین داران و مواجب اہل اسلام است اصحاب ارادت و ارباب سعادت
محقق دانند کہ اہم المہمات و اعز الطلبات باہمہ عفت و عافیت بحسن العاقبت است ن حسن
اللہم اختم امورنا بالحسن الخاتم بحق خاتم الانبیا و اہل بیت الاصفیاء و ہر کجے
حسن عاقبت او بحسب حال و مقام و قدر روزگار او شمارند عوام علما چوں از شرک بر ہند
و از دائرہ کفر جلی خارج گردند تا آخر الانفاس بدین اختصاص جان برسول رب الجنۃ والناس ؟ رب الجن والناس
سپارند ہمہ گویند عاقبت ایشان مقترن بخیریت شد و امید از آسایش و آسودگی بہشت رب الجنۃ والنار
کہ باجماع کبار دار القرار است گشت الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن در رو
روزگار او باشد و اہل طلب ارادت را بہترین احوال و شریف ترین آمال عند سادات الکمال
بدین انحصار قرار گرفتہ است ہر رہزنے و کشش سے روے و طلبے از دریاے شوق موج بادج
رسند و ہر نفسے اشنائی بسوئے و اند و ہے گرہ ایدآیدے ۔ بلیت ن رساند

مجنون عشق را دگر امروز حالتست — کاسلام دین لیلی و دیگر ضلالتست

دانسته اند و نیکوتر شناخته اند۔ مصرع

جز یاد دوست هر چه کنی عمر ضایع است

ایشان بگویند اگر محبوب بحسب حال مطلوب در بر باشد زہے دولت و زہے لذت و زہے کرامت و زہے عزت و رنه سر بر در با ہمه درد و ذلت خواہند در بر باشد و اگر روزگار قلب باز و بارے بر در رسد اما اینکه نه بر در باشند و نه در بر معاذ اللّٰه به بلائے اسیر گشته بوند که بار آن از سماوات سبع و ارضین بسر بردن نتوانند و حامل آن نتوانند گشت رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا از جمله خواہان ایشان باشد اگر درد در دل ایشان اندکے می گذرد مضطلم شود خویشتن را از جمله کافران و جهنمیان داند سید الفقرا میدانی کرانا مند عمر دراز ہمتے بلندے جز او را نخواست و جز بد و نه پرواخت شررے ازاں در برقے کشاده نکردند و فرجه در آمد نیافت و روے فتحیابی ندید با این همه شهباز سر افراز با صد ہزار ناز و نیاز سر از آستانش بر نداشته می گوید۔ بیت

من نه آنم که دل از یار خویش برگیرم ⁂ و گر ملول شوی دلبرے دگر گیرم

و التفات مائی بقبولی و وصولی ندارد بلکه میگوید۔ بیت

کفر کافر را و دین دیندار را ⁂ ذره دردت دل عطار را

این جوانمرد بدرد و سوز آن ذوق و لذت دارد چه دانم که واجد واصل را ہست یا نے۔ بیت

ذرۂ دردے بود در دل ترا ⁂ بهتر از هر دو جهان حاصل ترا

اے عزیز طلب آن شے نیست که طالب هرگز بزیان افتد خسران و خسارت ازان مرحله رخت بربسته اند ہمیں طالب مجرد ربحے رابح و فضلے راجح دارد این تجارتے است

ن من نه ام
ن صاحب ا

ہر چند زبان بیشتر بند سودمندتر گردد گفتار دوستان است۔ رباعی

با دل گفتم مرا ببر بر در او ⁂ کو محتشمست و من ندارم سر او
دل گفت که این حدیث بیهوده مگو ⁂ یا در بر او کشند یا بر در او

ہیہات ہیہات با تو چه گویم وصل وہم و خیال ست درد و اندوه و فراق و ثبوت المحال است لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کجا افتاده ام المقصود حسن عاقبت اہل درد و طلب آن ست که جاں بجاناں سپرند در حالتے که دریائے شوق در شورش و شور خویش باشد و او را بزور خویش در غطے و غوطه انداخته باشد و او دراں حالت دست و پائے میزند و باضطراب تمام دلش ہمبداں داده جاں را بسلامت از ہوائی و نوائی داشته بدست دوست سپارد اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ہمیں نعمت را خواسته است و ہم برین عزت پرداخته است و بحق حقیقت اہل تحقیق برانواع و اصناف فند باشد مردے که ایشان را اگر از ایشان به پرسند از نیک و بد از دنیا و آخرت از دوزخ و بہشت از معراج و از عاج از ارتقا و استوا و از کشف ارواح و اشباح از منکر و نکیر از تنعم و تکریم از تحقیر و تعظیم از تجلی و کشف و کرامت و زیادت و نقصان و رد و قبول و فوت و حصول و حرماں و وصول از طاعت و معصیت از عبادت و ملالت سوال بکنند اینجا ایشان ہمچنیں فرمایند۔ ابیات

آنجا که منم نه لاست نے جائے نعم ⁂ زیرا که ہمه یکیست نه فزونست نه کم
بیزارم از وصال و از ہجراں ہم ⁂ بیکارم از وجود و لذات و الم
نے حال بماند و وقت نے ذوق مقام ⁂ نے ماندم و من نه او ہمه گشت عدم

این بزرگوار فانی فِي الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ است اگر او را تو در شانے شیئے مبنی بتحقیق ولی این قدر بر گفت من تقلید کنی که توئی درمیان نیست این شیخ فانی بحق معنی باقی است من الازل الی الابد ماموں فی امان الاحد او خود اصل است امر خود

خوند کارست کار او بیرون ہر کار است او را مادر و پدر نزاده است او یکے ازاں افراد است
وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ حکایت ہم ازاں مجاز است
طائفہ طبقہ چنیں ہم باشند کہ در انواع تجلیات مبتلا اند تجلیات قہر ہست تجلیات جلال است
تجلیات لطف تجلیات جمال است ہر چہ بعزت و عظمت و ہیبت و کبریا و رفعت کشد
ایں را صفت جلال نامند و ہر چہ قیادت مکروہات شرعی کند در صورت خسیسہ چناں کہ
ستور و خر و غیر آں و موذیہ چناں کہ مار و کژدم و شیر و گرگ و غیر آں و ایں را نعت قہر نامند
اما لطف و جمال ہر چہ بالقا و ایصال راحت است و اثبات کرامت ایں را لطف نامند
و ہر چہ از ملاح و حسان باشد و از دلال و غنج بود و از کرشمہ و ناز اشارت برد و غیر آں ایں را
تجلی جمال خوانند اگر چہ قہر و جلال اخویں اند لطف و جمال اختاں تو اماں باشند تحقیق خود
ایں است جلال در جمال مندرج است و جمال در جلال مندمج حسن عاقبت ایں خداست آنچہ
جز ایں نباشد کہ مختتم بر تجلی جمال می باشد بہ حسے کہ مقصود و مطلوب او بود امیر المومنین
حسن علیہ السلام در آخر وقت می گریست پرسیدند فرمود اقدام علی سیل لم اراہ
تجلی جدیداست تا بکدام صفت باشد عظیم خوف است ایں آنہ تجلیات اختیار نیست
تا او چہ سازد و چہ بازد تا در کمین علم نفسی چہ چیز باشد ہم ازیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمودہ است لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ تجلیات را
نہایتے نیست بر ہیچ یکے دوبارہ صورت ننمودہ است و کذلک دو کس را بیک صورت
در ایں چنیں گردابے افتادہ اند زبان شاعر نالہ می کند۔ بیت

ندانم بر چہ گردد آخر ایں کار | مرا دل والہ و معشوقہ خودکام

و سیوم می بیچارہ مسکینے است او را گہے نمایند گہے ربایند گہے کشف گہے استتار گہے
مواجہت گہے استدبار گہے بخوانند گہے برانند گہے نوازند گہے گدازند ایں سوختہ افروختہ ایں
ریختہ بیختہ ایں دردمند مستمند ایں مسکین مستکین ایں بیچارہ درماندہ ایں آمدہ ناخواندہ

اخوف الخائفین باشد ضرورت بیم آں دارد کہ در ہا بستہ ماند و دورباش غیرت بدور
اندازد اللّٰھم اعصمنا من الحور بعد الکور اخوف الخائفین باشد ہمہ روز
و ہمہ شب در آہ و نیاح و بکا و اضطراب گذارد ہمیں غم دارد۔ بیت

تا چہ خواہد کرد بر من دور گیتی زیں دو کار | دست او در گردنم یا خون من در گردنش

حسن عاقبت ایں بزرگواراں باشد کہ در حالت آخر بنعت تجلی ذات و عیاں
صفات باشد رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ و دیگر بیست
کہ برخاستہ از خویشتن است سیر آمدہ از جان و تن است استرسال نفس مع اللہ کردہ است
بہر صفتے کہ بر و برد او را طرفے دیگر لمحہ و لحظہ نیست دوزخ دو رخ دارد ظَاهِرُهٗ
فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَبَاطِنُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ و بہشت بہ بہشت تو نسبت برو
و ازیں ہست نیست ماندہ است و حسن عاقبت او ایں است کہ مختتم ایمان ہمبریں
ایقان باشد استوار ایستادہ است او بدوزخے و بہشتے در نیفتادہ است شبلی گوید
لو خیر لی بین الجنۃ والنار لاخترت النار لما فیہ
من خلاف النفس جنید فرمود ۔ هذا کلام الاطفال لو خیر لی بین
الجنۃ والنار ما اخترت شیئاً الا ما اختار اللہ تعالی ہاں ہاں
ترا اندیشہ باید چیستی و کیستی کدامی و کجائی مآل تو بچہ کشد تو کدام قماشی و از کدام خیلی میاں
مرغانی دیار چلی اما خوش وقت تو کہ بغم نشستۂ و افتادۂ خواستۂ و افروختۂ
روزگارت بسر بردی و میبری ۔ بیت

نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس | نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ

اکنوں بباید دانست کدام عمل باشد کہ بداں امید بر حسن العاقبت شود یک
عملے است کہ نازک ترین اعمال است و آسان تریں اکتساب دفع خطرات کنی
تا چناں کہ غیر خدائے تعالیٰ و حضور او و شہود او و غیر او در دلت نباشد و نفس تو

ازیادہ گردی پاک شدہ باشد حاصل نفسے پاکے و دلے متوجہ بارہا این سخن گفتہ ام
و می گویم این چنیں را نوزدہ سہم گویم کہ عاقبت بخیر شود یک سہم برائے تقدیر ازلی
داشتہ ام ورنہ او بہمہ وجوہ روے بخالق الحیات والممات آوردہ است از جنت وجود در منزل امن و امان بردہ است
اللھم احیینا محبین لک وامتنا محبین لک واحشرنا فی زمرۃ
المحبین لک اللھم اللھم والسلام۔

مکتوب دوم

بجانب مولانا محمد معلم و بعضے یاران دیگر گجراتی

السلام علی من اتبع الھدیٰ وسلک مسلک التقیٰ و
سبل سبیل الرضا ۔ اصدقائے صدق و بنقائے طرق حق مقرر و محقق دانند کہ
سبحانہ تعالیٰ خالق افعال العباد کما ھو خالق اعیانھم باید دانست
سعید آن است کہ در مظہر او حسنات و مبرات آفریدہ و شقی اوست کہ در مشہد او منہیات
و سیئات فعلی ہذا مردم در خود بتامل نظرے کند و لیضع نفسہ و برائے ہر یکے را موضعے
و مقرے ساختہ اند السعید من سعد فی بطن امہ والشقی من شقی
فی بطن امہ عبارت از علم نفسی اوست تعالیٰ بدانی آن کہ او غم عاقبت می خورد
و برائے آن را دست و پاے میزند بتحقیق او نیک بخت از شکم مادر است چوں
باشد بنی اللہ از دوزخ و بہشت خبرے دہد و از دوزخیاں و بہشتیاں انبائے فرماید
و تو بنعیم و غرم و خوشحال باشی در دوزخ چند عذاب است یکے عذاب جسمی ست
کہ اہل دین علی العموم ازاں حکایت گفتند و دیگر عذاب تنہائی با قلق و اضطراب ہ گفتہ اند
است و دیگر عذاب حرماں از شہود جمال رحماں ست و دیگر ہر یکے ہمیں و اندر آں
عذابے کہ من گرفتارم کسے دیگر نیست نعیم بہشت حسنات چنانچہ گفتہ اند امنا و صدقنا

و دیگر آرام و قرار و دیگر شہود جمال جلیل الجبار علی الآنات والساعات متجدداً
و متوالیاً بحسب مطالب القوم ہاں وہاں درین گفتار ترا طلبے و رغبے رہبے و ہیبتے
حاصل شد یا نہ اگر شد طلب اسباب حصول مقصود کجا اضطراب و دم سرد و چشم نم کو۔
بیت۔ ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی ✤ کیں رہ کہ تو می روی بترکستان ست
مجنوں را گفتند اگر تو در بستر لیلی باشی و لیلی بر مراد تو نباشد چکنی گفت
من بر مراد لیلی باشم ۔ بیت
اگر مراد تو اے دوست نامرادی ماست ✤ مراد خویش دگر بار من نخواہم خواست
ہیچ میدانی کہ دریں سخن کدام در و در مندی کشادہ است و کدام ساز و سوز
در ساختہ است چکنم کار افتادہ باید ببلائے گرفتار شدہ باید تا ازیں ریزہ چینی ن چیزے
تواند چید لاحول ولاقوۃ الا باللہ کجا افتادم یاران عزیز و دوستان شفیق سلام و
دعا مطالعہ کنند ہمارہ متجسس متفحص احوال خود باشند باید کہ از مزید و نقصان خویش
خبرے باشد غافل مباشید کن جمارا تعش بالخیر اگر مقصود بدامن نیست باید کہ در
طلب دامن گیر تو باشد و بقدر وسع و امکان با رعایت اسباب آن بود اگر اقدامے
و اقتحامے در معرکہ مرداں نمی توانی گرد بارے نعرہ مردی بزن اگر بکائے نیست تباکی
باشد ۔ بیت
گر یار نمی کند قبولت ✤ خود را بستم بزلف او بند
اگر کار ت قلب افتاد و ربر قرار ندہند بر در بنشیں ۔ مصرع
بر در بنشینیم گر از خانہ برانند
بیچارہ بت پرست محبوب را گم کردہ و البتہ در وہم او وجدانش در عین ن حیز
محال صورتے ساختہ او را نامش نہادہ می پرستد ترا ایں باید کہ مقصود خود را ساعت
فساعت زماناً فزماناً حاضر و شاہد تصور کنی و ہم بدین خیالات قربتے و محبتے درمیان

نہی یعلم اللہ چنانچہ آں بت پرست ازاں صورت پرستی فیضے از معبود خود می یابد اگر
مرا استوار نمیداری فلنسألنهم ـ کذلک این تصور حقیقت را فیضے از حقیقت ؟ فلتسألنهم
نصیبہ شود ازان قسمت نصیبہ شود کہ حسین منصور انا الحق گفت و بایزید سبحانی ہر چند
ایں انا الحق حق نیست و سبحانی از جہان انسانی ست ولیکن ازان شمس و قمر وازان
شمع انور پرتوے بروے تافتہ است موسیٰ علیہ السلام رویت خواست گفتند
کوہ را ببیں تجلی ما بروے شود اگر برعکس عکس تجلی قرارت باشد چناں بود کہ ما را بہ بینی
اکنوں تو بداں کہ طلب موسی علیہ السلام ضائع نرفتہ است بشیٔ مائی محظوظ شد
چنانچہ بہ بین ایں تصور و ایں ترتب تا کجا رسانید ببیں کہ از اثر آں موسی علیہ السلام چہ
خبر میدہد تُبْتُ اِلَیْکَ پس آں کہ عکس عکس مشاہدہ شد بضرورت رجوع
ہم بسوے او شد و از ہمہ چیز فارغ آمد پند بشنو بگوش دل اصغا کن خود را از حق دور
مداں اِن لم تکن تراہ فانہ یراک او باتست می گوید نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ
اگر تو ایں وہم دوری را از خود بدر کنی و قرب حقیقی او را در تصور و تخیل خود قرارے دہی
عجب نباشد از انچہ موسی گفت تُبْتُ اِلَیْکَ ترا ہم فراغے سکونے قرارے با مقصو
د خود باشد کسب ہمیں است رہ بوصول ہمیں است و ورائے ایں راہ فرجے و درے دیگر نیست و اگر کسے
بسبب من الاسباب بدو رسید چناں کہ گرسنہ را طعام داد و تشنہ را آب داد اگر
ازیں صنعت قبول افتاد بحسب ایں تصور و تخیل در دل او متمکن و متقرر شود پس آں
قایض بداں دولت گردد و در حدیث است خواندہ باشی کہ فردا امنّا و صدّقنا
با بہشتیاں گوید ہر تمنی و تشتہی کہ در خاطر شما بود رسید ایشاں گویند بلی یارب بل از ید منہ
خداوند تعالیٰ گوید با ایشان ہیچ آرزوے دیگر دارید گویند لا نحن فی عیشٍ و راحةٍ
و خلودٍ و صباحةٍ الا خداوند تعالیٰ با آن غفلت آنہا پیام گوید نمی خواہید کہ مرا
بہ بینید گویند بلے یارب باقی قصہ معلوم نظارہ شو ایں قدر طلب نخست در دل

ایشاں نہاد کہ ایشاں گفتند بلے یارب پس آں بر ایشاں تجلی خود کرد ایں قدر لا بد بیست
معشوق عاشق را خواہاں است ولیکن غیرتش بریں میدارد کہ طلب از طرف عاشق باشد
تحفہ سخنے است ایں علما در مقالات اصول کلام نویسند کہ رویة اللہ فی المنام جایزة
مرد دانشمند استاد منطق ایں سخن را بر شاگرد فرمود و حجت و دلیل اثبات کرد متعلم عقیدہ بر آن
بر بست و آن را الیقین دانست عجب کاریست نہ استاد را طلب در سر افتاد و نہ ایں شاگرد
را چنانچہ گفتند اقل حیض سہ روز است و اکثر او دہ روز حکمے دانستند امکان او را
ایمانے آوردند فقط ہیچ شبے بدیں غم و بدیں طلب و بدیں آرزوے نخفتند دمے سردے
و چشمے نمے و سینہ گرمے از ایشاں روے ننمود فعلی ہذا مردمانے کہ تقدیرے انکار کنند
ہم بریں قیاس باشد ـ مولانا محمد معلم و خواجہ نصیر الدین عماد و مولانا شعیب و مولانا علاؤ الدین
جہا بلکہ و اصحاب دیگر تسلیمات مالیق بحالہم از ما مطالعہ فرمایند والسلام ـ ن جہانگیہ

مکتوب سوم

بجانب قاضی علم الدین بہروچی

فرزند دینی قاضی علم الدین ع علے محمد یوسف حسینی مطالعہ کنند و مقرر خاطر
گرداند بدانکہ چوں آئینہ دل صاف شود و زنگار طبیعت و ظلمت صفات بشریت
از دل محو گردد قابل قبول انوار غیبی شود در بدایت حال آن انوار بیشتر مثال برق و
لوامع و لوایح پدید آید چنداں کہ صفا زیادت می شود آن انوار بقوت تر و زیادت تر
می گردد و بعد ازاں برق بر مثال چراغ و شمع و مشعلہ و آتش افروختہ شود آں گاہ
نورہاے علوی پیدا آید ابتدا بصورت ستارگاں بعد ازاں بر مثال ماہ بعد ازاں
بر مثال خورشید پیدا گردد و گاہ گاہے ہزار چند از خورشید در روشنائی و تابش زیادہ
باشد پس بدانکہ ہر نور کہ بصفت برق و لوامع دیدہ شود بیشتر از برکت وضو و نماز باشد

وانچه درصورت چراغ ومشعله و مانند این دیده شود آن نورے باشد که از ولایت شیخ است ویا از نبوت حضرت صلی الله علیه آله وسلم وآن چراغ ومشعله دل او بود که بداں مقدار منور شده است واگر بصورت قندیل ومشکاة بیند هم ازیں معنی باشد که گفته شد واما آن چه درصورت علویات بیند چوں ستاره وماهتاب وآفتاب آں اثر انوار روحانیت بود که بر آسمان دل بقدر صفا ظاهر می گردد چوں آئینهٔ دل بقدر ستاره صافی شود نور روح بقدر ستاره پدید آید وچوں ماه شکل بیند اگر تمام ماه بود بدانکه دل تمام صافی شده است واگر نقصاں دارد بقدر نقصان کدورت باقی است وچوں آئینهٔ دل درصفا بکمال رسد قابل نور روح گردد برمثال خورشید بیند چنانچه صفا زیادت تر خورشید درخشاں تر تا وقت بود که در روشنی هزار بار از خورشید تاباں تر بود واگر ماه وخورشید هر دو یکبار بیند ماه دل بود که از عکس نور روح منور شده است وخورشید روح باشد که دیده شود اما هنوز از پس حجاب طالع می شود تا خیال اورا بر صورت خورشیدے بیند والا نه نور روح بے شکل وبے صورت است وگاه بود که پرتو انوار صفات خداوند عز وجل بقضیه من تقرب الیّ شبراً تقربت الیه ذراعاً استقبال کند وازیں حجاب روحانی ودلی عکس بر آئینه اندازد وبقدر صفا آں بنماید اگر کسے گوید چگونه تواں دانستن که پرتو صفات خداوند است جواب چنیں گفته اند بچه از انوار صفات حق مشاهدهٔ دل شود همان نور معرفت او گردد وتعریف خود هم خود کند ذوقے بجاں پدید آید که بداں ذوق داند انچه می بینم از حضرت بیچوں نه از اغیار واین معنی ذوقے است که درعبارت دشوار آید وگفته اند انوار صفات جمال مشرق است نه محرق وانوار صفات جلال محرق است نه مشرق عقل وفهم اینجا گمراه دو گرد نتواند گشتن وگاه بود صفاے دل بکمال رسد سَنُرِیهِمْ آیَاتِنَا فِی الْآفَاقِ وَفِی أَنفُسِهِمْ پدید آید اگر در خود نگرد همه حق بیند واگر در موجودات نگرد نیز همه حق بیند انا الحق وسبحانی اینجا رُو نماید

چنانکه آں بزرگ گفت ما نظرت فی شیئ الا ورأیت الله فیه فریاد کناں بزباں حال آغاز کند۔ بیت

مرا بے من پدید آمد همه از من هر چه میجستم ٭ کنوں در عین این معنی چنینے کیست حیرانم

آں نور حق تعالیٰ عکس بر نور روح اندازد ومشاهده با ذوق آمیخته بود وچوں نور حق تعالیٰ بے حجاب روحی ودلی در شهود آید بے رنگے وبے کیفیتے وبے جهتے وبے مثلے وبے ضدیے آشکارا کند متمسک وتمکین از لوازم او شود اینجا نه طلوع ماند نه غروب نه یمین نه یسار نه فوقے نه تحتے نه مکاں نه زماں نه قرب نه بعد نه شب نه روز ایں جا نه عرش است نه فرش نه دنیا است نه آخرت قلم را ایں جا سر بشکست زباں را حرکت نماند عقل درچاه عدم فرو رفت وفهم وعلم در بادیهٔ حیرت گم شدند اکنوں تو دریں حسرت می گداز که در مقام بعد باشی در حسرت نایافت بهتر ازاں که در مقام قرب باشی در عُجب یافت که آں عجب مقدمهٔ زوال است نباید که از دوری ایں مقام واز باهولی ایں کار درخاطر آں برادر فتورے ونفورے رو نماید وراه گریز پیش گیرد الفرار مما لا یطاق من سنن المرسلین برخواند ودر نبشتن وگفتن ایں خوف است زینهار نومیدی بهیچ حال هیچ کس را جائز نیست ایں جا کار بے علت است۔ غلام را اگرچه از حبش گیرند چه زیاں دارد چوں خواجه کافور نام نهد بسا کس بود که از پیش بت بردارند وبطرفة العینے چناں برگیرند که هنوز سجده گاه در پیش بت کده گرم بود که ورا از همه ملک وفلک درگذرانیده باشند ودر صفتے رسانند که اگر انس وجن وملک وے را باز طلبند نشاں نیابند سرگرداں شوند وگویند ایں چه بود وچه شد جواب دهند فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیدُ هرچه خواست کرد چوں وچرا دریں حضرت بار نیست وعلت را مدخل نه باز گردید وچوں وچرا در عالم انسانیت خرج کنید که ازاں جا برآمده است حق تعالیٰ آں برادر را طالب خویش گرداند قوله تعالیٰ وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنتَهَىٰ۔

حاصل الامر صاحب دولت را نهایتے مرجع و منتهی حضرت تعالیٰ خواهد بود و مبداء اول عهد الست بربکم بطینت روحانیت و ذره انسانیت او خمیر مایه رشا نهاده اند که ان الله عز و جل خلق الخلق فی ظلمت ثم رش علیهم من نوره بر آن ناطق است و در جرعه جام الست ذوقے بکام وے برسانیده اند که اثر آں هرگز از کام جان وے بیروں نه رود و زندگی وے بداں ذوقست و قصد آں نور همیشه بمرکز و معدن خویش است و با این عالم الفت نگیرد و یکدم ترک آں شراب نتواند کرد چنانچه گفته اند۔ بیت

عشاق تو از ازل چو مست آمده اند ٭ سرمست ز بادهٔ الست آمده اند

پروانه صفتاں جاں باز عشق که کمند جذبهٔ الوهیت در گردن ایشاں در عهد الست بربکم افتاده امروز چنداں به پر و بال گرد سرا وقات جمال شمع جلال پرواز کنند که بر قضیه من تقرب الی شبرا تقربت الیه ذرعا۔ استقبال کنند که بدست جذبة من جذبات الحق توازی عمل الثقلین او را در کنار وصال بر کشند و گویند تا چندیں پر و بال در هوائے هویت ما طیراں توانی کرد ایں پر و بال در آشیانهٔ والذین جاهدوا فینا در باز تا بر سنت لنهدینهم سبلنا پر و بالے از شعاع انوار خویش ترا کرامت کنیم یهدی الله لنوره من یشاء سر ایں معنی است زینهار بذل نه شوی که باد لطف در وزیدن ست افتادگاں را می طلبد مگر نشنیده هفت صد هزار سال سالکان مملکت سجادهٔ اطاعت در خانقاهٔ عصمت و صلاحیت تکیه زده دست کمهٔ عزت در کمر بسته میگفتند که کار ما داریم ناگاه باد لطف وزید آب و خاک را که زیر اقدام افتاده بود برانگیخت و ندا در داد انی جاعل فی الارض خلیفة ملائکه گفتند مارا با فساد آنشان طاقت نیست ندا آمد لیس فی الحب مشاورة۔ مصرع

با تو چه گویم که تو مجنوں نهٔ

آرے اگر بر در شما بغربیسم رد کنید و اگر بدست شما بفروشیم مخرید اے جان برادر باید که در طلب محکم باشی که تر دامنی درین راه سخت شنیع است و با هر که عداوت شد از تر دامنی شد چه باید کرد دوست دشمن خویش است و نیز بدانکه ایں کار بر دستار خواجگی کسے را راست نیاید آورده اند که آں عزیزے هم در آغاز صبح اربعین صباحا چو چشم بکشاد و نظر بر جمال عشق افتاد آں جنبش عشق بود که چوں در بهشت آمد در نگریست بر فور آغاز کرد ایں قدم مسافرانه و رونده که مارا است در بند رکاب نتواند بود و ایں سر پر خمار عشق که مارا است بار تاج نتواند کشید مارا قد الفی داده اند با الف بموافقت باید ایستاد که هیچ چیز ندارد علل و اسباب و حشم و خدم را آتش در باید زد مردانه لبیک عاشقانه زد و هشت بهشت را وداع کرد چوں به بهشت می رفت با تاج و خلعت بصفت مقرباں بود و چوں در راه عاشقی و طلب آمد عورت پوشے نمی یافت۔ بیت

دانی که چه بود شرط خرابات نخست ٭ تاج و کمر و کلاه در بازی چست

هر ذره از ذرات آدم ایں نعره عشق بر آورده۔ بیت

اے قبلهٔ حقیقی بنمائے رخ که مارا ٭ بگرفت دل بکلی زیں قبلهٔ مجازی

آرے آرے در زیر سایهٔ درختان بهشت سبق عشق تکرار نتواں کرد خانه در شارستان ابتلا باید گرفت و دبیرستاں بلا را ملازمت باید نمود تا تحفهٔ ان البلاء موکل علی الانبیاء اوله حیات و آخره ممات درست شود لا المحبت اوله مکر و آخره قتل ازیں جا است که گفته اند که بلا در محبت در باید چنانکه نمک در دیگ سر ایں است که گفت۔ بیت

آسایش است رنج کشیدن بوے آنکه ٭ روزے طبیب بر سر بیمار بگذرد

ایں دانی چیست هر آں صاحب جمالے که بر عاشق خود ناز کند داد جمال خود نداده باشد داد جمال حضرت پاک او آں ست که اگر فردا خطاب آید که در نگر

تو گوئی دریغ باشد چناں جمال را از نظر چو منے کسے گفته است ۔ بیت

طاقتِ دیدنِ رخ تو کراست ∴ من مسکین شنیده حیرانم

اے برادر آں روز که بساط محبت بگسترانیدند همه مرادها را آتش در زدند ایں که آں سالک اول قدم آدم صفی صلوات الله علیه سی صد سال خون جگر بر رخسار بارید و ایں که نوح برگزیده بترانه لَیْسَ مِنْ اَهْلِکَ بر جگر آورده و ایں که خلیل را حلّه خلت پوشانیده پس آں گاه نمرود طاغی را بروے گماشته در منجنیق بلا نهاده و ایں که یعقوب را هشتاد سال در بیت الاحزان سوخته و ایں که یوسف بر سر چهار سو بازار مصر در صف بندگان من یزید کرده و بچند درم ناسره فروخته و ایں که زکریا را پاره دو پاره کرده و ایں که ایوب را سالها در مرض سرطان سرگرداں کرده و ایں که موسیٰ سوخته ارنی گویاں گشته او همه سزائیست که سوخته گفته است رباعی

بترحم نظرے جانبِ ما خواهی کرد ∴ لیکن آں ناز که در تست کجا خواهی کرد
حسن را قاعده جور ست تمامی دانم ∴ با که کردی که بمسعود وفا خواهی کرد

بیت

مرا یاریست در خاطر اگر گویم که آم ست او ∴ جهانے مبتلا گردد بلائے خاص و عام ست او

اے برادر درجانی ست و مقصودی مرد باید تا گوید یا جاں بدهم یا بمقصود ن اے برادر جانی
رسم و گویم بہ بانگ بلند ۔ بیت این است مقصودے

یا بدست آریم سرے یا در اندازیم سر ∴ یا بکام دشمناں گردیم یا سلطان شویم

ایں گوهر شب چراغ است و غرضش این است که در میان موج دریاے خونخوار است آں گوهر صد هزار طالب دارد که براے او جاں فدا می کنند و نگونسار
در قعر دریا فرو می روند تا بوے از و بیابند اما نباید که غافل وار کسے بیاید که صد هزار ماهیاں بحر ن در آید
جلال در طلب تر دامنے می گردند که لقمه کنند تا کسے نداند که چه شد و کجا رفت ۔

رباعی

با دل گفتم مرا مبر بر در او ∴ کو پادشه است و من ندارم سر او
دل گفت برو حدیث بیهوده مگو ∴ یا در بر او کشند یا بر در او

چوں قدمے بغفلت کسے خواهد که دریں راه نهد نهنگ لعین قعر دریاے جلال که دربان ایں درگاه است بر فور آغاز کند و گوید مرا نمی شناسی من آنم که اهل آسمان اول آداب تسبیح از من آموختند و اهل آسمان دوم آداب تهلیل از من دانستند و اهل آسمان دیگر همچنیں مسند تدریس تا بر فرق گنبد اخضرا نهاده بودند همه دولتها در باختیم تا طراز لعنت بر پیشانی ما کشیدند و بر سر کوے شرع محمدی بعد ایں بنشاندند اکنوں یا تاج اخلاص بیار و یا بفتراک ما می ساز تو مرد دینی و ایں لعین برائے هر دونے از جائے خویش بجنبد و سر فرو دنیارد و تکبر عظیم دارد تا صدیقے در مملکت پدید نیاید و عیارے پاکبازے دریں راه قدم نه نهد او از جاے نجنبد والسّلام ۔

مکتوب چهارم

بجانب قاضی علم الدین

فرزند دینی مولانا علم الدین دعاے محمد یوسف حسینی مطالعه کنند و بدانند بارے دوست در بر و آں که روزگار قلب بازو بر در و آنکه نه در بر و نه بر در هر دم بهواے خویش ابتر هیهات فهیهات ۔ بیت

نه یک فسوس که هر دم هزار بار فسوس ∴ نه یک دریغ که هر دم هزار بار دریغ

اگر ترا چیزے پیش می آید بر من می نویس و آنکه نمی آید روا باشد که خوش خوری و خوش خسپی والسّلام

مکتوب پنجم

بجانب بعضے مریدان و معتقداں

شعر

سلام علیکم چو در خاطری ⁂ گر از چشم دوری بدل حاضری
یا غائب العین حاضر بدل ⁂ سلام علیکم ایا غائب حاضری
یا قرة العیون یا صفوة الجنوی ⁂ من بے تو سخت زارم بے ما بگو تو چونی

گلخن تابے عاشق جمال پادشاہے شد پادشاہ را ازاں علم دادند حمام او در گذرگہ پادشاہ بود ہر بار کہ او گذشتے عزت و عظمت پادشاہی را علمے بر آوردے روزے چنیں اتفاق افتاد کہ پادشاہ کرشمۂ معشوقی را با علم دولت پیوند دادہ بود نظارۂ عاشق می بایست گلخن تاب حاضر نبود ناوکے از شست پادشاہ جدا شدہ بود ہدف نیافت خالی رفت وزیر زیرک بفراست دریافت کہ او خجل شد روے بزمین آورد وگفت شاہ را گداے باید و تیر کرشمہ را ہدفے شاید اندیشہ را پیشہ ساز بداں کہ من چہ نوشتم ۔ بر سر گردابے بودم صیادے می گذشت دید سمکے چندے بزمین آں گرداب می گردند ماہی گیر با خود گفت دیر باز است کہ دریں حوض دامے نینداختہ ام می نماید کہ ماہیاں بسیار شدہ اند سمک نظارہ کردند با خود اندیشہ کردند کہ ایں صورت صواب نمی نماید عجب نباشد کہ ما را بدام خود کشد ماہیاں سہ صنف بودہ اند بعضے حازم حکما گویند الحزم سوء الظن قیامت بوعدہ تامل صادق اثبات یافتہ است پیش ازاں کہ وقوع باشد دنیا کہ عروسے بیوفا است فریبندۂ لا تقا است اعراض ازو و توجہ بحق الحقیقة پیشۂ مرد عاقل و شیوۂ علامت فرض بود زاہدت را کہ یار با وفا است و ہمنشیں با صفا اختیار باید کرد و روے بخدا آورد و ایں رباعی را

ــہ در ہر دو نسخہ عبارت بے ربط ہمچنیں است غالباً بعد از "سوء ظن" و قبل "قیامت بوعدہ" عبارتے در کتابت نیامدہ ع ع

مثنی و ثلاث و رباع ساخت ۔ رباعی

در ہر دو جہاں ہر چہ شود گو شو گو ⁂ وز دور زماں ہر چہ شود گو شو گو
مشغول بحق باش مبرا ز دو کوں ⁂ در سود و زیاں ہر چہ شود گو شو گو

نقد زاہد پابند ہمت اوست والسلام ۔

مکتوب ششم

بجانب بعضے مریداں

در مقالات سادات اثبات یافتہ است ۔ شعر

اَلعَقلُ عِقیلَةُ الرِّجَال ⁂ وَالعِشقُ مُحَلِّلُ العِقَال
اَلعَقلُ یَقُولُ لَا تُخَاطِر ⁂ وَالعِشقُ یَقُولُ لَا تُبَال

عشق سہ حرف است و ہر سہ صحیح است علت را مساغ فرجہ نیست عشاق را مردم استحقاق دیوانہ خوانند دیوانہ چہ باشد آنچہ دیوانہ حرکات و سکنات کند حرکات و سکنات او بداں نسبت دارد مرد شاعر نسبت اضافات در یک گرہ بند و رخسارہ را از اضافات بلالہ و شمع و چراغ نسبت دہد باقیات بر خواں عشق بکدام ساز در باخت کہ گوے حکمت را بچوگان فہم در صحرا استوی الاطراف انداز قصہ چہ نویسم سخن دراز می شود شنیدہ باشی لیلی مردود پردۂ عزت استتارے گرفت مجنوں ہماں کہ محبوب است چیست ان راجنت ان ساخت تیر و ہم بر دلش رسید میان درگاہ استوی قیلولہ خوش کرد ہاں وہاں تا تو پنداری کہ جز او چو لے ہست نظارہ و اندیشہ را پیشہ ساز حق الحقیقت نظارہ شو شنیدہ باشی پادشاہے پیالہ ابتلاع حصر باوے چہ رہنمونی نمود القصہ بطولہا در دیوان رومی کہ بند شو می راز خود بدیدہ نظارہ کن ۔ شعر

ان جنسیت
ان چیست

تا چند دلا باین و آں آویزی ⁂ آنگاہ شوی مرد کہ زینہا خیزی

تعجیل چرا ہمیکنی خانہ خراب ٭ خود کامہ چرا نمیشوی چوں تبریزی

یوم الحشر مردم مستانہ خوش نمایند از ہیبت آں روز ضابطہ عقل را بہوا سپردہ وَتَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَمَا ہُمْ بِسُکٰرٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ طالب جمال ازلی دراں حالت در تجسیس و تفحص باشد بحق حقیقت معلوم شدہ است کہ او تعالیٰ بفضل خویش تجلی جمال کند گرفتار مبتلا در آں خیال باشد نظرے پس آں فلیکن ما یکن . بیت

قیامتم چو بدیواں حشر پیش آرند ٭ میان آنہمہ تشویش در تو می نگرم

من بگوش ہوش شنیدہ ام طالبے با مطلوب خویش بصد نالہ و زاری و عجز می گفت الٰہی ذاتے کہ در تتق عزت و کبریا مستتر است یک نظرے بلطف خویش بمن ارزانی فرما سپس آں ہفت طبق و دوزخ را بر تن زار من گمار اللّٰہم من ایں رباعی از خواجہ خود شنیدم . رباعی

صوفی شوم و خرقہ کنم فیروزہ ٭ وردے سازم ز ورد تو ہر روزہ
زنبیل بدست دل دیوانہ دہم ٭ تا از در تو ورد کند دریوزہ

کرتے ہفتے و ہشتے ایں مصراع را تکرار کردہ است الیفلان . مصرع

تا از در تو ورد کند دریوزہ

ایں جملہ از لوازم و لواحق حازم اما حازم دید کہ ماہی گیر دام را ساختہ می کند با خود گفت اگر از حازم کہ حزم کار است غافل شدم تدبیر را کہ ذیل تدبیر باشد فرو داشت نشاید خود را مردہ صفت ساخت ستاں شدہ بر روے آب رواں شد صیاد گفت ماہی می رود بر و کو عجب نباشد کہ گندہ شدہ باشد شخصے مویزات را در میضاب[ہ] بنرد آب بلغوم ریختہ بمشتاں آمیختہ شبانگاہے بود شہوت نفسانی کہ خراب انسانی را باشد

ہ میضاب بمعنی ظرف آب کہ در وضو کردن بکار آید یعنے بدہنا . لوٹا . ع ح

اسیر خود ساختہ از خانہ بدر آمد عورتے را کفن پیچیدہ در جنازہ داشتہ بودند گلے و کافورے بر و مالیدہ آں خمار ستمگار تحقیق گماں برد کہ عروس را جلوہ دادند سلیم[سہ] بشوہر تسلیم کردہ غلطیدہ با وے کہ کمیزے خوردہ با وے مست از دستے مستے دست انچہ بحقیقت کار بود بر آں عروس جلوہ کرد . بیت

ہاں اے دل دیوانہ بخرام مبخشائے ٭ کاندر خم و پیمانہ تنہا ہمہ او دیدم

ایں حکایتہا ہمہ گویند موضوع است ماہی و زاغ و بوم و غیر آں اما تحقیق نظر کنند ہیچ یکے از فیض احدیت خارج نہ اند در معرفت حیوانات می نویسد موشے از جملہ موشاں کہ میان ایشاں پادشاہ ہست میر و بالاے بلندی می نشیند موشاں ہمہ بیروں می آیند قوتے کہ ایشاں دارند می چرند اگر مزاحمے و یا خصمے می بینند خبر می کنند ایشاں در سوراخ میروند و اگر موش پیر و بزرگ می شود موشاں می گویند پیر شد رائے نماند جمع می شوند او را می کشند جواں را می نشانند نظارہ کن اگر ایشاں را از فیضے نصیبے نباشد ایں ہمہ نسبت با نساں دارد کجا حصول وصول شد اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَہٗ ثُمَّ ہَدٰی عذر ہمہ خواستہ است در تفسیر کشاف می نویسد ہر چہ ہست ضار و نافع خویش را می داند بعضے افاعی از عمرانات بعید بلکہ ابعد بطبیعت کور می شوند از اں بادیہ کوہستاں در عمرانات می آیند در باغات در می شوند در کشت زار بازخ بعضے والاں بزرگ را چشمہاے خویش می مالند و می سایند چشمہاے کور بودہ بینا می شود انچہ من مشاہدہ کردہ ام اگر بنویسم دراز تر شود ایں قدر حسب العاقل باشد و آں ماہی غافل کہ حزم نداشت در ہر طرفے خزید البتہ گرفتار شد اے دوستان شفیق و اے برادراں عزیز ایاکم عن فجات الاجل و بغتۃ التقدیر بسیاراں دیدم کہ خفتہ ماندہ اند . طیفور را از نور حضور و از ترتیب تنکور نصیبے تامے در جذبہ جو

سہ ایں تمام عبارت ہر دو نسخہ ہمچنیں بے ربط مرقوم است . ع ح .

داشته بود ناگهان در قفس را کشاده دید التماس پیوست اللهم ارحمنی واغفرلی
از حضرت عزت تقدس وتعالیٰ با صوت بگوش ارادت استماعی شد که اِذْهَبْ
فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ وقت انبساط وانفساح او یافت گفت الٰهی همه را بیامرزی
فرمان آمد آمرزیدم قدم عبودیت را در مقام فضول نهاد و گفت ابلیس را بیامرزه
نکبتے بر دهانش زوند او آتشی است تاب آتش تواند آورد تو خاکی غم خود بخور ـ رباعی

عیاراں راز خار پائش مفرش ‏ ‏ ‏ عیار نهٔ پاے ازیں راه بکش
تا در نه زنی بهر چه داری آتش ‏ ‏ ‏ هرگز نه شود حقیقت عیش تو خوش

نوعا آخر چند سالکے عارفے و چند ملکے هالکے بسیار دین اسلام را زیان کار آمدند
چنان که فرید عطار و جلال رومی و محی الدین ابن اعرابی سخنے مزخرف و بذاته مزخرف
اصطحاب الفصول والابواب التزام وانتظام داشتم نیافتم هیچ منتهی را که نماز بجماعت
که سنت موکده است و هیچ مستحبے را باهتمام تام بود بهشت هشت و دوزخ هفت
هشت جنت و هفت طاق آرام و قرار در اتباع سید الابرار والاحرار باشد و اضطراب
واهتزاز[۵] در انحصار دوزخی است در و عرفان التقریب و تعجیر باشد ایشان بنالند از آن
در دو برگرو فرمان آید معتقد و معتمد شما این ست آرے صدقتم فی مقالتکم و
عقلتم ان لیس الا انا کن فیکون آں هشت برائے اتباع جنتے و قربتے
است هر که ازیں بدور است ـ بیت

دوست آمد و گفت گر مرا میطلبی ‏ ‏ ‏ پس هر چه نه آں منم چرا میطلبی

فافهموا ایها الاخوان واغتنموا ایها الاقران از گفتار آن بزرگوار ـ
طالبان نمانند مجاهدت و ریاضت و مواجب دینداری بر باد هوا شد شرایعے را
که رسول الله بچند مشقت بذل مجهود خود کرده این بزرگواران بکلمات طامات از ورق

۵ ـ اهتزاز بمعنی هلاکی ـ ع ح ـ

دینداری پاک تراشیدند حک کردند ـ اللهم الهمنا رشدنا وارزقنا اتباع
حبیبك ونبیك وصفیك برحمتك یا ارحم الراحمین
همچنین گویند که عشق را از عشقیه گرفته اند عشقیه گیاهیست که او نرمی و تری دارد که
بر هر درختے که به پیچد و بر رود برگ و گل و بار او تمام بریزد و لیکن او تر باشد ـ بیت

عشق آمد و خانه کرد تاراج ‏ ‏ ‏ ما نیز نهیم دل بتاراج

در هر نماز دیگرے مجنون بر آں رفتارے که عاشق در کوے معشوق کشد
آمدے سنگے زیر غرفهٔ لیلی بود بر آں آمدے غلطیدے افتاده بر آں در غرفهٔ لیلی
نظر کردے رقیبان لیلی گفتند که منع او بضرب دستم و جهے و جهتے ندارد حرکتے
کنیم که سکون او بریں سنگ مانع آید خیلے هیزم آوردند بر آں سنگ سوختند
جاروب زوند پاک کردند باز نماز دگر آں دیوانه فرزانه از خویش بیگانه با درد و غم
آشنا شده بداں رفتار آمد بر آں سنگ که همه آتش بود نشست و غلطید آں سوخته
سوخت و دودے خواست رقیبان لیلی دویدند گفتند اے دیوانه سوختی گفت
ازیں که تن سوخت وافروخت چه غم دست بر دل نهاد و گفت ایں سوختهٔ آتش
از آں سرو قد لاله رخ پسته لب جز ایں بار حاصل نیست شما مردمان عاقل هوشمند
شنیده باشید ـ بیت

حاصل عشقش سه سخن بیش نیست ※ سوختم و سوختم و سوختم

خداوند سبحانه وتعالیٰ صفت دوستان خویش با داؤد پیغمبر علیه السلام که صفتے وردے
که خبر آں فرو گفته اند می کرد که بس بار بلاها بر دل ایشان نهادم ایشان بر مثال جرعهٔ ‏ ل خود
که شیرین تر از شکر و نبات باشد می خوردند و می آشامیدند و ایشان را بداں افتخار و
افخار روزگار بود دل داؤد علیه السلام شوریده بر آمد بصفت ستطاحی از ره گفتار رنید از سخنے
گفت یک بلاے بر من هم از ورائے سرادقات عزت ندا خواست تو آں

طاقت آن نداری که زخم پیکان ما توانی کشید ـ **بیت**

هله هوشدار درین شهر دو سه طرارند ؛ که بتدبیر کله از سرِ شه بردارند

داؤد در بیت المقدس نشسته زبور را مطالعه می کرد کنجشکے آمد بتمثیل بر صورت زر خالص و نوکش از مروارید از دیدن او استعجال کرد خواست بگیردش تا بازیچهٔ بچگاں باشد دست را فرازید تا بگیردش او جست بارے بیشتر شد داؤد دست دراز کرد تمثّل بر نردبان مسجد نشست داؤد بر سر دو زانو ایستاد او بر نردبان دیگر رفت داؤد پس او شده از نردبانے بنردبانے بر سطح بام شد آن ماه پیکر آن سرو قد پسته لب آن بادام چشم سایه داؤد بر صحن او که السلطان ظلّ اللّٰه افتاد زن اوریا بچشم غلطان احساس کرد سر بجنبانید تمام اندام را بموے پوشید چنانچه پیراهنے تتار زرکشیده باشد آن نظاره داؤد شد ورد بد امان و عشق بساماں پابند شد داؤد وے بباد داده و حالے بحالے سپرده ـ **بیت**

عشق بازی نه کار هر بسپر بسیت ؛ عشق باز نده مرد بخته سر بسیت

اے پسر کار عشق بازی نیست ؛ زانکه این ره رهِ مجازی نیست

داؤد صورت حال را هر روے ندید الا آن که اوریا را به بند هلاکت باید سپرد ـ

بیت

چناں تنگست راه عشق بازی ؛ که جز معشوق تنها می نگنجد

اتحاد یکه صوفیاں گفته اند نه ایں است که دو وجود یکے شود لاحول ولا قوة الا باللّٰه سالک هالک گردد کلّ شیءٍ هالکٌ الّا وجهه وهمیات و خویلات بمقام خویش قرار گیرد جز یک وجود وجودے نماند الّا وجهه الآیة محمد حسینی خویش را هم خوش کرده است چه باشد وجودے و هیچ واشت این وهم بعین العیاں بازگشت صوفی در قباله گواهی خود می نبشت نوشت هیچ بن هیچ بن هیچ هیچ شد قصه مولانا جمال الدین ساوجی و فخر برن مرتبت باقی قصه داؤد پیغمبر علیه السلام بنشتن حشمت انبیا اجازت نمی دهد داؤد جاں سپاری نکرد از برگ نوازی اوریا چونه رنگے گیرد نود و نه میش رمهٔ داؤد شد یکے را یکے با نود و نه ضم کنند جمله صد شود ضد الّا یجتمعاں ولا یرتفعان هر آئینه زلت شد نوبت توبه آمد

بیت

کافر نشوی عشق خریدار تو نیست ؛ مرتد نشوی قلندری کار تو نیست

نعت عشق این ست ـ **رباعی**

عشق آمد و خانه خالی کرد ؛ برداشته تیغ لا ابالی

من از عشق تو خوں خوردن گرفتم ؛ تو دیرے زی که من مردن گرفتم

ای احمق ورق حکایت و شکایت را در پیچ مردن چه باشد به عمر ابد یابی ها گوش دار از زبان مجنوں مقالات است ـ **شعر**

فانا من هوی لیلی وحبّی ؛ زهاد تها فالی الا التوب

بیت

یارب تو مرا بروے لیلی ؛ هر لحظه بده زیاده میلے

مکتوب هفتم

بجانب بعضے از مریدان و معتقداں

از مقالات محققاں است ذکر اللسان لقلقة وذکر القلب وسوسة این را ذکر خفی گویند ذکر بدل می گردانند با ضروبے که او را است این را ذکر خفی نامند و این را و طریق است یکے رعایت بظاهر می کنند و ذکر بدل می گویند و دیگر رعایت بظاهر ندارند اما بحس دل آن ضروب را رعایت می کنند و این نوع اثرے

عظیمے دارد۔ وگویند الذکر بالروح مشاهدة یعنے ذکر کنند وذاکر حاضر باشد بحضور او ذکر گوید ایں ذکر روح باشد روح او را می بیند و ذکر او ذکر می گوید تا ہمیں شود وجود او ذکر روح است وذکر السر معاینة میاں معاینہ ومشاہدہ چہ تفرقہ کنند شبے را گاہ صباح بینند وہماں شبے وقت ضحی بیند اندیشہ کن دریں دید و در آں دید چند تفاوت است بوقت صبح غسق من اللیل باقی ست اما وقت ضحی باسم ضحی ضحوتے دارد کہ خفائے نمی ماند و دیگر مشاہدہ محتمل گہے صورت استتار دارد گہے باشد پیش او حجابے تنگے باشد و گہے باشد کشادہ تر و ایں چنیں ہم احتمال دارد کہ عکس باشد چنانچہ عکس آفتاب در آب یا در آئینہ ایں را نیز مشاہدہ نامند اما صورت ضحی ازیں برأة دارد کہ آں معاینہ است کشف حقیقت است استاد ابوالقاسم فرمودہ ست انوار المکاشفة بتجلی الصفات وانوار المشاهدة بظهور الذات میاں تجلی وظہور تفاوتے تمام ہست در صورت مجاز مشاہدہ کردہ باشی معشوقہ بہ بام برآید وعاشق در صحن خانہ یا بر سر کوئے نظارہ کند ایں را نیز مشاہدہ خوانند اما معاینہ نیست چند تفاوت است از دور دیدن وہم زانو بودن و در یک بستر غلطیدن وہر یکے خود را بہ دیگرے سپردن وہر یکے بدیگرے راز خود وسر نہانی را کشادہ کند چند تفاوت است۔ وذکر الخفی مغایبہ باشد مفاعلة است شرکت تقاضا کند چہ مغایبہ ذاکر در مذکور غائب شود ومذکور در ذاکر والذاکر علی تبعهما آں کہ لا یتغیر بذاته ولا فی صفاته ولا فی اسمائه بحدوث الاکوان است غیبوبت او چہ معنی دارد وانکہ باصلہ فانی الوجود وفانی الصفت است غیبوبت او را چہ اعتبار ذاکر غایب شود وصفت فنا بود وگویند محوا اصلا ورأسا وهما وخیالا ابدا وازلا معلوم ومحقق شد غیبوبت مذکور ہماں کہ استاد ابوالقاسم بداں اشارت کردہ۔ ثم انوار الصمدیت فعند ذلک لا قرب ولا بعد ولا فقد ولا وجد ولا

ن شبے

ن صفت نمانہ کونہ

فصل ولا وصل کلا بل هو الله الواحد القهار اینجا صورت نمود۔ بیت

تو او نشوی ولیکن از جهد کنی ❊ جائے برسی کز تو توئی برخیزد
تو او نشوی مگر شود معلومت ❊ اں روز کہ تو نبودہ او بودی

ہیچ میدانی کہ چہ می گوید لمن الملک الیوم لله الواحد القهار بیان ایں ہمہ کردہ است سکوت برو روا نیست انقطاع کلام برو جائز نہ ازلا وابدا و قایل بر فافہم واغتنم۔ تو می دانی کہ من چہ می گویم الله نور السموات والارض او ہمہ اشیا محیط واشیا محاط ہیہات ہیہات العلم کلمة بل نقطة وتلک النقطة لا یتجزی ایں نقطہ را موہوم نام نہ خود را بدر کن وجود کونین را از سر بسر آئی، اے عزیز باد تندیست ایں آتش تحقیق ہمہ وجودات را سوختہ است آبروے عارف ہم بہواے ایں اشیا است لا حول ولا قوة الا بالله کجا افتادم مثالے گویم شکر شنیدن دیگر است وشکر خوردن دیگر واطلاع بر مبداء ومعاد او بودن دیگر وشکر بودن دیگر اللهم الهمنا رشدنا وجنبنا عما لا ترضی واعصمنا عن الزیغ والذلل والخطل اللهم اللهم والسلام

ن الخلل

مکتوب ہشتم

بجانب مولانا نظام الدین محقق

بابد دانست ان الله یحب تعالی الهمم ویکره سفسافها آرے بیت

دنیا آں قدر ندارد کہ برو رشک برند ❊ یا وجود عدمش را غم بیہودہ خورند

ن این قدر

جاہ ودولت ومال ومکنت بلمعۂ برق وسایۂ سحاب ماند شاید آید رود وبرآید فرو شود اے فرزند بداں با وہم وخیال بامید توالد وتناسل چہ عشق بازیم کہ ہرگز

بکعبۂ وصال نرسیم در شورستان بہوائے زمستان چہ کشت زار سازیم کہ ازان برخوردار نگردیم بر روے آب معا چہ اشکال نویسیم کہ ہرگز جمال صواب نظارہ نکنیم چو بکے خشک را چہ مرکب خود سازیم کہ برآں بیشتر و پیشتر نرویم و نپوئیم جز خود ماندہ و بدرن دوست و پا ن وبے دست وپا نہ الیتیم و منزل و قرار را احساس نکنیم ہیہات فہیہات اے یار ستودہ ذات واے دوست حمیدہ صفات ۔ بیت

رخت بردار ازیں سرائے کہ ہست ٭ بام سوراخ و ابر طوفاں بار
ہلہ ہوشدار کہ در شہر دو سہ طرار اند ٭ کہ بتدبیر کلہ از سر شہ بردارند

حاصل کلام مقصود المرام ایں است روزے دو سہ کہ ما را شمردہ وا دادہ اند و نفسے چند کہ بعاریت سپردہ اند غنیمت شمریم البتہ البتہ باید کہ بطاعت و عبادت خداوند تعالیٰ و یاد او ساعۃً فساعۃً زماناً فزماناً دل و جان را مالا مال داریم و جز بدیں دل راندہیم اما آمدیم کار ایں جہاں را بداں جہاں سپریم رسم و عادتے کہ میاں مردم آمدہ بعاریت دادہ باشیم پس چوں پاکی نفس و توجہ بحق بحقہما و شرطہما مقدم من قبل کل شئ باشد میتواں و میسر است کہ در دنیا باشند و کارہا بتمام و کمال استوار تر سازند و با ایں ہمہ چو دل بخدا بود و نفس بہ پاکی آراستہ باشد البتہ بفوز و رجات و نیک مثوبات مظفر و مرفہ گرداندہاں و ہاں نخواہیم ترا یک نفسے بغفلت رود یک ساعتے ترا بغیر طلب باشد

ن وافترض اغتنم الخمس قبل فوت الخمس وادرک العصر قبل غروب الشمس وافترض الیوم والغد قبل صیرورتہما ۔ بیت

نصیحت ہمیں است جاں برادر ٭ کہ اوقات ضایع مکن تا توانی

ہر چہ کنی برائے خدا و برائے دیدار خدا کنی چوں ایں چنیں باشی تو خدا داں باشی وارجو کہ تو بریں مانی و چنیں باشی بمقصود و دیدار حق خود را رسانی ۔ رباعی

چہ بکونین می شوی مغرور ٭ ہر دو عالم بدو مبادلہ کن

صورت خوب تو زنسخۂ اوست ٭ باز خوان و ببیں مقابلہ کن

الحق علی الحق باش و نقد وجود را بہر طرف ضایع مپاش انچہ می گفتم نصیحت عالم ست خاص باید تا ازیں انتفاعے گیرد ۔ ہذا باب عرضداشت آں فرزند شایستہ بالتماس حصول پیوند کہ اعلیٰ ترین مراتب اہل دین است مولانا نظام الدین رسانید بعز اجازت مقروں کردیم طاقیہ بنعمت ملبوس خاصہ براے آں فرزند کہ از خدا می خواہم او را دلے خداشناس و نفسے حق پرست باشد فرستادہ شد و وکیل از طرف خویش مولانا نظام الدین مذکور را کردہ ام دست او را بوکالت نایب دست من داند و زبان او را نایب زبان من داند و ایں تلقین کہ بشنوم از زبان من بشنود او را بجز واسطہ مجرد نداند مولانا را بصدر نشاند و سہ جا بجانب او سر بزمین نہد و آں جانب من داند دست بر دست او نہد و دست او را دست من داند زبان او را زبان من داند و ایں بشنود کہ او گوید عہد کردی با ایں ضعیف و با خواجہ ایں ضعیف و با خواجۂ خواجہ من و با مشایخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین چشم نگہداری و زبان نگہداری و بر جادۂ شرع باشی ہمچنیں قبول کردی تو بگو قبول کردم او بگوید الحمد للہ و مقراض بستانند و از ہر دو جانب سر اندکے موے قصر کند در حالت قصر کردن موے تکبیر گوید طاقیہ من بنیابت دست من بر سر تو نہد و در حالت پوشانیدن طاقیہ او تکبیر گوید و بگوید بر دو دوگانہ بگذار و بعد از فراغ دوگانہ چنانچہ پیش ہر آیند ہمچنیں پیش او آید ۔ شکرانہ ایں اگر بہا تواند رسانید رساند و الا ہماں جا در راہ خدا خرچ کنند و چوں او گوید عہد کردی با ایں ضعیف از ان ضعیف می باید ترا مرا بدانی و باقی کلام ہمبریں محمول است بعد ازیں فرمایش ما از زبان او بنیابت ما گیر کہ او گوید پنج وقت نماز بجماعت بگذاری و جمعہ و غسل جمعہ نوبت نہ کنی البتہ البتہ مگر بعذر شرع و غیر آں و بعد از ہر نماز شام شش رکعت نماز بگذاری بسہ سلام در ہر رکعتے بعد از فاتحہ سہ گاں بار اخلاص بخوانی و بعد ازاں

یک دوگانه دیگر بگذاری برای نگهداشت ایمان هر که برین دوگانه ملازمت کند
حق تعالی او را از جهان با ایمان برد در هر رکعتے بعد از فاتحه هفت بار اخلاص و یک بار
قل اعوذ برب الفلق و یک بار قل اعوذ برب الناس بخواند چون سلام نماز داده
باشد سر بسجده نهد سه بار بگوید یا حیّ یا قیّوم ثبّتنی علی الایمان و بعد از
هر نماز خفتن یک دوگانه دیگر بگذارد و در هر رکعتے بعد از فاتحه ده گان اخلاص
بخوانی چون سلام نماز داده باشی هفتاد بار بگوئی یا وهّاب ع چنانچه هائے مشد داز
سینه برآید و هر ماهے سه روز روزه بداری سیزدهم[13] چهاردهم[14] پانزدهم[15] ایام بیض
اگر بعذر ضیافت یا سفر و یا گرمی هوا نوعے خورده شود صوم نفل را قضا نیست اما
بجائے آن روزه دیگر بداری تا ثواب کم نگردد و نفس بر ترک روزه عادت نگیرد
چون رحمت خدا واسع است. از جهت چندے دیگر از مسلمانان فقیر مولانا ه فقیر را
نظام الدین مذکور التماس پیوند کرد آن نیز قبول کردیم برائے هر یکے طاقیه بر دست مولانا فرستادیم
همبرین طریق باشند بایشان هم بگوید.

مکتوب نهم

بجانب شیخ علاء الدین کالپوی خلیفه حضرت مخدوم بعد خلافت دادن

فرزند دینی قاضی علاء الدین کالپوی دعاے محمد حسینی از قصبه چندیری مطالعه کند
قال الله تعالی اِنّی جاعلک للنّاس اماماً کار عظیم و عهدهٔ جسیم
بحواله مستقیم شد اما ادائی حقوق آن که اصل نبوت از آن گرانبار است ن اهل
شرط کار است و هو النصیحة للخلق و المضی علی الخلق و ادکان
امره و لا یخافون لومة لائم آنرا که بخوانند بخوانند و آنرا که برانند برانند ن تخاف
تشنگی و بیچارگی را زیادت کند و بدانچه بر راه کرده شده است مستغرق باشد

و از هر چیزے که زیان کار رست چنان بریده باشد که رحمت حق از شیطان.
مقصود داریم از چندیری در صلاح همایون و مطلع میمون بسهولت قرار کوچ کنیم.
والله المجیر و هو المبلغ.

مکتوب دهم

بجانب شیخ علاء الدین

برادر دینی مولانا علاء الدین و فرزندان او دعاے محمد حسینی مطالعه کنند محقق دانند
که مقصود از خلقت کونین و آفرینش نوعین جز عبادت و بندگی خداے نبوده است
هر محبتے و هر معاشرتے و دوستے و معاملتے که باشد اگر در آن غرض دینی حاصل نیست
و آن برائے خداے راست خود بیخ و الا فالانقطاع. شنیده شده است که آن
عزیز دائم متوجه این حضرت است کار مقربان است و عظیم دولت است
الحمد لله علی ذلک که یکے را مقرب می دانی و آنگاه بدو توجه می کنی و این
مایهٔ جمله سعادت ها است. فعلیک بهذا اعاظ البریة اجمعین والسلام

مکتوب یازدهم

بجانب شیخ علاء الدین

فرزند صالح دیار واله مولانا علاء الدین کالپوی. دعاے محمد حسینی مطالعه کرده
بران کاریکه بر راه شده است باید که بشرط بسر برد اول شروط بل اهمها و ادومها
این ست که بذل و ایثار کمترین حال صوفی باشد و اقل من کل قلیل بذل مال باشد
هر چه بدستش افتد و هم آن نبرد که اگر امروز بتمام خرج شود فردا چه توان کرد
و بچه روزگار توان برد و این اندیشه را از دل بدر کند و پیشهٔ توکل علی الله شیوهٔ کار
خود سازد و دیگر بر معانی بسیار بدل اشتغال نماید اما بر اقل من قلیل اشارت کرده ایم

و جاہت دنیا و آمد و شد خلق و نمودار خود و صورت کارے ساختن کہ مردم برآں نظر کنند و معتقد باشند چیزے نیست تو بوقت خود باش ہر چہ پیش تو آید آں را پس انداز فارغ بخدائے خود مشغول باید بود و غم خود باید خورد و غم آیندہ و روندہ و معتقد وغیرہ در خزانۂ دل خود جائے نباید داد چوں باید بود دست از غم وجود خود شستہ

فارغ چہ بود ز خود گذشتیم ؞ او زانہ غمے نہ غمگسارے ؟ مارا

شیخوخت پایہ بلندے است خدائے تعالیٰ الشیخی را گماشت تا درگلوے ما انداخت وایم اللہ آں را بلائے می بینم کہ انشاء اللہ تعالیٰ سر بسر را اسا برس خلاصے و نجاتے بود ایں کار می باید کرد و در بند قبول ورد آں نباید بود ہر چہ آید ترا براہ راست می باید رفت زین چپ و راست نظر کردن شرط کار نیست۔

رباعی

در ہر دو جہاں ہر چہ شود گو شو گو ؞ وز دور زمان ہر چہ شود گو شو گو
مشغول بحق باش میراز دو کون ؞ وز سود و زیان ہر چہ شود گو شو گو

مکتوب دوازدہم

بجانب شیخ علاء الدین پیش از خلافت

فرزند دینی مولانا علاء الدین دعائے محمد حسینی مطالعہ کند امور مشکور است و فضل اللہ لا ینحصر ولا ینقطع انچہ فرمودہ ایم دست ازاں داشتن میسرت نباشد بثبات قدم ایستادہ ماند نست آں گاہ بر پائے خود باشد آں عزیز از صحبت بہ بسیاری دور است اگرچہ عقیدت سیرت مستحکم تر است اما نور حضور از بسیاری شرو بدور دارد تدبیر ایں است ہر چہ فرمودہ ایم آں در معاملت رو و بتوجہ دل متعلق باشد ہمچنیں اگر بعد المشرقین والمغربین بود ہمراز وش تو ان خواند کلیتے اصلے ترا فرمودیم اما ہمچونے

باشد کہ بداں مستعد گردد و ارجو کہ آں عزیز لشیئ ما ئ ازیں ہا متصور گردد بدانکہ اقل ازیں نوع اکثر سایر اعمال است اوراد و اذکار وقتاً فوقتاً شہراً فشہراً موا سماً فموا سماً باید در عمل باشد۔ بیت

نصیحت ہمیں است جاں برادر ؞ کہ اوقات ضایع مکن تا توانی

مقابل اہل حال است ان من فات وقتہ فقد فات ربہ وقتے رباعی گفتہ بودم۔ رباعی

نا مرد مباد ہیچ فردے ؞ بیدرد مباد ہیچ مردے
بے درد مباد ہیچ وقتے ؞ بے وقت مباد ہیچ دردے

ہجوم اشتغال روزگار دامن گیر ہر روندہ است اما طالب خدائے را اگر خارے در پا خلد از دیدن و پوئیدن خود البتہ نہ ایستد ہر چہ شود گو شو گو طالب خدائے را مرد خدائے پرست را ایں رباعی استاد ورد ہر وقت و ہر ساعت او ست۔ رباعی۔

در ہر دو جہاں ہر چہ شود گو شو گو ؞ وز دور زماں ہر چہ شود گو شو گو
مشغول بحق باش میراز دو کوں ؞ وز سود و زیاں ہر چہ شود گو شو گو

آں عزیز در مکتوب چنیں باز نمود کہ بعضے مردم کالپوران ایں سو عقیدت ن کالپی پیوندی را خواہاں اند ایں طرف متوجہ و متعلق اند ہر کہ آں عزیز صادق بشرط عقیدت داند عرضداشتے از جہت او با نشان ورو شے بنویسد تا از ایں سو طاقیہ برائے او نامزد شود و آں عزیز بوکالت و نیابت ایشاں را تلقین کند و طاقیہ پوشاند صورت ہمیں است دو رائے ایمعنی دیگر متصور نیست۔ آرندگاں صحیفہ سادات اند آں ماند برادران اند بر نصیر سالار بگوید کہ چہ دنبال فرزندان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گرفتہ ترا دنیا و دیں خوش نمی باید۔ والسلام۔

مکتوب سیزدہم

ہم بجانب شیخ علاء الدین

مولانا علاء الدین نصیر دعاے محمد حسینی مطالعہ کند اتفاق تقدیر چنیں افتاد کہ
ما از شہر بحالتے بیروں شدیم کہ از تحریر و تقریر متجاوز است بمشاہدہ تواں دانست
مقصد ما طرف کالپون است راہہا سخت بے طریق گفتند ہیچ سبیلے گذشتن میسر
نیست الغرض آں فرزند عزیز چنیں کند البتہ فرید خاں را باستقبال تا حد زمین پو اتراں
بیارد دختران و مادران ایشاں را چنداں خوف نکند بہ امن و اطمینان تا کالپون
بیایند بہ اشرف افلح نیز بگوید بد انچہ او را دست دہد اقدام کند سبحان اللہ العزیز
عجب روزگارے کہ من بر مردماں منت کنم کہ من بر شما می آیم شما معاونت کنید
یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاۗءُ یقلب ظہر البطن باز باہتمام گفتہ می شود جاے درنگے و
تامل نیست وقت بر ما تنگ است جاے درنگ و مقام نیست بضرورت
بسبب تعلق و مزاحمت ملک محمد علی بیک دو مقام شدہ آں مصلحت ما نیست
میباید طریق الانوع و قاصد مارا دریابنہ با فرید خاں بباید ملاقات کند دریں باب
تقصیر نکند فی الحال وزماں دریں کار شود۔ بیت

دریاب اگر تو عاقلی شتاب اگر صاحب دلی ❊ باشد کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام

مکتوب چہاردہم

ہم بجانب شیخ علاء الدین

فرزند دینی مولانا علاء نصیر دعاے محمد حسینی مطالعہ کند خداوند تعالیٰ فرمود
لِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ اگر ہدایت ہر قوم در کتابت آریم ذیل و ذنب آں را سر انتہا پیدا

نباشد تو دست در دامن مقصود زن بقدم عزیمت بپاے الیست ہادی صوفیہ
سپس آں کہ دولت دریافت مرشد شدہ بود ذکر و مراقبہ است تخلیہ و تجلیہ است
لا الٰہ تخلیہ است الا اللہ تجلیہ نفی خواطر در حالت مراقبہ و اجتماع ہم تخلیہ و تجلیہ مرتب اند
ہاں وہاں پیروی ایں ہادی میسر ہست فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ہر آئینہ
اثرہا بینی و ثمرات و نتائج معرفت ازیں باغ ہر چند بر تر چینی بر خوردار تر گردی ہیچ
دیدنے راسلوک بے ایں دو صفت نیست کہ من قبیل تمیق یافتہ است روے مقصود
کسے بدید مگر کسیکہ عروس حضور خود را بر دل طالب صادق جلوہ فرمود و نیست
آں معشوقہ را دلالہ و رہنمونے و نیست آں مرغ را پرے و بالے مگر طلب بشدت
ہم و حضور بکمال یا تزکیۂ نفس و حضور بکمال را اگر تخلیہ و تجلیہ نام نہی میشاید طالب را
چند وصف لازمۂ حال اوست و اگر نشد طالب با او نبود الکلام فی تحقیق الطلب و
انما الشیء یعرف بعلامتہ تقلیل صحبت ہر آئینہ از عاشقاں پرس عاشق
را بے معشوق و انچہ نسبت بدو دارد و بے آں کہ موصل وحد اوست صحبت باشد
لا واللہ۔ بیت

دوست آمد و گفت مر کرا می طلبی ❊ پس ہر چہ نہ آں منم چرا می طلبی
گفتار یارے ازاں ما است۔ بیت
با غم تو الفت و ہم خانگی ❊ از دگراں وحشت و بیگانگی

تقلیل طعام و شراب ہم ازیں قبیل غذاے عاشق محنت و بلا است
غذاے عاشق یاد معشوقہ است کجا افتادہ ام القصہ لیلو لہا قلت کلام ہمیں مقام
انتظام گرفتہ است عشق موجب گنگی و کری و کوری او جز دوست نمی بیند جز ذکر
دوست نشنود جز نام دوست نگوید بلکہ چناں بخیال او مستغرق باشد کہ دماغ
گفت و شنود رخت بر بستہ بود کہ آں منزل گم شدگاں و مقام بیخوداں است

این رباعی ازمرداں شنیدہ باشی۔ رباعی

ابجد عشقت چو بیا موختم ٭ پیرہن محنت و غم دوختم
حاصل عشقش سہ سخن بیش نیست ٭ سوختم و سوختم و سوختم

اکنوں تو خودرا بخود ندہی ازخود واز خویش وخویشاوندان بد رباشی درزاویہ
تصوف آں کہ معتقد و متبتوا میسر آید والبتہ لحظۂ طرف بنظر خلق ورد وقبول ایشاں ؟ مقعد
روش نہ بیند ورنہ از دیدن ویدار دیدہ مطموس ومنطمس ماندہ نعوذ باللہ منہا
برائے آں عزیز را طاقیہ خاص اتفاق شد بشرطیکہ آمدہ است برسر می دارد وشکرت ؟ اتفاق
بجامی آرد و شکرانہ دارد برائے مرمانے را کہ التماس طاقیہ پیوست ارسال شد
چنانچہ آں کہ عزیز برآمدہ است ہماں طریقت را مسلوک دارد واگر کسے ازمیان
ایشاں لایق آں بود کہ وردے لابدی فرمایند آں قدر مصلحت افتد فرماید آں
ہم ازما بود وآنانکہ سلامی وردشے فرستادند بنام ہر یکے طاقیہ نامزد است
توچناں کہ میدانی پوشانی دیگر گوییم ختم مکتوب بخیریت عافیت کنیم وقت را غنیمت
شمری باید کہ جز بفضلے وفریفتے مصروف نہ شود میدانی یانے ان من فات ؟ بہ نفلے
وقتہ فقد فات ربہ اگر وقت خوش است غنیمت میداں کاں را
چو نماز ہا قضا نتواں کرد. جنید بسفر حج بود جوانے را در زمین موحش خارستان ریگستان
باہمہ وحشت وتردد وپریشانی دید جنید تفتیش حالش کرد گفت وقتے داشتم اینجا
گم کردم بکدام قوت خیزم وبکدام سکنت طریق را بیشتر کنم لیکن درآں حالت
کہ ترا در طواف وقتے باشد اگر از ما یاد آید خاطرے ونظرے کنی جنید را اتفاق یادش
آمد نظر را لحظۂ آں سو گماشت دعاے درکار او ارزانی داشت جنید بازگشت
ادرا بوقت او دید گفت اکنوں خیز عاشق صادق صوفی صاحب وقت مرد اہل
دل مرد صاحب دل خوش جوابے جنید را فرمود مقامے را کہ وقت گم کردم

من نتوانستم گذاشت درآں مقام کہ وقت باز یافتم چوں بتوانم گذاشت
فعلیک علیک ان تغتنم وقتک ولا تضرب الا فی حضور ن تصرف
دلک والسلام مولانا تاج الدین نیک مردے مسکین وپیر ان ہنجار است ل پر
چند روزے برما بسکنت بود چوں اتفاق آمدن باشد مولانا مذکور را گذارد
برابر آرد بروشفقت بسیار کند کہ مشقت راہ دیدہ است۔

مکتوب پانزدہم

ہم بجانب شیخ علاء الدین

فرزند دینی مولانا علاء الدین دعاے محمد حسینی مطالعہ کند آرندگان صحیفہ
سادات کالپور ان ماراد وستان وبرادراں اند فرماں دیہ انعام تمام کنانیدہ ن کالپی
آوردہ اند وازجہت پروانہ من متکفل شدہ ام کہ ہر کہ بعد ازیں ازیں طرف قصد
کند بدست او فرستادہ شود انشاء اللہ تعالیٰ میباید کہ آں عزیز در کار ایشاں
سعی جمیل نماید ودراں کوشد کہ کار برحسب مطلوب ایشاں شود منت آں برما
باشد خدا جزا دہاد۔ والسلام۔

مکتوب شانزدہم

ہم بجانب شیخ علاء الدین

فرزند دینی علاء الدین دعاے محمد حسینی مطالعہ کند اتفاق ارباب حقیقت
است کہ اہم مطالب محبت خداوند یست سبحانہ وہر چہ جز اینست قسمے بہزل و
ہزو آرد چہ داغ لا اعتباری بر ناصیۂ وجود اوست ہر چند روشن تر می نماید۔ بیت

دوش دیوانہ چہ خوش می گفت ٭ ہر کہ را عشق نیست ایمان نیست

و معلوم است کہ محب را کار جز التزام بر در محبوب نباشد جز توجہ آنسوے کار دیگر نداردو اگر ظاہر ہر چند اوراد و ابواب بر و باقی حسنات ست من وفق وفق لجمیع الخیرات و من رُدَّ ردّ عن طریق المبرّات وقت غنیمت شمر د کار خداے را سبحانہ و تعالیٰ بر ہمہ کارہا مقدم دارد و ہمہ ساعت کہ از کار خدا محروم مانی از خدا محروم مانی آں کہ از خداے محروم ماند بدبخت تر از وے دیگرے نبود و ازیں سخن گذشت نباشد جز فاسق ظالم را وَ ارجو اَنْ تکُوْنَ من التوّابین الصّالحین الصّابرین العابدین دو نفر را التماس طاقیہ کردی ہر چند کہ ایں جانب را آں سیرت نیست کہ طاقیہ ہر طرفے را براں سازد اما ملتمس آں فرزند نخواستم کہ اشارت بدست رو افتد واللہ ولی القبول وھو یجیب المامول دو طاقیہ براے آں دو عزیز فرستادہ شد دست خود را بنیابت دست من گیرد ایشاں را بعز یمتے درست و عزیمتے صحیح پیش دار و دست بدیشاں دہد ہر کہ اہتمام بیشتر دارد او را مقدم تر کند تلقین کند دست بر دست وے نہد گوید عہد کردی باین ضعیف و ایں نیابت زبان من باشد و بر خواجۂ ایں ضعیف و بر خواجۂ خواجۂ من و با مشائخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین کہ چشم نگہداری و زبان نگہداری بر جادۂ شرع ہستی پس ایں گفتار گوید ہمچنیں قبول کردی او گوید قبول کردم تو بگو الحمد للہ رب العلمین مقراض بدست گیر و نخست از اطراف راست چند موے از نزدیک بناگوش بستاں و چند دیگر بطرف چپ باید بہ برید و بوقت بریدن موے و پوشانیدن کلاہ کلمۂ اللہ اکبر اللہ اکبر چہار تکبیر تا باللہ العظیم مرتب گوید پس آں او بخیزد دوگانہ شکر بگذارد و پیش تو خوردہ بیارد باید کہ خرچ آں بر محل باشد پس آں شش رکعت نماز بسہ سلام بعد از ہر نماز شام در ہر رکعت بعد فاتحہ سہ گاں بار اخلاص بخواند و یک دوگانہ دیگر حفظ الایمان در ہر رکعتے بعد فاتحہ اخلاص ہفت بار و یگاں بار معوذتین بخواند

پس سر بسجدہ نہد سہ بار در سجدہ گوید یا حیّ یا قیوم ثبتنی علی الایمان و دوگانہ بعد نماز خفتن بگذارد در ہر رکعتے بعد فاتحہ دہ بار اخلاص و بعد سلام ہفتاد بار یا وھّاب گوید و اگر ایشاں باہمت باشند روزۂ ایام بیض نیز فرمایند و ہم ایشاں را در کار دین اگر رغبت بیشتر بود آہستہ آہستہ از اوراد خواجہ نیز بر آں مزید کند فذلک بداں۔

بیت

نصیحت ہمیں ست جاں برادر ؛ کہ اوقات ضایع مکن تا توانی
دگر نہ ایم اللہ ضایع باشی و ضایع مانی ۔ رباعی

نامرد مباد ہیچ مردے ؛ بے درد مباد ہیچ مردے
بے درد مباد ہیچ وقتے ؛ بے وقت مباد ہیچ دردے

در کودکی خواندہ بودیم اغتنم فراغتک قبل شغلک فقد تمنا لہ فلا تنالہ مولانا معروف خطاط حافظ و فرزندان او را از ما دعا رسانند ایشاں از ان ما اند۔

والسلام

مکتوب ہفدہم

ہم بجانب شیخ علاء الدین کالپوی

فرزند دینی ابو الفتح علاء کالپوی دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند شنیدہ شدہ است بخبر صحیح کہ آں عزیز البتہ منقطع می باشد و دوام شغلے دارد و ہمہ روز بہ تنہائی میگذارد الحمد للہ مطلوب ایں ضعیف ہمیں است کہ پیوستگاں ما ایں چنیں باشند وقتے خدمت شیخ نظام الدین محمد بدایوانی قدس سرہ العزیز شیخ فرید الدین قدس سرہ العزیز را در وقت دید و دلیری کرد در پاش افتاد بتقدیر اللہ آں موافق شیخ بود کیستی تو گفت بندہ نظام غریب بداوٰنی نیک بختی شیخ بود کہ او فرمود بخواہ چہ میخواہی شیخ عرضہ داشت کرد کہ خواجہ می خواہم ہر جائی نشوم گفت نظام نخواہی شد اما مجاہدہ شرط راہ است

شیخ آمد این قصه بر اصحاب گفت و گفت شما چه فرمائید کدام مجاهده اختیار
کنم اصحاب باتفاق فرمودند که مجاهدهٔ شیخ الاسلام فریدالدین صوم دوام است
خدمت شیخ کبیر نیز صوم دوام اختیار کرد شنیده ام که آن عزیز در مجاهده و ریاضت میباشد
فلتزمه حتی آخر النفس نکو می کنی نکوتر میکنی همبرین ملازمت کن عرقچینے که ملبوس من
است که آن لباس خاصه است بهر کس نمی دهم مگر بیاران مخصوص برائے آں عزیز
ارسال شده بپوشند و طاقیه ملبوس با آں عرقچیں نیز بپوشد بعد تجدید دوگانه بگذارد
سر بسجده نهد آنچه مطلوب دارد از خدا بخواهد امیدوار باشد که بدامنت بدهند و
خورده بیش وارد اگر آں بمن تواند رساند بهتر و اگر نه بهر درویشے که بدهد بمن رسیده باشد
وچند نفرے که چیزے روشن فرستاده بودند خواجه بدّه ملک کالو مولانا سکندر و مولانا
اعلم برائے هریکے طاقیه ارسال شده است یکاں بار بر سر نهاده ام طاقیه فرستاده ام
و مولانا ابوالفتح بداند آں عرقچیں را از بر خود کشیده برائے تو فرستاده ام خواجه بر[ن]ی ن بُجّه
بداند که طاقیه ملبوس مخصوص برائے تو فرستاده ام و نام تو بر آں طاقیه نبشته
شده است مولانا ابوالفتح با همه مریداں ایں قدر بگوید هر مریدیکه از پیر دور می باشد
اما بفرمان اوست و آنچه فرموده است بر آں است و در رضائے پیر است و متوجه
پیر است او محقق داند که او همزانوے پیر است والعیاذ بالله نه بر شرط رضاے پیر و نه
برفرمان پیر میباشد محقق است که میان او و میان پیر از مشرق تا بمغرب دوری است
والعیاذ بالله والسلام

مکتوب هیژدهم

هم بجانب فقیر ابوالفتح

فرزند دینی مولانا ابوالفتح دعاے محمد یوسف حسینی مطالعه کند آرندهٔ صحیفهٔ مولانا
فخرالدین صوفی از هندوستان بر ما آمده پیوند ما کرده یکے از متعلقاں ایں جانب است

از آن ماست باز طرف خانه می رود عیال و اطفال آں جانب البته او را رعایتے و
اعانتے کند چنانچه او با خرج و خوشی در خانهٔ خود برود منت آں ایں جانب متوجه
باشد طاقیه برائے آں عزیز ارسال شد آں را بشرط بپوشد برادران خود را و عزیزان
دیگر را از ما دعا برساند والسلام

مکتوب نوزدهم

بجانب فقیر ابوالفتح علاءٔ

فرزند دینی مولانا ابوالفتح علاءٔ کالپوی دعاے محمد یوسف حسینی مطالعه کند
آرندهٔ این صحیفه سید قوام الدین از قصبهٔ اچولی بر ما از دور دست آمده بود ن راجولی
پیوند کرده باز طرف خانه می رود دو خواهر برائے کار خیر دارد بدانچه دست دهد
از یاراں و آشنایاں درین محل خیر بدهانند منت آں ایں جانب متوجه باشد
احیاناً مکتوب او می رسد و آیندگان ذکر خیر او میکنند. والحمد لله علیٰ
ذلک والسلام

مکتوب بستم

بجانب قاضی اسحق چهتره و برادر قاضی سلیمان

الحمد لله علیٰ کل حال والصلوٰة علیٰ رسوله بالغدو والاصال
والتسلیمات السنیة والتحیات الرضیة علی الاخوة الصفیة
والرفعة الزکیة متقیم و مستدیم باد اما بعد نزد اهل تحقیق مقرر و محقق است که
بهترین کارها و شریف ترین روزگارها طلب خداوند تعالیٰ است و وجدان و
عرفان اوست هر چند کل موجودات از معرفت او خالی نباشد اما انسان عرفانی
خاص دارد و لا یطلع علیه احد الا القلیل من الاقل و هو المخصوص

بالانبیاء والرسل صلوات اللہ وسلامہ علیہم ومن اتبعہم
بالمہل والاجل وازضرورت معرفت دوام خیال حضور معشوق باخود بعینہ
بعین چشمش مسر وربعد از توجہ تام التزام بر ورا و درکار او تصفیہ وتزکیۂ اخلاق از لوازم
وضروریات است درخیال دل عاشق نباشد جز تصور صورت معشوق بزبان نرود
جز نام معشوق حکایت نبر وجز از وفا وجفا واز لطف وکرم وصفا وعطاے او
یحتمل کہ گہے از غلبۂ وقت سخن از ناز وکرشمہ واز رخسار وو سمہ ہم باشد اگرچہ
از دائرہ غیریت خارجی است امابر کار محبت ہم بگرد مرکز می گردد آرے
العشق جنونٌ والجنون فنونٌ وملازمت در کوے وکوچۂ معشوق بہر بہانہ کہ
باشد البتہ یک گذرے در کوے او بود بلکہ باید کہ ایں خستہ ہمچو خسے در رہ آں کو
وکوچہ افتادہ بود والبتہ بحسب عزیمتے کہ او دارد از استعمال عزایم خالی نبود جادو
کند افسونے خواند پلیتۂ سوزد وطلسمے پردازد واز وجہ مقصودش اینست گر
از درے فتح بابے شود والبتہ باکساں آں در ودرگاہ مصاحبتے وملازمتے باشد
بایشاں درسازد ودراں کوشد کہ بایشاں آشنائی خاص پیدا آرد چہ ببذل نفس و
مال وچہ ببذل جاہ وجلال کمینۂ بندۂ آں درگاہ راکمترین غلاماں وکمترین
چاکراں باشد آرے اگر کارے سر زدہم از ایشاں بود باین ہم خود را آراستہ دارد
لعلہ لایستقدم ولایستنکف بل یحتمل یرغب ویطلب ہاں وہاں
تامل شافی واندیشہ کافی دریں بیان کن طالب باید کہ ہموارہ در مراقبہ وذکر و
فکر وتلاوت گذراند در ہر حالتے کہ باشد بحسب آں حالت او را فکرے وذکرے
ہست واز امیدے وبیمے خالی نباشد امید دارد دگر روزے روے مقصود
ومقصد بیند تر سد محبوب عظیم القدر است نباید کہ دورباش حرماں بر جان
طالباں او افتد وایشاں را از بر بدر واز در بادہ گرداند کہ گہے از جمال وبہا و

از جلال وکمال او بوہم وخیال خویش کہ نشانی دہد۔ طالب را اگر جوئی جز در مسجد و
گورستان کہنہ وبادیہ وگوشہ وکنج نیابی وبامشایخ اہل ارشاد وعرفاے امجاد
صحبت وملازمت باشد خو وکار جز ایشاں نسزد طالب ہرگز روے مراد نہ بیند
تا رہبرش نبود بقدر وسعت وتمکنت بذل خویش بکند عزوشرف وجاہ ومال را
در حضرت ایشاں درباز د۔ بیت

تا در نہ زنی بہرچہ داری آتش ٭ ہرگز نہ شود حقیقت عیش تو خوش

با ایں ہمہ کہ گفتم مہم ترین کارہا آراستگی مرد باشد تخلقوا باخلاق اللہ
وتصفوا بصفاتہ نقد وقت او بود تا متصف بصفات او نباشد قابل نباشد
کہ مشاہدۂ ذات تواند کرد اندیشہ کن بر عاشق در مجاز چہ صفت در تحریر رفت وتقریر
من کدام بیان را اثبات کردہ آہ دریغا یاران عزیز را نسبے بنفس ذلیل گشتہ است۔

بیت

نہ یک فسوس کہ ہردم ہزار بار فسوس ٭ نہ یک دریغ کہ ہردم ہزار بار دریغ

دلہا بریں راضی شدہ کہ خوار بزیند ومردار بمیرند وشرمسار بخیزند۔

بیت

درچہ کارید درچہ مصلحتید ٭ اے فروماندگان بے مقدار
درجہاں شاہدے وما فارغ ٭ در قدح جرعۂ وما ہشیار

جواں مردا از سینۂ تو نمی خیزد ودر دل تو نمی نشیند۔ بیت

بعد ازیں چنگ من و دامن دوست ٭ پس ازیں گوش من وحلقۂ یار

اے یار عزیز وبرادر شفیق دست در دامن طلب زن واستوار قدم بایست
ولیکن تا رہبر را پس رو نباشی روے رہ کار نہ بینی ونشان منزل نیابی خواجۂ من
فرمودہ است کہ بے پیر ہر کہ در رہ سلوک شتابد مثال او مثال رسن تاب بود

هرچه پیشتر تا بدبستر رود طالب همه وقت رعایت اوراد و وظائف بکند اشراقے و چاشتے و تہجدے و اوابینے و فی زوالے و اوقات مرجوہ شام و صبح و غیر آں نگاہدارد و این بجاے سحر و جادوے اوست بلے لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ہمہ درہا را می کوبد تا از کدام باب فتح فتوح روح و روح تجلی کند بلکہ تحقیق اینست تا آں ہمہ رعایت در کار نباشد سر انجام روزگار نشود اللّٰهم وفقنا لما تحب وترضیٰ ایں ہمہ اسباب ظاہرہ و مواہب باطنہ بشرط شدت طلب و غلبۂ محبت است پیش از ہمہ کارہا ایں مقدم ترا اے یار فہیم واے دوست ذہیں بداں رہے کہ من دعوۃ کردم ایں تجارتے است ہرچند دریں بازرگانی زیانے بیشتر خورند سود بیشتر باشد آں کدام جوانمرد برخوردار است و از کدام پشت و شکم زادہ است کہ زیان ایں راہ خوردہ است وانکہ سودمند است ۔ بیت

در وصف نیاید کہ چہ شیریں دہن است آں
ایں نیست کہ دور از لب و دندان منست آں

آں نظارۂ شوخے خرمرزماں برآب رواں معما می نویسند آرے روے صواب روشن تر نخواہند دید باوہم خیال و امید توالد و تناسل را عشق بازی میکنند اینک ببیں کہ بکعبۂ وصال نخواہند رسید در شورستاں بامید وفا رسیدن کشت زار می سازند عنقریب برخوردار نخواہند شد و بنہ رامیخواہند امروز دریابند براے آں می یابند آرے آرے نہ نخواہند
امر ممکن است بسہل و آسانی ظافر و فایز خواہند گشت ۔ الحاصل اگر ترا نقدے ازیں عالم بدست آمدہ است بیا بیا کہ نیکبخت ازلی و ابدی ورنہ مردواے واے ہزار واے برآں بیچارہ کہ ازیں دولت محروم است زنہار دست از

دامن طلب نگسلی بطرفۃ العین بلحظہ نکنی وجز ایں ہرچہ ترا باشد ہزل باشد ہزیان باشد ژاژ باشد خالی بے مغز باشد ہیچو پیاز باشد اے مولانا اسحٰق تا مسحوق نگردی بر مثال سحقے کہ مرد کیمیاگر زیبق را کند در سلایہ اندازد چناں بدستہ ساید کہ ہیچش از وے نماند ایشاں آں را الجسم نامند وایم اللہ اگر تا سعادت محبت و کبریت احمر معرفت دستت نہ دہد مس وجود تو زر نگردد و تا ہموار اد رہاوں ہویت ننہند چندانش بسانید بکوبند چنانچہ طبیب چند دارو یکے بیسازد طبیعتے دیگر شود ہمچناں باید شد ۔ بیت ۔

تو او نشوی ولیک ار جہد کنی ⁂ جائے برسی کز تو توئی برخیزد

اگر من زندہ باشم آں سو آمدنی ام ۔ بیت

دست از دامنم نمیدارد ⁂ خاک شیراز و آب رکناباد

اما آں عزیز را اگر مطلوب تحقیقے و تلقینے و تعلیمے ہست بہر طریق کہ باشد ایں سو بیاید بالعجل والعجل الوحا الوحا اللیل حبلی والساعۃ حبلی الاحوال سجال و الایام دول و رجاء الحیوۃ ظل سحاب زائل و برق سریع الزوال

بیت

دریاب اگر تو عاقلی شتاب اگر صاحبدلی
باشد کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

و مولانا سلیمان بسلام مخصوص باشد انچہ او را فرمودہ ایم ملازمت شرط آں کار است بفوت شرط فوت مشروط باشد سید مسعود و قاضی منہاج الدین و قاضی عماد الدین و باقی خلق جیتہرہ از ما ہر یک را سلام رسانند انچہ در تقریر و تحریر آید نیکبختے باشد بکار برد ۔ بیت

نصیحت کرد بکتوساں اگر آزادۂ بستاں ⁂ و گرگوی کہ نستانم غلام تست بکتوساں

مکتوب بست ویکم

بجانب قاضی اسحٰق وقاضی سلیمان

فرزند دینی قاضی اسحٰق دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند اہم مطالب واعز
مقاصد معرفت خداوند است تعالیٰ وطلیعۂ محبت مقدمۂ معرفت صورت
نہ بندد محبت بر دو قسم باشد عامہ وخاصہ محبت عامہ عبارت از امتثال او امر بو
محبت خاصہ کاسمہ خاصہ است وہب صرف است لطف محض است و
ایں را علامتے واشارتے نمودار شدہ است تزکیۂ دوام وتوجہ تام نشان محبان
خاص است تزکیۂ نفس باتفاق عبارت از چہار قاف است قلت الطعام
وقلت المنام وقلت الکلام وقلت الصحبۃ مع الانام چوں بریں چہار قاف
وقوف شود ار جوکہ تزکیۂ نفس دست دہد شرط کار است استقامت فَاسْتَقِمْ
کَمَا اُمِرْتَ ہم بریں مصلحت تعلیم امت شدہ است توجہ تام بے تلقیں پیر و مرشد
میسر نشود اگر مرشد مستتر شد را توجہ حضور صورت خود فرماید دریں چند مصلحت باشد
ن ہم است نخستیں مصالح جمع ہمت ابتدائے غیب را تصور حضور مشکل باشد مرئی معلومے
مشخصے را باحسن الہیأت واجمل الاشکال والصور تصور کند زود ترے میسر آید
چوں دل بجمع ہم اعتناق گیرد از انجا تواں پیشتر آسان وسہل ترقی کند بتصور حضور
رعاتیے رود وعنقریب بمراقبہ تواند شد. ودیگر پیر ہموارہ در مشاہدہ محضر الہیأت
است چوں دل مرید ہموارہ بتصور حضور پیر بود وقتے چنین اتفاق افتد کہ بین القلبین
محاذاتے درستے شود انچہ پیر بصد ریاضت ومجاہدہ حاصل روزگار خویش کردہ
است مرید را باہمہ ہواہا وگرفتاریہا نقد وقت او باشد. ھذا افضل عظیم و
کمال جسیم مثالش چنیں بود کہ عکس آفتاب در آب صاف کہ محاذی آفتاب بود .

برآید وبر دیوارے کہ محاذی آب افتادہ است عکس عکس بر صفحۂ آں جدار پیدا آید
انچہ ہمہ عمر پیر بہمہ محنت ورنج حاصل داشت طالب را ہم باول قدم بدست
افتد سخنے دیگر است انجا کہ آن در حریم کتابت نگنجد ودر مضیق گفتار در نیاید طالب
چوں ادراک آن دولت کند ہم خود دریابد اما ابتدائے در فہم او نیاید بنشتن آں
زیاں کار او بود اما تلقین پیر بمکاتبت ومراسلہ چنداں سودمند نباشد اگرچہ از
نفع مالی خالی نباشد حکایت از عسل دیگر باشد اما عسل در کام یکے کردن بدست
خود آن دیگر بود. آرندۂ صحیفہ مولانا علاء الدین گوالیری را بہر جز براہ کردہ ام او مردے
صادق است البتہ خیانتے وظنتے روا نخواہد داشت تلقینے کہ او کند ہم از زبان
من بودہ باشد اما اگر از من بغیر واسطہ میسر شدے کارے بودے والموفق ھو اللہ
والداعی ھو النبی علیہ السلام وانچہ آن عزیز از احوال خود نبشتہ است نیکو چیزے
است صوفیاں اینچنیں گویند ھذہ خویلات تربی بھا اطفال ھذہ الطریقہ
ایں واقعہ بشارت میدہد کہ اگر آن عزیز مداومت در کار کند وہمہ روز وشب
دریں کار بسر برد امید باشد از الہیات ہم نصیبہ گیرد وہذا بشارت عظمیٰ وکرامت
کبریٰ. ترا ہموارہ در کار باید بود انتظار فتح باب امید باید داشت وانچہ آں عزیز
التماس حلق کردہ است نیکو اتفاقے ست در زمرۂ دوستان خدا در آمدن
وخود را بلباس ایشاں نمودن دلیل قبول ایشان ووصولی نعمت خاصہ باشد. دست
مولانا علاء الدین نائب دست من است زبان او نائب زبان من طاقیہ
از سر خود براں عزیز فرستادہ ام آں را در پیش دارند مولانا علاء الدین مذکور را در تلقین
کند انچہ در اول بیعت من تلقین کردہ بودم مولانا اسحٰق بداں وضعے وکیفیتے کہ از من
قبول کردہ بود ہمچناں قبول کند مولاناے مذکور بر سر تو کلاہ نہد وتو دوگانہ بگزاری و
خوردہ کہ شرط کار است پیش مولانا بیاری وبنہد انچہ مولانا دراں وقت فرمایند

بدل قبول باید کرد واگر تلقین ذکرے و مراقبہ مقصود باشد ہم مولانا تلقین خواہد کرد ۔
آں ہم فرمایش من باشد با ایں ہمہ شغل محقق و ممثل است اگر اینچنیں کارے
کہ جہانے سرگردانست بحضرت پیر رسد دولتے واثرے دیگر دہد کہ چشم دل بدال
ہر چند بینا است بینا تر و روشن تر گردد ۔ حدیث ۔ فرزند دینی مولانا سلیمان دعائے
محمد یوسف حسینی مطالعہ کند و محقق داند انچہ بران عزیز بنشستن مطلوب بود آں جملہ در
فرمایش مولانا اسحق بمکتوب شدہ است دوم بار بنشستن حاجت نہ باشد وانچہ تو وا قعہ
نبشتہ بودی نیکوست امیدوار بشارتے است اما دل بران بستن باز ماندن از
مقصود باشد مطلوب ما عزتے دارد کہ بہرزہ در کتابت نتوان آورد آہ تا بندہ
با خدائے یکے نگردد چنانچہ جز خدائے را نہ بیند و نداند و نشناسد نتوان گفت
بچیزے بجائے رسید و ایں کارے بس عزیز و اعز الاشیاء است ترا امیدواری
شدہ است والسلام ۔

مکتوب بست و دوم

بجانب شیخ زادہ خوندمیر و برادران او

فرزند دینی خواجہ صدر الدین خوندمیر دعائے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند
نماز گذاردن و روزہ داشتن و حسنات و مبرات دیگر کار ہر بیوہ زنے است
مشغولی طالبان خدائے را کارے علیحدہ باشد این جذبہ بدرقہ پیر نتوان اشارت
کردن خود رسیدن بدان دولت چہ صورت نقش را توان کرد و اسطی رح اگرچہ
بغیر واسطہ ہمہ وسایط از میاں برگرفت فرمود الهاء راجعة الی الذّات دون
النّعوت والصّفات اما آں دل کجا کہ فہمش کند و آں دیدہ کو کہ جمال ایں کلام را
تواند دید میوہ کہ نتیجۂ ایں درخت باشد آں را محبت خاصہ نامند ایں جا عقل را

بے گم است و لہا در کتم عدم است جانہا در حیرت و ہیجان است کجا افتادہ ام
چہ می گویم لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ و فرزندم خوندمیر را شنیدہ ام بیشتر احوال
در عبادت و طاعت می گذارند احسنت احسن اللہ جزاک اما این قدر بداند کہ
ہمہ عبادتہا و طاعتہا بے حضور اعتبارے ندارد و حضور آں چہ پیر توجہ فرماید
کار ہماں باشد اگر بمکاتبہ و مراسلہ بسندہ نکند ۔ مولانا علاء الدین گوالیری یارے
عزیز است ازین جنس چیزے نامزد وقت او کردہ ایم اگر ہم از و چیزے بیاموزد ہم
رہ کارے باشد بارے عاری نباشی و اگر اصطحاب با ما میسر شدے زہے
دولت کار امیدواری بیش بودے رسول اللہ فرمودہ است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
من صلی رکعتین ولم یحدث فیهما نفسه غفر له ما تقدم من ذنبه قبل
ولم یحدث رہ اطلاق بگیر و وجز بحضور محقق است ہیچ عبادتے را عزتے نیست
بے حضور دل و حضور دل امرے ممکن و میسر اگر بفرمان پیر کارے کند وانچہ مردماں
گویند حضور امرے محال است محال نیست اما عسرتے دارد اجو بہ کار نیست
اینچنیں مستحیلے متعسرے بواسطہ پیر سہلے و اسہلے گردد ممکن باشد و لیکن قریب
الحصول ۔ مصرع ۔

دریاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صاحبدلی

حدیث ۔ فرزندم امیر چنندہ دعائے محمد حسینی مطالعہ کند خبر است
کہ میر چنندہ کارہا گزیدہ نکند اینچنیں روا نباشد امیدوارم کہ تو آں بکنی کہ چشم
دل دوستانت روشن تر گردد کارے خوندمیر کند تو چرا ہماں نہ کنی با تو نیز استعداد
آں مرکب است والدۂ خوندمیر را دعا خواند بیشتر احوال در عبادت و طاعت
گذارند عورتے کہ کار مرداں کند او مردیست بر صورت عورت و اگر مردے
کار عورتاں میکند یعنے ہوا پرست باشد او عورتیست بر صورت مرد بلکہ بدتر ازا ۔

حدیث - امیر بده دعاے محمد یوسف حسینی مطالعه کند ازان برادر عزیز متوقع است که بهاره در عبادت گذارند و با اقارب و عشایر زندگانی که باید بهمان کنند مارا و شمارا ازین جهان جز عمل نیک بردن چیزے صورتے ندارد - والسلام

مکتوب بست و سوم

نیز بجانب شیخ زاده خوندمیر بعد نقل مخدوم زادهٔ بزرگ

السلام علیکم و رحمة الله و برکاته - مجازی امور بر حسب ارادت خالق الخیر والشر و جاریست تو بارضا باش یا بسخط بهیچ وجهے صورت تحول و تبدل نباشد انچه او تعالی خواسته است رو نماید فرمان از طرف مرید قادر برین جمله صادر است که تیغ بر فرق زنیم تو دم مزن جگرت بدریم تو آه مکن دلت را پاره پاره کنیم تو از ژنگ در پیشانی میفگن آرے از غفور رحیم و از عفو کریم همین متوقع و منتظر آمدلے گرفتار این چه گفتار است کن علیٰ رسالك والزم علی علی نرك بنده را جز بر آستان بندگی سر نهادن چه چاره باشد - بیت

چه چاره باشد بیچارگان در دِ ترا ✽ جز انکه بر سر خاک در تو خون بازند

انکه چکنم انکه چکنم - نظم ن چه گویم

برگذر زین سراے غرور فریب ✽ در شکن زین رباط مردم خوار

کلبهٔ کاندرو نخواهی ماند ✽ سال عمرت چه ده چه صد چه هزار

رخت بردار ازین سراے که هست ✽ بام سوراخ و ابر طوفان بار

هر که از چوب مرکبے سازد ✽ مرکب آسوده وان و مانده سوار

ره رها کردهٔ از انی گم ✽ عز ندانستهٔ از انی خوار

دولت آن امرا که دانندت ✽ پیش ابناے جنس استظهار

تا ترا دولت است یار نه ✽ در جهان خداے دولت بار

چون ترا از تو پاک بستانند ✽ دولت آن دولتست و کار آنکار

خوندمیر بداند طاقیه بلبوس چند گز جامه که بر سر پیچیده میباشد براے ترا ارسال افتاده آن را بشرط بپوشد و رعایتے که دران باب آمده است نگهدارد - والسلام

مکتوب بست و چهارم

بجانب امیر سلیمان کوتوال ایرج و ملک تاج سلیمان و مولانا بدر سلیمان

فرزند دینی سلیمان شهاب دعاے محمد یوسف حسینی مطالعه کند کدام دولت عالی تر و کدام نعمت شریف تر ازین که تو با خداے خویش بفراغت بے مزاحمت آینده و رونده دوست و دشمن و آشنا و بیگانه مستغرق باشی اے بیچاره تو قدر فراغت چه شناسی شنیده باشی - بیت

بفراغ دل زمانے نظرے بخوب روئے ✽ به ازان که چتر شاهی همه عمر هاے و هوئے

ترا با صحبت مردمان چه کار ترا با تعلم چه نسبت انچه لابدی دین است وضوئے و نمازے و بد انچه هر نفسے مردم بدان محتاج است بکفایت رسیده باقی وقت غرق بیاد خدا باش آن روزے که بر تو کسے نیاید و تو روے کسے نه بینی و کسے روے تو نه بیند بدانکه ترا معراجست که همنشینان حضرت و مقربان صمدیت از ان حسرتها برند - رباعی

دل در تنگی پو نشد نکو شد که نشد ✽ جز بر تو فرو نشد نکو شد که نشد

گفتی که برنج از نکو شد کارت ✽ دیدی که نکو نشد نکو شد که نشد ن برنجم

مردمان بر نقش حمام بامید و صال خیال بازی میکنند هرگز بتوالد و تناسل نرسند در شورستان کشت می سازند هرگز بر نخواهند خورد بر آب روان معما

می نویسند هرگز بر معنی مراد آشنا نخواهند گشت با بد کار عشق می بازند و وفا را چشم داشته اند لحظه ازاں روے نخواهند دید هیهات هیهات - **نظم**

برگز زین سراے غرو فریب ⁂ در شکن زین رباط مردم خوار
کلبۀ کاندرو نخواهی ماند ⁂ سال عمرت چه ده چه صد چه هزار
رخت بردار ازین سراے که هست ⁂ بام سوراخ و ابر طوفاں بار ل خرابه
هرکه از چوب مرکبے سازد ⁂ مرکب آسوده داں و ماند پیوار
ره رها کردۀ ازانی گم ⁂ عزندانسۀ ازانی خوار
دولت آں را مداں که دانذت ⁂ پیش ابناے جنس استظهار
تا ترا دولت است یار نۀ ⁂ درجهان خداے دولت بار
چوں ترا از تو پاک بستانند ⁂ دولت آں دولتست کار آں کار

آں ساعتے که خطرۀ غیر از خدا در دل تو بود خود را مشرک و بت پرست دانی.

ملک تاج سلیمان خاں زاده را سلام و دعاے من برسانی و بگوئی شنیده ام بعد هفته روے پیچیده در مسجد می آئی و هجوم مردم دنبال تو مبارکت باد -

بیت

نه یک فسوس که هر دم هزار بار فسوس ⁂ نه یک دریغ که هر دم هزار بار دریغ

والدۀ خود را دعاے من برسانی و بگوئی بداں چه فرموده ایم ملازمت بکن و لپسر خویش را دعا کن الهی فرزند ما را بخود مستغرق دار و دل او را از خطرۀ غیر حق باز آر - مولانا بدرالدین سلیمان دعاے محمد یوسف حسینی مطالعه کنند اشراق و چاشت تهجد و اوابین و فی زوال ملازمت کنند و امید فضل من الله باشد.

والسلام

مکتوب بست و پنجم

بجانب قاضی برهان الدین ساوی ایرجی و سید حسن و امیر سلیمان

تقدیم تسلیم - از رسوم تعظیم احرار است - برادر دینی مولانا برهان الدین ساوی دعاے محمد یوسف حسینی بشرط محبت و اعتقاد مطالعه کنند کلمۀ چند که از لمحۀ ذوق عاطل نباشد و نکاتے چند که از پیرایه تحقیق عاری نه زبان وقت املا کرد و بضرورت در صحراے کتابت افتاد هرچند که پے شکسته و دم بریده است اما از جولانی و مجالی خالی نیست بحقیقت تواں دانست که محبت بر سه قسمت منقسم می شود محبت عامه که علماے تفسیر و احادیث و استادان فقه برین متفق اند که محبت با خدا عبارت از امتثال امور باشد آرے عقل همیں فرماید و نفس همیں فهم برد برین استشهاد قول رابعۀ عدویه و انشاد شعر انسبتے دارد - **شعر**

تعصی الاله و انت تظهر حبه ⁂ هذا لعمری فی الفعال بدیع
لو کان حبک صادقا لاطعته ⁂ ان المحب لمن یحب مطیع

و محبت خاصه این نیز بر سه حصه نصیبه می شود محبت افعال و محبت صفات و محبت ذات محبت افعال نظارۀ صنایع شود که چه اعجوبا تست و حدوثات او چه حسان و ملاح است که مصنوعات او مفید هر آئینه صانع نباشد مگر چنیں و چنیں کسے بدیں درستی و راستی نشود تا وحده لا شریک له نعت لازمی او نبود بضرورت میل بشری و طبع انسانی بمحبت او مبتلاے او گردد - **بیت**

همه اظهار و انوار آفریدند ⁂ نمودار رخ یار آفریدند

و دیگر محبت صفات کل جمیل من جمال الله ان الله جمیل یحب الجمال الله نور السموات و الارض مثل نوره کمشکوٰة فیها مصباح رهنماے این محبت

کرده است وره بری ره روان نموده است بسیار مجانین عقلا درین سلسله گرفتار
مانده اند وازین قید خلاص ایشان نشده آنکه ورای این حجب و استار می بازو و
در پرده خالقی ومخلوقی می نماید چه گفتنی تمثل وتشکل کرده است بالنعت لطف وجمال ن گوئی
وصفت رحمت وکرم بدین صورت نموده است ۔ اللهم الهمنا رشدنا
واهدنا الی سواء السبیل پس کبار را درین بادیه ره افتاده است بسیار
روندگان را درین ره بلا ناپدا کرده اند اباحت والحاد زندقه وانحراف یکے از شعب
این طریق است ازین بلا جز بعنایت پیر نجاتے نباشد الکلام طویل والطبیعة
عنه ملول غرض را باشیم ۔ سوم محبت اخص خواص است آں محبت ذات مطہر
ومقدس عن کل عیب ونقص باشد این در گفتار وکردار مردم ابرار واحرار نیست
دربیان مقفل زبان عقل مسلسل ومغلل است لا احصی ثناءً علیك انت کما اثنیت
علی نفسك اشارتے ازین جمله نموده است العجز عن المعرفة معرفةٌ رمزے
هم ازین حکایت ست هذا باب ۔ مصرع

ترا همکن چنین دولت تو از بے دولتی غافل

هیچ میدانی که بچه می رود هیهات فیهات پے روئی خدعهٔ غول کمن که در تیه
ضلال افتی در شورستان کشت مساز که برخوردار نگردی بر روے آب روان
معما منویس که وجه صواب نه بینی بر نقش حمام بامید توالد وتناسل عشق مباز که هرگز بحجهٔ
وصال نرسی ۔ وهم وخیال وظن اصلے مشمر که بحجاب بحقیقت راه نیابی بر ره گذر سیل
غرفه بر مساز که نظاره بر سیل عیوق نشود جام صبوح را در غرقاب نوح مینداز که جز
اَدْرَکَهُ الْغَرَقُ مشاهده نباشد الغرض که میسرت هست که یک نفسے بر سر هوسے
رسی زهے که توئی ورنه ۔ رباعی

در چه کار یده ودر چه مصلحتید ∴ ای فرو ماندگان بے مقدار

درجهان شاهدے وما فارغ ∴ در قدح جرعهٔ وما هشیار

آه ودریغ باشد که ازین جهان بدرشوی ونقدے در ذیل خزینهٔ تو بربسته نبود ۔
بلکه صد هزار دریغ ۔ بدآں ماند که یکے را سودائے تجارت در سر افتاد وسرمایه گم کرد ۔
غم ورنج مینخور دزہے مرد عزیز حمیٔ عاقل هوشمند که اوست ۔ غزل

برگذر زین سرائے غرو فریب ∴ در شکن زین رباط مردم خوار
کلبهٔ کاندرو نخواهی ماند ∴ سال عمرت چه ده چه صد چه هزار
رخت بردار ازین سرائے که هست ∴ بام سوراخ ابر طوفاں بار
ره رها کردهٔ ازانی گم ∴ عز ندانستهٔ ازانی خوار
هر که از چوب مرکبے سازد ∴ مرکب آسوده داں وماندہ سوار
دولت آں را مداں که داندت ∴ پیش از ابنائے جنس استظهار
تا نزاد دولت ست یار نهٔ ∴ در جهانِ خدائے دولت بار
چوں ترا از تو پاک بستانند ∴ دولت آں دولت ست کار آں کار

یا الله وایم الله ترا روزگارے در پیش افتد که از همه کارها وکردارهائے
خویش پشیماں باشی زینهار هزار زینهار غافل مباش بے غم منشیں یعنے ترا با خدا بودن
چه زیاں باشد اگر در سلوک این راه ترا زیانے نماید فردا چنگ تو در دامن من ۔ رباعی

چه بکونین می شود مغرور ∴ هر دو عالم بد و مبادله کن
صورت خوب تو زنسخهٔ اوست ∴ بازخوان وببین مقابله کن

عجب ترا این سودا زیانے کرد که شئے مائی وهمی خیالی رفتنی زائلے وفائی
بدهی با خدائے باشی مقابله آں خدائے ترا باشد آه صد هزار دریغ ۔ بیت

نه یک دریغ که هر دم هزار بار دریغ
نه یک فسوس که هر دم هزار بار فسوس

بیا بیا ورآ آہنوز وقت باقی است ترسم کہ روزے پیش افتد تراکہ
البتہ از پنجۂ ہستی پس آئی و رباز است درباں بیکار است ملک معزول است
رہ گذرے عامے کردہ اند مسکین تو محروم ماندۂ ارجو کہ مسلمانان البتہ رہ خود گیرند
و از مقصود باز نمانند ۔ حدیث ۔ سید حسن اللہ امورہ وحسن اللہ خورہ وملک سلیمان ن خیورہ
واصحاب دیگر کہ ساکنۂ آں ولایت اند از ما تسلیمات وتحیات بحسب اتفاق
واعتقاد مطالعہ کنند چند سخن بر مولانا برہان الدین مبرہن ومحقق شدہ است
اگرچہ مخاطب مولانا است اما مقصود ما بر عامۂ مومنان بسیار است کہ بزرگے
را مخاطب سازند وہر کہ ہم سنگ وہم رنگ اوست بدلالت کلام او نیز
داخل باشد وآں کہ خود را بذیل آں بزرگاں بربندد او نیز نصیبہ از قسمت
ایشاں بگیرد ۔ والسلام

مکتوب بست وششم

بجانب خواجہ ابراہیم بہروچی

خواجہ ابراہیم سلام ودعائے محمد یوسف حسینی استماع کند ہر کہ تنہا
باشد وتقلیل ماکل ومشارب کند بخاصیت ایں عمل نورے ونارے وصفائے
پیش آید ہرچہ خواب بیند درست باشد وہرچہ در خطرۂ او بگذرد موافق
تقدیر بود ایں عمل موجب آنست کہ مردم ہر جنس محب ومعتقد گردند ایں
نوع در طریقت اہل طلب عزتے ندارد ومقصود وراء من کل وراء است وآں
راجز بصحبت پیر ومرشد نتواں دانست وبجز ارشاد پیر مشفق نتواں بداں جا
رسید اگر آں عزیز را مقصدے کہ اعظم المقاصد است وہمتش برآں آوردہ کہ
نوعے بداں تواں رسید جز بملازمت صحبت واطاعت وانقیاد شیخ میسر نیاید

ہاں وہاں ۔ بیت

دریاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صاحبدلی
باشد کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

الوقت عزیزٌ والعمر قصیرٌ والغفلة من الجنون ہیچ معلوم ہست
کہ از چہ چیز فارغ وغافلی ونمیدانی ۔ بیت

درجہاں شاہدے وما غافل ✤ در قدح جرعۂ وما ہشیار

باشد کہ آخر العمر ہم ایں دولت ترا دست دہد ۔ بیت

بعد ازیں دست ما ودامن دوست ✤ پس ازیں گوش ما وحلقۂ یار

زیادہ چہ نویسم خود گفتہ اند اگر درخانہ کس است یک حرف بس است
طاقیہ کہ ملبوس ایں ضعیف است بحسب التماس آں عزیز بدست آرندۂ صحیفہ
ارسال شدہ تجدید وضو کند طاقیہ را پیش دارد دست بر طاقیہ نہد ودر دل
خویش ایں نقش منقش کند کہ پیر حاضر است ومن دست بدست پیر نہادہ بیعت
میکنم وعہد کردم با خدائے خویش وبا پیر و با پیر پیر و با مشائخ طبقات رضوان اللہ
علیہم اجمعین کہ چشم نگہدارم وزبان نگہدارم بر جادۂ شرع باشم ہمچنیں قبول
کردم وطاقیہ بپوشد بعد ازاں برخیزد ودوگانہ بگذارد وگوید نویت ان اصلی للہ تعالے
رکعتین وراءً عما سوی اللہ نیت کند وچوں دوگانہ گذاردہ باشد باید ہمانجا کہ
طاقیہ پوشیدہ بود سر بر زمین آرد وبیند کہ پیر آنجا حاضر است وخوردہ ہا پیش دارد وبہر
فقیرے کہ آں خوردہ دہد بمار سیدہ باشد ایں خیال بازی کہ گفتم اگر صفائی وتقاضائے بدان حاصل
شدہ باشد پیر را بمشاہدہ بیند بعینہ وعینۂ تفاوتے نبود ومصلائے کہ برآں نماز گذاردہ ام
براں عزیز ارسال شدہ است باید کہ فرائض ونوافل تو ہم برآں ادا شود اما ایں قدر
بداں وایں بیت ورد حال خود سازد ۔ بیت

تا در نه زنی بهرچه داری آتش ⁂ هرگز نشود حقیقت عیش تو خوش

و باید که اشراق و چاشت و تهجد و اوابین و فی الزوال و تمام اوراد شیخ در عمل باشد این خود وظیفهٔ همه طفلان است که هنوز بدان مرتبه نرسیده اند که ایشان را طعام بچشانند هزار بار درود و هزار بار اخلاص هر شب بعد از نماز خفتن و سیپارهٔ کلام الله هر روز داخل اوراد وظیفه است و پنج سورة بعد هر پنج فرایض یگان سورة والسلام۔

مکتوب بست وهفتم
بجانب شیخ خوجن دولت آبادی

برادر دینی مولانا خوجن دعاے محمد حسینی مطالعه کنند حکایتے از اختیار الدین شاهی مذکر شنیده ام جوانے را باکنیزک تاجر دل بستگی شد تاجر بحکم غیرت از اختلاط هر دو جنس کرد جوان مبتلا که تیر عشق شگاف دلش را دوخته بود صاحب فراش شد مادر و پدر او هر دوستے که از آن او ست تجسس و تفحص حال او مبالغتے کردند طبیب از محنهٔ او دلیل مادهٔ مرضے از معده او نکرد حکیم از تفرس خویش انکشافے ندید و مردمے که از تسخیر جنے و دیوے و شیطانے ادعاے کنند دیوانه وش استقامت بر حالتے نکردند همه باتفاق گفتند که در ظاهر و باطن او موجبے براے این حالت نیست و این حالت او جز این معلوم نمی شود سینه گرمے آهے سردے رخے زردے لبے خشکے چشمے ترے گفتند امرے خارجی را تفحص باید کرد مادرش بدلداری نشسته او را دلداری داد و دلاور کرد سخنان نرم و تر با وے گفت که تو نازده منی از کودکی ترا بر آورده ام داشته ام شسته ام چنان که مادران با فرزندان کنند هر خراشے که در سینهٔ تست با من بگوے تا تدبیر و مرهم آن ریش کنم جوان دل یافت

حدیث حادثهٔ دل خویش و قصهٔ غصهٔ جان بر مادر فرو خواند مادرش گفت سهل کاریست این خوند کارش تاجر است بهایش زیادت تر بدهم او را بتو رسانم پیغام اشتر اکردند بهر بهائے که او راضی شود البته غیرت دامن گیر او شد از مبایعت ممتنع شد آن کنیزک نیز بمرض دق افتاد و الغرض بعد چند روز راضی به بیع شد خلق و اقارب جوان بنظاره جمع آمدند امروز آن کنیزک می آید این جوان با او چه معامله کند گرد تخت آن جوان نیکبخت مجتمع شدند فجاءة بغتة یکے گفت آن فلانه آمد جوان چشم باز کشاد (ن مجتمع) بهر دو دست اشارت کرد بحضار مجلس بدور باش اشارت کرد که از آن اشارت این عبارت توان کرد که خلوا سبیلی و طریقی حتی اری جمال وجه حبیبی بمجردے که نظرش بر طلعت آن کوکب دری افتاد و هر دو دست را برسم اعتناق کشاده داشت هر کس او را گرفتند بر سینه اش داشتند او بهر دو دست گرد آورد و بر سینه کشید سینه بسینه سود ساعتے گذشت معشوقه را از سینه اش برگرفتند آن جوان مبتلا جان بجانان سپرده بود اکنون هیچ اندیشه می آید آن که در سرش طلب تجلی خالق کل جمیل دهی باشد کمترین ازین بود هیهات هیهات۔ بیت

داری سر ما دگر نه دور از بر ما ⁂ ما دوست شیم تو نداری سر ما

ما که دست علی العموم میدهیم این ده حساب۔ کار ما نیست ما مبعوث براے ارشاد طلا بیم صیاد دام براے صید مرغ زیرک فرا زیده است درین میان عصفورے و صعوهٔ و امثال ایشان در دام او می افتند و از یانے نیست بلکه از نفع هائے خالی نیست اما مقصود او همان مرغ زیرک است۔ بیت

چه بگویم می شوی مغرور ⁂ هر دو عالم بدو مبادله کن

آن که جاه مانع تست آن جاه را در چاه فگن آن اعتبار دامن گیر تست اعتبار رغبار سپار۔ بیت

دریاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صاحبدلی

باشد که نتوان یافتن دیگر چنین ایام را

اے عاقل غافل عقیله از قدم دقیقه تگسل چگویم ترا اگر حرمان ندمان تو
شده است یا هجران نصیب جان تو آمده است آخرالزمان است اگر در مشرق
و مغرب و جنوب و شمال مرشدرا جویان باشی نیابی درها بسته اند شرزک درے
کشاده مانده است اگر توانی بجهد جهید اکید بدان در آ و اگر نه روزے باشد
دست آویزے و پا گریزے نیابی بر درگرداب لابدمنه و لاسبیل الیه غرقه مانی
انچه حق کردار بود اصدار یافت والباقی امالک وعلیک السلام دستارچه
که دست مال مابود و گاه گاهے تنشیف آب وضو هم کرده شده براے آن عزیز
ارسال افتاد فرزندم مولانا عبدالرحیم سلام و دعا خواند براے او طاقیه ملبوس
فرستاده شد او شرایط پوشیدن طاقیه میداند همچنان بپوشد . والسلام

مکتوب بست وہشتم

بجانب مولانا قطب بدر و یاران دیگر ساکنان گجرات

فرزند دینی قطب بدر دعاے محمد یوسف حسینی مطالعه کند مصرع

عاقل نده سر الهی بملاهی

هرچه جز کار خداے و یاد خداے باشد همه ملاهی بود بلکه مناهی چه گمان
می بری هرچه ترا از خداے باز دارد مناهی باشد یا نه . بیت

چه بکونین می شوی مغرور ❊ هر دو عالم بدو مبادله کن

هیهات هیهات در آب روان معماے منویس که معنی روے صواب ترا
رخ ننماید پیروی خانهٔ غول مکن که بتیه ضلال هلاک شوی در شورستان کشت مساز

که هرگز برخوردار نگردی با نقش حمام بامید توالد و تناسل عشق مباز که هرگز بکعبهٔ وصال
نرسی ازین بدکاره امید وفا مدار که البته آزرده گردی در شب یلدا طلعت جمال
فوق؟ آفتاب را انتظار مکن جز به ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا عَلٰی بَعْضٍ نظاره نشود الغرض روے
بخدا آر پشت همه جهان را بده دل بحق درست تر کن از پیر مدد بجوے متعلق با این
و آن مباش اگرچه تدبیر معاش لابدی است اما نه اینچنین که از خداے و شغل خداے
باز دارد استغفر الله حرام باشد کارے که از توجه حق و از طلب حقیقت باز دارد
چند سخنے مختصر نبشته شده است اگر همین قدر بکار دارد خمیر مایهٔ همه سعادتها در دامن
خویش بر بسته بود همه دولتهاے این جهانی و آنجهانی در خنبهٔ دامن و ذیل خرقه خود جمع بیابد
نیک خواه و رهنما پندے دهد تا کدام صاحب سعادت و نیک بخت باشد
که برین اقدام کند زنهار هزار زنهار این گمان با خود مبر که کجا من و کجا این کار یعلم الله که
هر واحدے و هر جاے لایق و قابل است اگرچه انچه می فرمایم و پیران فرموده اند
هر آن رود جهانے پیش آید که هرگز چشم دل ندیده باشد و هرگز وهم خاطر آن سو نرفته
بود عجب حالتے که من دارم از هر یکے توقع من این است و این توقع عین ناشی
از دلیلے است از آن چه خنبے پر شراب در فوران بجوشیدن است و بر ره گذریان
سبیل نهاده اند و یکے استاده قدحے از آن بر دست گرفته باواز بلند تر هرچند و باهنگے
هرچند لطیف تر فریاد برمی آرد که حی علی الراح والریحان نه آن که هر که از آن میگذرد
و از آن قطرهٔ نمی نوشد حرمانے عظیم و خذلانے جسیم دارد فافهموا واغتنموا پیراهنے ملبوس
منست و طاقیه هم از آن قبیل است بر آن عزیز ارسال شده است بپوشد و هم
بتصور خود تجدید بیعت کند و چیزے از اوراد خویش افزاید جز آن که در اول بیعت
تلقین شده بود و این بست رکعت است صلوٰة الروح و شکر اللیل صلوٰة النور
و صلوٰة الکوثر بر آن زیادت کند ۳ دوگانه اشراق گذارد شکراً لله استعاذه

استخاره و یک چهار گانی چاشت و صلوٰة الخضر بعد اداے ظهر است ـ بیت

نصیحت همین ست جان برادر ٭ که اوقات ضایع مکن تا توانی

مسبعات عشر بعد بامداد و پیش از طلوع آفتاب و بعد العصر پیش از غروب
و اگر ازین زیادت ترا مطلوب باشد زیادت کند آن هم باجازت من باشد
و داخل فرمایش من بود ـ ملک محمد و ملک بدرالدین و مولانا عین الدین و سید
نصیرالدین را و هرکه با ما تعلقے دارد دعاے من برساند و این مکتوب بدیشان
نماید، مخاطب آن عزیز است اما مراد من هرکه در کار من رغبتے نماید ـ والسلام

مکتوب بست و نهم

بجانب بعضے مریدان

الوقت عزیز و العمر قصیر الوداع یا سیدی و مخدومی الوداع

معلوم راے حق پذیر باد تا چند درین تنگناے ظلمانی تواں بود رخت هستی که موهوم است
بصحراے نیستی که عین الیقین است بر آریم و طبل یگانه بشادی تخلیص از یار بیگانه
زنیم و علم نشانه در هاویهٔ هاهوتی کشاده کنیم و آراستگی در زلوادی اطراف عالم پیدا
آریم نزول و مسکن در ماواے ساز نیم سلطان وقت خویش باشیم چیزے ارواحی
بارواحے فرستیم عروج ازین هم کنیم یکے یکے گردیم نشان یکے بیکے پے سپر کنیم
خود بخود با خود از خود در خود خود گوئیم و خود شنویم ـ والسلام

مکتوب سی ام

بجانب بعضے مریدان و معتقدان

الحمد لله علی السراء و الضراء و الشکر لله علی الشدة و الرخاء و الصلوٰة

علی رسوله صفوة الانبیاء اسوة الاولیاء و اصحابه الکرماء و عترته الاتقیاء
و بعد اصحاب زهد و ارباب سداد محقق دانند مصدق شناسند اهم المهام و اکرم المرام
محبت الله است تعالیٰ عن الزوال و الانصرام و محبت را اسباب و مواجب
علی الانواع است مرد حکیم عاقل و شخص علیم فاضل تفکرتے کند که عمر عزیز را در کدام
کار و درچه مطلوب صرف باید کرد معلومش شده که همه در ورطهٔ زوال و فنا است
احسن الاشیاء و اجمل المطالب عبادت رب است سبحانه و آن نیز در ورطهٔ عدم
است امروز شخصے لله فی الله صلوٰة را که حسنة بعینها است بحق شرائطها و ارکانها
بجا آورد و آن را خداوند سبحانه و تعالیٰ قبول کرد فردا آمنّا و صدقنا جزاے آن دهد
اما صلوٰة در ورطهٔ خیال افتاد لانتهاء دار الانعام و اکرام لا دار التکلیف و تعنیف
اگر کسے گذارد یکے از ملذوذات و مرغوبات او بود اما نماز رفت برین قیاس هرچه
این جهانی است مال و جاه قوت و عیش و تمتع جز خیال بازی نیست و صلوٰة که
حسنة بعینها است حال و مآل او گفتیم دیگر چیز را چه عزت باشد محبت الله سبحانه
بصفت ازل و ابد است او ازلی و ابدی است دوستی او کذلک پس مرد حکیم سلیم
همه را پشت داد و روے بمحبت او تعالیٰ آورد حکیم سنائی می گفت ـ رباعی

گرت نزهت همی باید بصحراے قناعت شو ٭ که آنجا باغ در باغ است خوان در خوان و وادر وا
وزاں رحمت همی ترسی تمنا اهل آن صحبت ٭ که از دام زبون گیران بعزلت رسته شد عنقا
مرا باری بحمد الله زراه همت و حکمت ٭ بسوے خطهٔ وحدت برد عقل از خط اشیا

حکیم سنائی چنین فرمود که حکمت و همت این تقاضا کرد که جز خداوند سبحانه را طالب
نباشد و عمر جز براے او صرف نکند هاں وهاں بسوے کلام ما اصغائے کن و باهتمام
تمام در اعلیٰ علیین فهم خود منقش و مثبت ساز که طالب محب و عاشق مبتلا وراے این
همه است باللقاء من الله در وفش طلب بوے و قدوسے که وجودش وراے همه

وجود است واز جملہ نسبت و اضافات بیرونست و استاد فقیہ وجیہ مذکر و مفسر محدث ناصح باوے پند دہ یا ابن النساء الحیض ابن التراب و رب الارباب واین الماء والطین من جلایت رب العالمین تو چیستی وکیستی قدم بر خط عبودیت استوار کن امیدوار باش فرداترا انجاتے شود واگر فوز درجات و دخول جنات ترا میسر آید ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ واین مسکین نیز با خود نکرتے گمارد کہ نصاح بحق نصیحتے کردہ اند تو مجہولی و مجہولی استغفر اللہ ترا باوے چہ نسبت برائے محبت را جنسیت شرط است۔ مصرع

ولادامن فراہم کن کجا ما و کجا ایشاں

دل را از اں باز آرد ثانی حال بکارے بنمازے تبلاوتے مشغول شود نظرے بدل گمارد چہ بیند کہ دل ہمانجا گرفتار است لابد ولا حیلہ ولا جرم فریاد بر آرد کہ یا ہمہ انسے وجنے۔ شعر۔

دل راز عشق چند ملامت کنم کہ ہیچ ❊ این بت پرست کہنہ مسلمان نمی شود

واین رباعی ورد حال او باشد۔ رباعی

صوفی شوم و خرقہ کنم فیروزہ ❊ ور وے سازم زرد تو ہر روزہ
زنبیل بدست دل دیوانہ دہم ❊ تا از در تو در و کند دریوزہ

و خواجہ من این مصراع را کہ "تا از در تو در کند دریوزہ" چند بار باز گردانید و گفتہ "تا از در تو در کند دریوزہ" مشتاقے مبتلائے اسیرے گرفتارے این بیت را با خود بسیار بار می گفت۔ بیت۔

محمد راز حال او چہ پرسی ❊ گرفتارم گرفتارم گرفتارم

مطرباں و قوالاں این رباعی را طرانہ می گفتند۔ رباعی

جاے دیدی غریبے لولیکے ❊ کو را نہ خبر نہ صبر نے سولیکے

نگذارندش بہ ہیچ کلبہ شبکے ❊ با این ہمہ مفلسی گرفتار یکے

محمد یوسف حسینی با خود می گفت اہا فاہا آں عزیز بزرگوار منم۔ والسلام۔

مکتوب سی ویکم

ہم بجانب بعضے مریداں و معتقداں

الحمد للّٰہ علی اننی ❊ کضفدع یسکن فی الیم
ان ہی فاہت ملئت ما لحا ❊ وان سکتت ماتت من الغم

بیت

محمد راز حال او چہ پرسی ❊ گرفتار است و گرفتار است گرفتار

رباعی

زمن مپرس کہ از دست او دلم چونست ❊ از و بپرس کہ انگشتہاش پر خونست
اگر حدیث کنم تندرست را چہ خبر ❊ کہ اندرون جراحت رسیدگاں چونست

مصرع

مسلماناں مسلماناں مرا فریاد فریاد

نگر وا بے غرقم کہ نہ دست آویز است و نہ پاے گریز تا بشیخ پیوستم الی ساعتنا ہٰذا حالے ندارم جز آں کہ تنم دو توشد۔ بیت

ندانم بر چہ گردد آخر این کار ❊ مرا دل والہ و معشوقہ خودکام

بیت

حاصل عشقش سہ سخن بیش نیست ❊ سوختم و سوختم سوختم

مصرع

آرے دوزخ ز احتراقم گیرد گریز پائی

یاران عزیز برادران شفیق محقق و مقرر دانند که اهم المطالب واعز المقاصد
محبت الله تعالی است و محبت بجهاجز بعد معرفت نباشد - بیت

همه چیز را تا نجوئی نیابی ؞ جز آن دوست را تا نیابی نجوئی

هرچه با تو است نخواهد ماند اگر مرد عاقلی بر زایل و فانی عمر چه ضایع کنی بر آب
روان معما چه نویسی روے صواب نخواهی دید بر نقش دیوار بامید توالد و تناسل چه عشق
بازی که بکعبۂ وصال نخواهی رسید - شعر

برگذر زین سرائے عز و فریب ؞ در شکن زین رباط مردم خوار
کلبۂ کاندر و نخواهی ماند ؞ سال عمرش چه ده چه صد چه هزار
ره رها کردۂ ازانی گم ؞ عز ندانستۂ ازانی خوار
هرکه از چوب مرکبے سازد ؞ مرکب آسوده وان مانده سوار
دولت آں را مدان کہ داندت ؞ پیش از ابناے جنس استظهار
تا ترا دولت رست یارۂ ؞ در جهان خدا اے دولت بار
چوں ترا از تو پاک بستانند ؞ دولت آں دولت است کار آں کار

هاں وهاں هیچت سرآں هست که یک نفسے دریاد خدا و در کار خدا گذرانی
واگر گوئی هست غم زن و فرزند و مال و اسباب و عیش روزگار چه معنی دارد -
وایم الله خلیل الله را پرسیدند در دنیا بودی کرا دوست داشتی گفت خدای را
اومرا خلیل الله خطاب کرده است گفت اگر خدائے را دوست داشتی غم
سارا خوردن چه بود و دروغ گفتن از بهرا و چه معنی داشت اے جوالمرد - شعر

انگند نیست هرانچه برداشته ایم ؞ بستر د نیست هرانچه برکاشته ایم

مردے بصورت عورتے نظارۂ مشتاقاں می کرد عورت پرسید چیست این که
دنبالۂ من گرفتۂ و طرف من نظر تیز می کنی گفت من عاشق تو شده ام عورت گفت

پس من خواهر من از من بهتر می آید او سرپس کرد تا به بیند قفائے زد و گفت که اے ن خوبتر
مردک دعوے عشق من کنی و گمان می بری که از من دیگرے خوب تر باشد
اندیشه کن که آں روزے که ترا لحد آرند جز احد صمد و تر فرد دیگرے باشد با تو یا نه اے
جواں مرد آهش باش فکرتے گمار با کسے بساز که جز او با تو چیزے نخواهد ماند رسول الله
صلی الله علیه و آله وسلم در آخر الانفاس همبرین نفس زد که الرفیق الاعلی والحبیب الاوفی -

بیت

چند گوئی که بخانۂ کعبه روم ؞ کار با خصم خانه افتاده است ؛ خانه

رباعی

دلا تا کے درین زندان فریب این و آں بینی ؞ یکے زین چاه ظلمانی برون شو تا جهاں بینی
جهانے کاندرو هر دل کہ یابی بادشاه یابی ؞ جهانے کاندرو هر جاں کہ بینی شادماں بینی

لاحول ولا قوة الا بالله - بیت

سخن کوتاه کن گیسو دراز ا ؞ محقق شد که محرم در جهان نیست

الغرض اے دوستان عزیز و اے برادران دینی اگر هیچ میسر تاں نیست
بارے اقل این باید که بر طریقت شرع استقامت بود زمانه آخراست اولیاے
خدا گم شده اند و طالبان خدا کم مانده اند فالاقل من کل القلیل استقامت تو به وعباد
ظاهر باید که استقامت باشد - والسلام -

مکتوب سی و دوم
بجانب بعضے مریداں و معتقداں

وبهترین تحیات بخیات حیات بخش احباب استحقاق شایسته درجه بتصدر
تقدم شد دوستاں صادق یاران موافق اخوان صفا خلان وفا بحقیقت دانند

این عالم را عالم مجاز خوانند و مجاز بدو معنی است مجاز مجوز است یعنے محل جواز حقیقت علاقتے بعالم حقیقت دارد وجودش هم بموجب آن است و آنکه گویند المجاز قنطرة الحقیقه پل براے گذشت است یعنی ازین بگذرید بحقیقت رسید این جهاں لذتے دارد جمالے دارد صورت کمالے مینماید وازیں لذت وازین جمال و کمال قدم پیشتر نهند یحتمل از عالم حقیقت چیزے بدست آید و هم ازین گفته اند۔ مصرع

تا گم نشوی گم شدهٔ خویش نیابی

تا ازانچه هستی هواے و لذتے که اسیری تا ازین قید نرهی پاے تو از قید هستی تو کشاده نه شود روے آں عالم نه بینی۔ چنانچه سنائی گفته است۔ شعر

برگذر زیں سراے غرو فریب ❊ درشکن زین رباط مردم خوار
کلبهٔ کاندرو نخواهی ماند ❊ سال عمرش چه ده چه صد چه هزار
رخت بردار ازین خس که هست ❊ بام سوراخ و ابر طوفاں بار

دوم معنی مجاز بمعنے ره گذر جاز عنه اے تجاوز عنه یعنے این عالم گذرانست هر که بود همیں در گذر بود مادر و پدر مهمانی کنند که فرزند یکساله شد وندانند چند سالے که ازان اوست هر یکے برین منزل گهے است یکے میگذرد و دیگرے می آید تا بآخر رسد معلوم ندارند که یک سالے از عمرش کم شد چو ایں عالم گزران باشد پس هر که درین تدبیر است که استقامتے و ثباتے درین جهان بدست آرد جز ابلهے احمقے دیوانهٔ ره گم کردهٔ نباشد سکندر بر افلاطون اوّل رفت از و التماس نصیحتے کرد او گفت پند من چه سود مند آید آں کس را که خداے چیزے در اصل وجود زایل و فانی خراب آفریده است

او آں را خواهد که آبادان کند و خواهد که آں را بقاے باشد اینچنیں درمانده را پند چه سود مند آید بریں هر دو معنی که گفتیم مردم را باید که همه وجود خود را بهم این جهانی ندهد این عالمے است مثالش بسراب ماند شنیدهٔ که سراب نسبتے است هست نما اکنون چرا به تعقل و تفکر و تدبر خویش نظاره نشود که ازین جهاں بوهم این که این سراب آب ست خود را بتمام ضایع کرده بدست مخائیل و ظنون سپرده یک اندیشه کن بتجربه ترا محقق و معلوم است هرچه درین جهانے زوالے و ذبولے دارد افضل الاشیاء واخیرها درین جهان باجماع واتفاق عبادت خداے است و اعلی مراتب علم و اجل و اعظم او افتا و اجتهاد است فردا امنا و صدقنا حوراں راحیض نیست و فرشتگان را جنابت نه۔ مرد مجتهد و مفتی اگر اجتهاد او لله فی الله بوده است و در حضرت قبول افتاده است ثوابے بدهند او بلذت ثواب خود مشغول باشد اما ورق اجتهاد و افتا را پاره کرده قلم فتوی شکسته مرد بیکار است اکنوں چه گوئی ایں عالم راز ولے باشد یا نه با تو چه باقی ماند جز آں که اثر او و ثواب بتو دادند دوم تعبد است و بهترین عبادات صلوات است که همواره حسنه بعینها گویند مرد متعبد بحضور تمام باشد و با شرایط و ارکان آں تا از و صلوٰة قبول کرد خداوند سبحانه بحسب اخلاص او قبول فرموده فردا آمنا و صدقنا ثواب یابد بجور و قصور بحلوا و قلیه مشغول باشد و از دوزخ نجاتے بود اما صلواة نماند انها دار اکرام والانعام لا دار تکلیف و تعنیف واگر کسے باختیار خویش نمازے گذارد چنانچه اکل و شرب و جماع اوست همچناں بوده باشد هاں وهاں اکنوں هیچ اندیشه می باشد که آں چه چیز است دریں عالم که دل بدو دهند و عمر در پے او صرف کنند که آں تا تو باشی درین جهاں با تو باشد وچوں روی برابر تو باشد وچوں در گور کنند با تو باشد وچوں بر کنند با تو باشد

و در عرصات آں جا کہ محاسبہ بود او قرین تو بود و آں جا کہ ترا دارند او با تو بود۔
یعلم اللہ وایم اللہ این نیست مگر معرفت و محبت خداے تعالیٰ اے عاقلان و اے
هوشمندان گفتۂ این حسینی فقیر بشنوید همه چیز براے دو چیز بگذارید که این هر دو
بداں جا باز گردد که هرگز وهم زوال و فنا صورت نه بسته است و نقش غیر نه گرفته است
دریغا۔ رباعی

چه بکونین می شوی مغرور ؛ هر دو عالم بدو مبادله کن
صورت خوب تو ز نسخۂ اوست ؛ باز خوان و ببین مقابله کن

اگر درین جهان ازین دو چیز نقدے در خزینۂ وجود تو باشد فانت الغنی
باللہ وانت المستغنی عن کل غیر سواه اگر ترا درین بیع و شرا زیانے در پیش
افتد فردا آمنا و صدقنا چنگ تو در دامن من۔ هر نبی و ولی که ازین جهان رفت
پشیمان شده رفت که افسوس قدر این جهان و وجود ندانستیم چیزے نقدے
بود له ازاں برخوردن میسر نیامد بحق ذات پاک شیخ و حق خرقۂ او درین جهان نقدے
هست محروماں اگر دانند که حرماں ایشاں از چه چیز است بتحقیق جگرهاے ایشاں
خون گردد و آبروے خود را ریخته بینند و خود را خایب و خاسر دانند چه کنم همت
حمیت من برین میدارد که من این غطارا از چشم مردم برکنم حقیقة الامر حجابے
هست نایم او تعالیٰ بید قدرت خویش درمیان واسطۂ داشته چنیں فرماید
نصیحت کن وبس علیے درمیاں آر و دیگر چیزے نه هر که بشرط طلبے و سلوکے کند حجب
او پرده ازین پرده‌ها که نهاده ایم برگیریم ورنه ختم ما محکم است هر کسے را که ازاں ان حکم ما ختم محکم
بیروں بردن مستحیل و متغیر باشد۔ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ و معنے را احتمال میکند
یکے ختمے که بر دلهاے کفار است غیر خداے را در عبادت شریک کنند و همبرین
میرند و ختم دوم که بر دلهاے مومنان است اعتقاد کردن البتہ درینجهان از

از الهیات نصیبۂ نیست برین عقیدۂ خود مانند و خلق را برین دعوت کنند و آں را
التدنی اللہ تصور کردند اکنوں چه میگوئی اگر ممکن و قایع باشد که کسے درین جهان شاهد
ن و واقع باشد و از عالم غیب نصیبۂ گیرد اکنوں منکر او و چنیں منکرے که خلق را براں دعوت
کند ایں علماے ظاهر این فقهاے خودبین و جاهلاں خود را عالم نام نهاده اند این
بچگان طفل خود را پیر دانسته نه آں که این مخادیم همه مخاتیم باشند آه صد هزار
آه۔ مصرع

ترا ممکن چنیں دولت تو از بید و لیتی غافل

اے عزیزاں و اے دوستاں از کرم خداے عز وجل همه چیز دارید دوستے
پلے وزنے و فرزندے اما همیں قدر است بحق الحقیقة از خداے خویش
محروم آید همه چیز هست همیں قدر نیست که تمامی گوید همه چیز هست اگر یک
چیزے نشد گو مشو گو بجاں سر من بحق حقیقت من و سخن استاد ابوالقاسم
قشیری لحظۂ نظاره گر شو که چه پرده دری کرده است و عروس حقیقت را چه
جلوه داده و طالباں صادق و عاشقان سوخته را چه رهنمونی نموده است۔
در تفسیر این آیة قوله عز وجل۔ هو قال اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ
فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ سئل
رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم عن شرح الصدر المذکور فی القرآن
ماهو قال علیه السلام نور یقذف فی قلب العبد المومن فقیل وما امارة
ذلک النور یا رسول اللہ قال علیه السلام التجافی عن دار الغرور
والانابة الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزوله سپس آں سخن
شیخ خود فرمود والنور الذی من قبله سبحانه نور اللوائح بنجوم العلم ثم نور
ن الیقین الطوالع ببیان الفهم ثم نور اللوامع بزوائد الیقین ثم نور المکاشفة

تجلی الصفات ثم نور المشاهدة بظهور الذات۔ ہاں وہاں اے مرد نادان
چرا خفتۂ غافلی چرا راہ گم کردۂ خوش می باشی ومیدانی بگمان خود کہ برسر راہ ام
استغفر اللہ ھذا ظنٌ فاسدٌ ومتاعٌ کاسدٌ وبضاعۃ
ردیۃٌ وفطرۃ خسیسۃ اگر این دولت بدست افتد فَقَدْ فَازَ فَوْزًا
عَظِیْمًا ورنہ این سر بازے ودر سر این کار شو وہر کسے را خیالے وامیدے ومطالبے
ومرادے ومقصودے چوں باشد اگر مقصد ومطلب تو ھوی ومراد تو خداوند تو بود
زہے کار اگر این سخن عاقلے طالبے بشنود او را برائے ارشاد وہدایت کفایت بود
واللہ الھادی الی الرشاد والقائد الی السداد ویارانے کہ با ما نسبتے دارند
سلام ودعا با ہمہ امید سعادات وبرکات خوانند وبدانند کہ البتہ خدائے را
فراموش نہ کنند والسلام

مکتوب سی وسوم

بجانب بعضے مریدان چندیری وکالپی

تسلیمات مقدمہ سعادت عظمیٰ است تحیات طلیعہ برکات وخیرات کبریٰ
است رتبت تقدم بحسب استحقاق گرفت باستجابت دعوات مرادات
دوستاں عزیزاں ویاران شفیق محقق دانند کہ ہیچ یکے راہ بخدا نبرد تا از ہوائے
ہستی خویش بدر نشود آنکہ او بکارے مستغرق است باعتبارے از ہستی ہوائے
خویش قدمے پیشتر آوردہ است وچیزے از رہ کار پیشتر بردہ چہ گوئی دربارہ یکے
اکثر احوال او در بہترین کارہا صرف شود۔ از ہوائے خود چیزے بیرون آمدہ
بود یا نہ تا مصطلح میان طایفہ صوفیہ از خود بدر شدن فنائے وہمی باشد۔
این وہم از پیش نہ خیزد تا پس روی رہبرے پیشہ نگیرد۔ خواجہ من می فرمود۔

قال عیسیٰ صلوات اللہ وسلامہ علیہ لن یلج ملکوت السموات والارض
من لم یولد مرتین الولادۃ ولادتان طبیعیۃٌ وحقیقیۃ الولادۃ الطبیعیۃ
من العادۃ الجاریہ وطبیعیۃ البشریۃ کما عرفت وشاھدت والولادۃ
المعنویۃ البروز عن ھذہ والخروج الی غیرھا۔ ترا طبیعت انسانی
آفریدند وانچہ باقتضائے حیوانیت بضرورت از تو سر بر آوردہ وبہر جا کہ خوش آید
بحسب تقاضائے خویش آں کند کہ خوش آمدۂ اوست چنانچہ غضب وشہوت
واخوات ایشاں۔ ترا ازین بیروں باید آمد تا لطف او کہ باخص خواص اوست
نظارگی باشد۔ این جا پوستے ومغزے ومعنی است قالبے وقلبے است آں قدر
حسن کہ در تست اوصورتے ومعنی دارد۔ صورت آں را تو نکو دانستۂ ومعنی او بر تو جلوہ
نکند تا ازین صورت او بگذری۔ آں مقدار کہ صفت اوست بیکبار صفت ذہول
وذہاب گیرد وخلاصۂ او بر تو باز نہ گردد تا پوست بر نکنی بہ مغز نہ رسی حضرت عیسیٰ علیہ السلام
می فرمایند لن یلج ملکوت السموات والارض من لم یولد مرتین خلاصۂ ہر چیزے
را ملکوت نامند چنانکہ گفتہ اند ملکوت کل شیٔ باطنہ ازین ولادت صوری و
ولادت دوم آں کہ معنوی است آنگہ بر اں رسی از اخس بگذری تا باحسن رسی
گفتم ہر دو ہم انداز این صورت بگذر ازین پردہ بیروں آے تا بداں خلاصہ خاصہ
برسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم می فرمایند لولا الشیاطین یحومون
حول قلوب بنی آدم لینظروا الی ملکوت السموات اگر خطرات وہواجس کہ از
شیاطین جنسیں بدبخت تر ومردود تر گردد ولہا نہ گردند فرزند آدم ملکوت ہر چیزے
را ببیند وخطرات وہواجس از ہواہائے انسانی وآرزوہائے حیوانی نیست مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وسلم میفرماید اگر تو اتباع این ہوا نہ کنی پس روی شیطان ونفس را
بگذاری فتنظر الی ملکوت السموات بخلاصۂ خود رسی۔ بہ حقیقت خود مطلع شوی۔ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ

اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ وهمبریں حکایت می کند وہمی فرماید۔ بیرون از تو کارے نیست و جز تو دیگر یارے نیست تو خود را کسب کن و ہر چیزے را باخود در خود طلب بشرط طلب و شرط معلوم است باشارت وعبارت گفته ام تا از ہوا ہا بدر نشوی واز مرادات نفسانی قدم پیشتر نہ نہی مقصودے ومطلوبے بدامنت نیاید وبکامت نرسد چہ گویم میان سائر حیوانات وانسان چہ تفاوت باشد اگر خداشناسی وخداپرستی وخداوانی وخدابینی در وے نباشد یک حیوانے بدو پای بر دو گوی ویک حیوانے بچہار پاے بر دو گو درین تفاوت است وآں کہ خداے تعالی انسان را باحسن تقویم نسبت داد ہمبریں موجب و مقتضاے کہ او عبادتے ومعرفتے خاصہ دارد کہ درین چیز او را ہیچ شریکے نداده است ہاں وہاں اکنوں تو درچہ کاری ترا چہ اتفاق افتاده است خوار بزئی ومردار بمیری وشرمسار بخیزی ہیہات ہیہات چرا خود را خود بزیاں میدہی چرا از قبول صافی بدرد قانع شدی چرا از وجدان بحرماں می آئی چرا از قبول بخسراں می گرائی۔ مصرع

ترا ممکن چنیں دولت تو از بیدولتی غافل

باخود اندیشہ کن آں قدر کہ عمر تو رفت وآں قدر ہوا ہا کہ در ایام گزشتہ راندی چہ آمد بدست تو وچہ نقدے در ذیل خزینہ تو بستند۔ سبحان اللّٰہ ترا امروز میسر و ممکن وقریب الحصول است کہ بخداے باشی وباخداے باشی وتو باختیار ورغبت و برضاے وشادمانی بحرماں قانع شدۂ آہ افسوس۔ رباعی

چہ بکونین می شوی مغرور ❊ ہر دو عالم بدو مبادلہ کن

صورت خوب تو ز نسخہ اوست ❊ بازخوان وبہ بین مقابلہ کن

ترا ازین مراتبہ وازیں متاجرہ زیانے محسوسے مشاہده می شود اگر ز اُلٹے فانی خسیسے رذیلے شنیعے بگذاری بمبادلہ آں لطیفے شریفے عظیمے یابی ازلی ابدی بہ

آری مکو معلوم شد کہ مرد عاقلی دانستم کہ بہترین کار ہا آنست کہ تو میکنی ومی گوئی سالم ترین راه ہا آنست کہ تو میروی ای شرم تو باد اگر بعد از تحقق وتثبت این اشارات واین کلمات کہ باتو باز بہوا آئی وبرنفس گرای سائر اصحاب گوالیر وچندیری سلام خوانند وبطرف مقال ما با صغاے کنند ارجوا انتہاے نصیب برحال ایشاں شود وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ والسلام۔

مکتوب سی وچہارم

بجانب بعضے مریداں ومعتقداں گجرات

تسلیمات ما یستحق بالاصحاب بمبالغہ بلیغہ تبلیغ یافتہ علی العموم معلوم ومفہوم ہر یک باد کہ مبناے سلوک بر دو مقدمہ است تخلیہ وتجلیہ۔ تخلیہ اعراض دل باشد عما سوے اللہ تعالی۔ تجلیہ تزکیہ نفس باشد بما رضیہ بہ اللّٰہ سخن چیزے موجز بر طریقۂ اشارت وانموذج می نویسم عاقلاں خواہند دانست بر مستفہماں و عوام مردم تعبیرے وتفسیرے خواہند کرد ودوم مقدمہ تجلیہ است وتجلیہ عبارت از اقبال الی اللہ باشد بتوجہ تام ودیگر نفس را بانواع عبادات مشغول دارد وسر این ہر دو طلب وارشاد پیر است ہر کرا این گفتم بجمع آمد فائز سعادات دارین وظافر درجات منزلتیں گشت ہر کہ رہ دین یافت وبقربات وموا صلات رسید و از درکات نجات گرفت ہم بدانچہ اشارت ہم بدانچہ رہنمونی قدم بر قدم زد۔ رباعی۔

عیاراں راخار باشد مفرش ❊ عیارانہ پاے ازین راه مکش

تا در نہ زنی بہر چہ داری آتش ❊ ہرگز نشود حقیقت عیش تو خوش

ہر کہ را پیر سند از مشائخ بدولت قربت حق ومحبت او بچہ رسیدی ہمہ

بیک زبان گویند و هم بیک کلمه باشند خلاف هوای نفس کردیم و شبها به بیداری
بپا داوگذارنیدیم و روزها بدوام صیام و تقلیل طعام بسر بردیم و توجه پیر را ملازمت کردیم
و هرچه او فرمود بر آن رفتیم و بدان فضل حق در آمدیم ببرکت اقتدای پیر و پیروی او مرادات
ما را بخشیده وجود ما نهادند کلی این بود که نشستیم جزئیات را برین تطبیق بده و هر جا که مثبتات
پس انداز و هر جا که آرزوی هست از پیش نظر خود بدر کن و نظاره شو که ازین مکاسب
ن مواهب چه مواهب ترا دست دهد - بیت

نصیحت کرده بکتوستان اگر آزاده لبتان
وگر گوئی که انتانم غلام قست بکتوسال

حدیث - سید موسی و سید میران و ملک شیخ ملک و سید علاء الدین و
مولانا نظام الدین مدّه و دیگر اصحاب که اسامی ایشان در نقد وقت یاد نیامدند
با جمیعهم از ما سلام و دعا خوانند و برین چند سطر بنشستم نظر شافی کنند.
والله الموفق للهدایة والرشاد باید که جمله یاران قدیم و جدید متوجه باشند
تا بعد ظاهری زیان کار ایشان نباشد والسلام.

مکتوب سی و پنجم
بجانب بعضی مریدان

تسلیمات اخلاص آمیز با تحیات اختصاص بیز بجناب احباب با خطاب
مستطاب بهمه مبالغات بلیغه تبلیغ شد اصحاب جد و اجتهاد و ارباب ود و ارتیاد
بتصدیق و تحقیق دانند که مبنای سلوک بر دو مقدمه است تخلیه و تجلیه - تخلیه عبارت
از اعراض عما سوی الله کلمه ما عموم تقاضا کرد و احاطهٔ افراد وجودات کرده است
چنانکه مال و منال جاه و جلال عز و کمال و فر و وقار هوا و نوال افتقار و غنا گفتار

موزون طبعی است - بیت

ترک جاه و مال و بذل ننگ و نام ٭ در طریق عشق اول منزل است

پس آن تهذیب اخلاق اعتدال غضب و شهوت و اکل و شرب.
غضب در امر دینی برای دین را بصفتی که تو از دست نروی تو با خود باشی برای
خدای را غضب رانی حضرت علی مرتضی کرم الله وجهه بحرب صفین تیغ زدی چشم بسته زدی
بمراقبه تیغ راندی و هیچ وقتی جز بر خصم نزده است اعتدال شهوت
بعد چند غلبه و فوران به نیت دفع تعلق و به نیت ولد صالح هم گفته اند برای
دفع تشویش خاطر هم باشد شرطی کلیست که تذکار آن کار پریشانی بار آرد دل را
سیاه کند خطرات و وساوس بر ایشان بسیار شود بر خواب او اعتماد نباشد
در صحن دل او شیطان خیلی مجال جولان گری کند اعتدال ما کل بر قدر قوام بنیه
اگر بطی ده روز یا بست روز یا یک ماه بنیه قایم می ماند همین مطلوب باشد اگرچه
بعد چند روز چیزی باید خورد اعتدال شرب آن مقدار که دل را مضطرب نکند
اعتدال منام همه شب ربعی شب خسپد یک ربع در نماز و تلاوت و اوراد و
ادعیه باشد باقی همه شب بذکر و مراقبه گذراند گاه استوا چشم را یک طاس
گرم کند و اعتدال جد بحدی باشد که همتش برین منحصر گردد که جمیع فضایل و معانی
بمرد مختص بود و اعتدال حرص بقدری که از عبادات و طاعات و ادراک مثوبات
و برکات حفظ علوم و دانستن دقایق علوم سیر نگردد و شیخ امساک از گفتار خود باشد
و کسی را بر نقد وقت خود اطلاع ندهد و در تعلیم اسباب وصول البته خالی از ضنتی
نباشد ضنت همه جا مذموم است. گر در حق محبوب - و هب اسرار از شیخ احتراز
نیست رشک و غیرت و فضلی هم از باب شیخ شمرند اما قلت کلام جز تلاوت
و قرات اوراد و اذکار نباشد اما سخن بشری جز بقدر ضرورت نبوده اگر

نصیحة لله فی الله کند ممنوع نباشد و از حکایت ها که دل و در خیال خویش کند جولانی می بینی و هر جانبے بنشاطے گذراں و تازاں می گردد بدانی تحقیق که حق یا تو یار است و توسعیدی در علم نفسی که قابل تحویل نه بود و اگر اجمال و توانائی و ضعف همت رضا باضاعت وقت و قناعت بحرمان از انواع عبادات احساس شود فقد خسر خسراناً و فقد ضل ضلالاً بعیداً لا ابد محروم و مخذول شقی و مردود بود البته بهر باب و بهر نوع که در عبادت کشاده یابی سر ازاں بیروں ندارد۔ لیلاً و نهاراً اسراً و جهاراً بیاد حق بتوجه پیر و به اوراد و اعمال و تلاوت و لطف بهر عباد الله و احسان در حق ایشاں و فضل در حق عام و خاص و خاکشی صغیر و کبیر و عظیم و حقیر و بعید و قریب با غلام و کنیزک و دست ایذا از همه کوتاه داشتن امرے سرمدی ابدی و کارے اصلی داند۔ بیت

صاحبا وقت عزیز است غنیمت دارش ✽ کاں[1] چو نماز ها قضا نتواں کرد

بیت

نصیحت همیں ست جان برادر ✽ که اوقات ضایع مکن تا توانی

اے عزیز خواجه باش یا ملک و سلطان باش یا گدا و غلام باش یا خوندکار عالم شو یا جاهل یا فقیه شو یا صوفی اگر ایں دو صفت داری نیکبخت هر دو جهانی و الا بدبختی و پاکی نفس از لوث منهیات شرع و دلے متوجه بیاد رب تعالیٰ و تقدس و یاد پیر هم برائے اعانت یاد حق است که یاد حق جز بیاد پیر دست ندهد که هو صل به منزل نردبانے بهوا است که اگر ایں دو صفت داری بهمه ارزی و الا نه بهیچ نه ارزی نیز ازاں هر علمے که داری خود را سر که هیچی بلکه هیچ در هیچ۔ المقصود عرضداشت شما رسید و گذرانیده شد بمجلس صالح طائفه تلقین طاقیه مرحمت شد که کم در باب کسے شده و کیفیت پوشیدن ایں است که در مقام بالائے مصلا نظیف و لطیف

[1] در ین شعر مصرعه اوّل از شعرے و مصرعه دوم از شعر دیگر است لیکن در هر دو نسخها منقول عنهما ش دو مصرعهاے یک شعر نوشته شده است۔ ع ح

و خوب بیاراید و ایں کلاه بدارد و بعد ازاں خود در صف نعال بر دو سه جا سر بر زمیں دارد و بباید دو دست بزیر کلاه نهد و ایں بگوید و زبان خود را نایب زبان پیر داند که عهد کردی با ایں ضعیف و با خواجهٔ ایں ضعیف و با خواجهٔ خواجهٔ ایں ضعیف چشم نگهداری و زبان نگاهداری بر جادهٔ شرع باشی همچنیں قبول کردی بعد ازاں بگوید قبول کردم بعد ازاں بگوید که۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پس طاقیه بگیرد و تکبیر بگوید و بر سر نهد و دوگانه بگذارد و بباید و چیزے در پیش آں مصلا بدارد و پس آں اگر بر پیر رسانیدن تواند هم آنجا براه خدائے خرچ کند و پنج سورة یاد کند سورة یٰسین و نوح و فتح و اذا وقعت الواقعة و تبارک الذی بیده الملک و چوں یاد کرده باشد در حضرت عالیه بگذراند شبے پانصد بار درود اللهم صلی علی عبدک و رسولک و نبیک و حبیبک و علیٰ آله و پانصد بار سورهٔ اخلاص بخواند بعده یا در بستر از بهر خواب در آرکند آنچه نبشته شده است عظیم ترتیبے بداند و تلقیں برائے تجدید بیعت شده قدر آں هر دلے نداند اگر با کسے آں مستقیم شد او هر ساعتے تجدید بیعت تواند کرد و عقد بیعت قابل فسخ نبود و یک لمحه از یاد پیر خالی نباشد و در جمیع امور هم بیاد پیر باشد و نیاید که همه او ست دیگر همه ضایع است والسلام۔ حدیث۔ در قدیم الایام بزبان خواهر مولانا حسام الدین مذکور دهار وال از دهلی بجانب مولانائے مذکور نبشته شده بود در یابه ملفوظ حضرت اعلا علی الله تعالیٰ الحاق افتاد که بداں همه اهل ظاهر را نظرے و هم اهل باطن را فکرے و هم طبعها را عبرتے و هم فصحا را نزهتے تواند بود دریں وقت مولانائے عزیز الوجود علاء الدین نصیر کالپوی که زبدهٔ اصحاب و یاراں برگزیدهٔ حضرت مخدوم جهانیاں است ادام الله تعالیٰ ورعه و تقواه و رزقه الله اعلی مقاصد القوم و مناه بریں ضعیف رسانید بمجرد مطالعه بسمند جولاں بشری بر جا ماند و غراب خیال عقل پیر بر انداخت خواسته و قوی عقول و نهی بریں مجمع شدند که بفضائع نهاد و پریشاں نمی شاید گذاشت۔ و آں

مکتوب امینت ـ شعر

بخوانی نامهٔ دردم نگر درمان من سازی ٭ دل مجروح من مبنی علاج جان من سازی

مکتوب مخدوم زاده بزرگ سلمہ اللہ تعالیٰ برادرم خواجہ معظم یوسف بھائی آں را حدیث نفس خوانند بیشتر احتراز و احتما باشد که این سرمایه همه کدورت هاست اما تدبیر تعدیل بیشتر و میمه هم از تقلیل طعام و آب اصطحاب دست دهد دیگر مفوض براے پیر باشد هرچه او فرماید همان کند هرچه گفته شد همه تصفیهٔ ظاهر بود اما تخلیه و تزکیهٔ باطن هیچ هواے و طلبے در دلش نباشد ممتلی بحضور حق بود چنان جامه از غرقاب آب چو بر وارد جز نالامال باب نباشد هر تارے بے بود آب نبود مقصود جز فرد حقیقی و واحد حقیقی نباشد گفته ام اما احاطت افراد وجودات کرده است فعلی هذا آنرا از جمله طاعات و عبادات حسنات و سیئات اعراض می باید نمیگویم اعراض از اعمال خیرات فعلاً و قولاً میگویم مقصوداً و مطلوباً از همه اعراض است ای عزیز مباشر اعمال مسلک قوم است سالک را از مسلک و سلوک چاره نباشد اما مسلک و سلوک و مرحله راجاے اقامت نسازد اگر چنیں کند بشهر اقامت نرسد هم در ره ماند گفته اند استحلاء الطاعة ثمرة الوحشة من الله ـ بیت

من میتم ار دگر کسے هست ٭ از دوست بیا و دوست خورسند

ایضاً

زهد و عمل و علم و تمنا و هوس ٭ این جمله رہست خواجه منزل پنداشت

آں محقق و مدقق آں شیخ بر حق آں صوفی معنوی و صوری ابو علی عثمان هجویری قدسی نقل کرده است لو یعلم المشتغلون بذکری ما فاتهم عن النسی فلیضحکوا قلیلا و لیبکوا کثیرا و لو یعلم المشتغلون بالنسی ما فاتهم عن قربی لبکوا دما و لو یعلم المشتغلون بقربی ما فاتهم عنی لتقطعت اعضاء جهم تقاضاے قدوسی و

حکم سبوحی فرمود و هرچه جز احد الصمد و فرد الوتر باشد ازاں اعراض و تخلیه واجب آید تخلیه باتفاق فرضے لازم و واجبے لازمے است چنیں گویند چوں دل صاف شفاف عکس پذیر شد آنکه هیچ چیزے ساتر او نتواند شد ـ الحق لا یستره شیٔ بصورت عکس آں شخص در آئینهٔ دل روشن تر نماید و جوگیان گویند که تخت بادشاه را آراسته دارد او محل خود را خود شناسد و مشائخ اهل ارشاد و صوفیان هداة بعد ثبوت تخلیه لابد تجلیه با تخلیه هم فرمایند دل بیکے نهاده همانش در دل استقامت گرفت مقام موطف ساخت ضرورة من الباقیات تخلیه دست داد ولیکن بسهل و بیسر اینجا تخلیه در ضمن تجلیه شد لطیفه دیگر چو تجلیه بدرستی درست شد محاذات مقابله شد اینجا در خیال خود چنیں گوید ـ بیت

یعنی منم که می نگرم حسن روے تو ٭ یا خود توی که در بر من خوش غنوده

کار تا بدینجا کشد از تخلیه تجلیه باشد و از تجلیه تخلیه بارها گفته ام هر کو این دو چیز بدست آمد در سلوک ثابت قدم استاد و خمیر مایهٔ همه سعادتها در دانش بر بستند یکے تزکیهٔ نفس دوم توجه تام همه احوال و مقامات بنقد در خزینهٔ او نهند او از همه دامن افشاند اگر نورے و نارے یا سرورے و حضورے بیند یا صورت اشکال بلیغ پیش آید یا آواز غیب شنود یا کشف ارواح خلاصه باشد و کشف قبور هم فرشتگاں جز جبرئیل بروے آیند آوازے بے حرف و صوت شنود عروج در سموات کند ارواح انبیا بروے مرحبا کنند خوارق بادے بسیار باشد دوزخ و بهشت را بعین العیاں بیند تا کارے بجائے کشد اتصاف بصفات شود بلکه ظهور ذات بود بصیرت طالب صادق از ابصار آں دیدار بصفت اغماض باشد چه این جا همه تخلیه و اعراض مطلوب کلی است فی الفناء فی الصمدیه هر که در جوف صاد صمد اول من نطق بالصاد هضم نشد یا عین لعینه نگشت در هاویه

سقوط افتاد۔ **بیت**

کے بود ما ز ما جدا مانده ٭ من و تو رفته و خدا مانده

حدیث۔ اے برادران عزیز و اے دوستان شفیق چند سطرے نبشته شد محیط جمیع احوال صوفیه است نمی دانم تا ازیں که بر خورد و ورد و مقصود که بیند اما زمانه آخر است امروز اگر کسے بقدر وسع و طاقت خود از انچه ما گفته ایم مباشر شود از مواروا این قوم محروم نماند زینهار نا امیدی شرط کار نیست با خود این گمان نبری تا اینجا که رسید و که تواند رسید هیهات هیهات۔ انه ظنٌ فاسدٌ و متاعٌ کاسدٌ لَا يَيْأَسُ مِن رَّوْحِ اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ چه نشسته برخیز دست در دامن مرشدے زن و را پیشواے کار خود ساز هر کارے که او فرماید بکن بهر زمین که بر در و بعد از چند گاه بلکه باندک مدت وایم الله مالک ملک و ملکوت و جبروت و لاهوت باشی و اگر فرض کنیم در تو آن حد قابلیت والعیاذ بالله نیست بارے خالی نباشی و اگر کارے که فرمایم تو آن کنی زیاده کمے نباشد و اگر بمقصود نرسی فردا آمنّا و صدّقنا چنگ تو در دامن ما بود اے بیچاره خدا بالتت تو چرا خود را از دور میداری چرا بحرمان راضی شده۔ **قطعه**

چه بکونین می شوی مغرور ٭ هر دو عالم بدو مبادله کن

صورتِ خوب تو نسخهٔ اوست ٭ باز خوان و ببین مقابله کن

آه دریغا جام بر دست و تو هشیار افسوس معشوق در بر تو و تو فارغ و بیکار اے دوست اے برادر این راه آن نیست که شخص مائی و دریں ره زیانے خورد باشد جوانمردان جوانمرد بچه کدام کس باشد که زیان این ره خورده که این صد هزار شرف و فضل برده بر جمله سودا ها آه۔ **رباعی**

دل در تگ و پو نشد نکو شد که نشد ٭ جز بر تو فرو نشد نکو شد که نشد

گفتی که بر نجم از نکو شد کارت ٭ دیدی که نکو نشد نکو شد که نشد

اے مرد نادان تراخوش نمی آید که همنشیں خلیل الله و هم کاسهٔ کلیم الله و هم زانوے روح الله و در قدم حبیب الله باشی اے عزیز خم در غوران و غلیان است کشاده است و در ره گذران سلسبیل را سبیل نهاده اند و ساقی عیان از غیب قدمے بر دست گرفته بهر چه آواز بلند تر و آهنگ دلاویز تر ندا می کند حی علی الروح والریحان حی علی الذوق والوجدان۔ عجب ازیں ره گذران بغم و کاهش دانده و ستوه دل نهاده بحرمان قناعت کرده آه آه۔ برادرم سید موسیٰ و سید میران و ملک شغلک و ملک نصیر الدین و فرزندان او و فرزندم شیخ ملک و ملک سالار خضر و ملک جمال الدین و ملک محمود سالار و جعفر قاسم و علی عمر و مولانا علاء الدین و کل اصحاب تسلیمات با ادعیه مستجاب مطالعه کنند ملک قطب الدین مخصوص بسلام و دعا است که مکتوب الیه مرغوب فیه هم و است از آن چه این نبشته ملتمس آن برادر بود جمیع یاران دعا استماع کنند در ذکر و اوراد مشغول باشند تقصیر در کار نیست۔

مکتوب سی و ششم

بجانب ملک محمد داد افغان پهاری پندر

برادر دینی ملک محمد داود افغان دعاے محمد یوسف حسینی مطالعه کنند و هر که از فرزندان شما و اقارب بر ما نسبتے کرده اند۔ هر یکے را دعاے محمد یوسف حسینی برسانند اے عزیزان و اے دوستان هر دے بر سر دوراه ایستاده است یکے راه براستاے اوست و یکے در چپاکش مردم باتفاق باهم اجماع و اجتماع ره چپا می روند و این مرد بفریاد نداء میکند و باهتمام تمام با ایشان میگوید

که اے دوستان واے عاقلاں و ہوشمنداں این رہے کہ شما می روید رہے خراب و مخوف است وادی ماران وکژدماں وعمقہا وکوہ ہا و دریاہا است ہر کہ رفتہ البتہ بسلامت بمنزل گاہ نرسیدہ است ہم درمیان رہ ہلاک شدہ است وبخواری وزاری جان دادہ است ایں راہ دوم کہ راہ راستائے من است رہے با امنے فراغتے با خفتے وکشادگی باراحتے وسلامتے است ہاں وہاں عجب ازین مردم کہ قول قائل را تصدیق می کنند و بتحقیق ایماں براں می آرند وباہمہ آہے سردے می زنند وہم درآں می روند این بیچارہ واقف قایل منادی واعظ تنہا ایستادہ ہیچکس بر وفق او نرفت چہ کند کہ تنہا درآں رہ نرود بلکہ از خوف آں با سینہ کوباں ونعرہ زناں بتجمیع موافق آید آہ آہ دوستاں مانفسے فکرتے کنند کہ ایشان از کدام طائفہ اند ازاں مردمانند کہ ایمان بجزائے اعمال دارند وبعث وحشر را مقر ومومن اند ومع ہذا آں کنند کہ مستحق ملامت وبعد وخذلاں گردند شاید این چنیں باشد شید باز گردیدہ براہ راست روید پس باشد از ہوا پرستی پس آئید خدا پرستی پیش گیرید باللہ العظیم روزگارے پیش تاں آید کہ شما ازین چہ ہستید پشیماں گردید نعوذ باللہ منہا ومن سوء العاقبۃ ومن شرور النفوس بہوش باشید ۔ والسلام ۔

مکتوب سی و ہفتم

بجانب قطب خاں

برادر دینی خان اعظم قطب خاں دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند واز زبان خواجہ خود این حدیث شنودہ ام اغتنم خمسا قبل خمس فراغک قبل شغلک اگر امروز خداوند سبحانہ تعالیٰ برائے خوند را فراغتے

نصیب کرد ۔ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ غنیمت شمرد چند روزے از عمر باقی ماندہ است بارے بیکارے رود کہ فردا عذر گذشتہا خواہند اغتنم فراغک فرما تمنا لا فلا تنالہ خوند خاں مرد عاقل است از کارہا بہترین کارہا پیشہ سازد وہم بداں استغراق کند ہیچ ولی ونبی نیست کہ گاہ مردن پشیمان نمردہ است باخود می گفت وجان بجاں آفریں میداد کہ افسوس قدر حیات ندانستم ۔ ملک فرید الدین دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند ملک نصیر الدین سلام و دعا خواند انچہ برائے خوند خاں نبشتہ شدہ است شما در دخول اول داخلید ۔

رباعی

برگذر زین سرائے غرور فریب ٭ درشکن زیں رباط مردم خوار
کلبۂ کاندرو نخواہی ماند ٭ سال عمرش چہ دہ چہ صد چہ ہزار

خواجہ شہاب الدین وعزیزان دیگر بدعا مخصوص اند والسلام ۔

مکتوب سی و ہشتم

بجانب جلال خاں

برادرم خان اعظم خاقان معظم جلال خاں دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند ہرچہ ہستیم ہستیم وآں چناں کہ باشیم باشیم وہر کجا کہ باشیم باشیم باید کہ نفس پاکے دریا و خدا باشیم واگر آں باما بود خمیر مایۂ ہمہ سعادتہا در دار ما برستہ بود خداوند سبحانہ وتعالیٰ سعادتے کہ مبدا و مختتم او ہم بدین شود روزی ما گرداند وازان برادر عزیز خان اعظم ہمیں منتظر ومتوقع باشد انشاء اللہ الکریم ہمبریں رود مارا در دعاے خود تصور کند والسلام ۔

مکتوب سی و نهم

بجانب سلطان فیروز شاه گلبرگه

اللهم پادشاه ما را و شاهزادگان ما را در حفظ و عصمت خود دار و ملکت و مکنت و دستگاه پادشاه را بقدر همت و وسعت دل ارزانی آن بلند همت ما را هر جا که خصمی و دشمنی است پست باد و اد جو بل الیقین که تقدیر ازلی موافق دعای ماست الحمد لله علی ذلک والسلام

مکتوب چهلم

برادر دینی خواجه یوسف بعافیت دعای محمد محمد حسینی مطالعه فرمایند احوال بخیر است یکی را پرسیدند چون گفت - بیت

زمن مپرس که حالم ازو چگونه نسبت ✽ ازو بپرس که انگشتهاش بر چه نسبت

قلم تقدیر بنام هر یکی جاری بخیر است و لسان قضا بمقتضی گویا السعید من سعد فی بطن امه والشقی من شقی فی بطن امه بطن ام شکم ما در هم باشد چنانکه علمای حدیث بدین معنی حدیثی دیگر آرند یکتب الاجل والرزق وانه شقی او سعید یعنی فرشته را فرمان می شود که بنویسد عمر را و رزق و نیکبختی او را و بدبختی او را و اگر ازین بطن ام ام الکتاب مراد باشد که عبارت از علم نفسی است که یمحو الله ما یشاء و یثبت و عنده ام الکتاب وهو العلم النفسی چون صحابه این معنی شنیدند گفتند افلا نتکل علیه نبی مبعوث از بهر تتمیم مکارم الاخلاق علیه السلام والصلوة فرموده اعملوا فکل میسر لما خلق له ای موفق لما خلق له یعنی از عمل باز نمانید که هر یکی موفق بخیر نیست که آفریده برای آن شده است یعنی اگر آفریده

برای سعادت است بافعال سعادت موفق است و کذلک العکس والعیاذ منه پس عمل صالح دلیل آمد که او نیکبخت است در علم نفسی رب تعالی و بنده دولت عظمی و درجه کبری ولمثل هذا فلیعمل العاملون و فیه فلیتنافس المتنافسون یکی از خویلات نفس این است که بدین تمسک کند که اگر توفیق عمل بخشند کنم و الا مرا قدرتی نیست آری همچنین است اما این قدر تحقیق است اگر در خود عزمی تمام و قصدی باهتمام دل را راغب و ناشط در عبادات و افعال خیر می یابی و هر ساعتی عنان همت را هم بدین جانب مصروف می یابی و هم در میدان عبادت خنگ عزیمت را میرانی و هم و خیال وطن اصلی مشمر که بجنبانی بحقیقت ره نیابی بر ره گذر سیل غرقه بر بار که نظاره عیوق نشود جام صبوح و جود را در غرقاب نوح میندازکه جز آن ذلک الغرق مشاهده نباشد الغرض اگر میسرت هست که یک نفسی بر سر هوس رهی زین که توئی ورنه - بیت

ور چه کار ید و در چه مصلحت ید ✽ ای فرماندگان بمیقدار

در جهان شاهدی و ما فارغ ✽ در قدح جرعه و ما هشیار

آه دریغ بلکه صد هزار دریغ باشد که ازین جهان بدر شوی و نقدی در ذیل خزینه تو بسته نبود و بدان ماند که یکی را سودای تجارت در سر افتاد سرمایه گم کرده و غم و رنج می خورد زهی مرد عزیز خهی عاقل هوشمند که او ست غزل تکرار مذکور - ار رخت بر دار ازین سرای که هست - تا آخر - بالله و ایم الله ترا روزگاری پیش افتد که از همه کارها و کردارهای خویش پشیمان باشی زینهار ترا زینهار غافل مباش بغم منشین یعنی ترا با خدا بودن چه زیان باشد اگر در سلوک این راه ترا زیانی نماید فردا چنگ تو در دامن - من - شعر

چه بکونین حی شوی مغرور ✽ هر دو عالم بدو مبادله کن

صورت خوب تو زنسخهٔ اوست ٭ بازخوان و ببین مقاله کن

عجب ترا این سودا ز یانے عظیمے کر و شئی هائی و هم خیالی واز زیتی زائلے فانی برہی با خدا ے باشی مقابلهٔ آن خدا ترا باشد آه صد هزار آه ۔ بیت

نه یک دریغ که هر دم هزار بار دریغ ٭ نه یک فسوس که هر دم هزار بار فسوس

بیا بیا در آ در آهنوز وقت باقیست ترسم که دورے پیش افتد ترا که البته از پنجهٔ هستی بر آئی و رباز است دربان بیکار است بلکه معزول است ره گذرے عامے کرده اند مسکین تو محروم ماندهٔ ارجو که مسلمانان البته ره فوز گیرند واز مقصود باز نمانند

حدیث ۔ سید حسن احسن الله اموره و حسن الله حبوره و ملک سلطان و اصحاب دیگر که سکنهٔ آں ولایت اند از ما تسلیمات و تحیات بحسب اتفاق واعتقاد مطالعه کنند ۔ چند سخنے بر مولانا برهان الدین مبرهن و محقق شده است اگر مخاطب مولانا است اما مقصود ما بر عامهٔ مومنان است بسیار است که بزرگے را مخاطب سازند و هر که هم سنگ و هم رنگ اوست بدلالت کلام او نیز داخل باشد و آنکه خود را بذیل آں بزرگاں بر بندد او نیز نصیبهٔ از قسمت ایشان بگیرد والسّلام

مکتوب چہل و یکم

بجانب شیخ علاء الدین

از محمد حسینی تحیات با دعوات صالحه که بجمال حضور دل و حسن استجابت آراسته و موصول باشد بمبالغات بدرج تبلیغ کرد بباید دانست مواهب نتائج مکاسب است اگرچه مکاسب هم نوعے از مواهب است بلکه

عین آن است ولیکن اعتبار صورت ظاهر را بهائے هرچه لازم بشا کر بخشیده است وعلیه اشرعیات بجملتها بلے هر که بآب و صابون عملے کند جامهٔ که او ساخ درون آلوده باشد و لبشبه و مے روے آورده صاف و سفید گردد با جهاد و التزام بابواب حسنات و انواع مبرات با جمیع هم و ضم حواس تصفیه دل شود سبحان واهب العطایا تا کدام نیکبختے بود که بدین دولت مستعد شود بعزت الله اکبر اگر این تحفه نقد وقت و جملهٔ دل باشد بدان که خمیر مایه سعادتها در دامن او بستند این نوع جز بدولت اصطحاب حضرت مشائخ و ارباب تحقیق دست ندهد یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ هم بدین دولت اشارت میفرماید والسلام

مکتوب چہل و دوم

بجانب شیخ علاء الدین

مولانا علاء الدین بدانند بر حکم گواهی تو که برائے چند نفرے که تزکیه ایشان تو کردی طاقیه فرستاده شده است همراں خطے که من قبل نبشته بودم همراں امضا شود و اگر کسے میان ایشاں رغبت بر زیادت عبادت نماید علی قدره دو رکعت نمازے وردے فرماید چو بنیابت من است این نیز فرموده من باشد اگر مولانا علاء الدین را آرزوے آں باشد که کار ما کند از صحبت ما چاره نباشد سادات ما را رسانند هر که در باب ایشاں رعایتے و عنایتے کند خاصه در حق ما باشد ۔

وَالسَّلَامُ

مکتوب چهل و سوم

بجانب شیخ علاء الدین بعد نقل مخدوم زادهٔ بزرگ

فرزند دینی مولانا علاء الدین کالپوی دعای محمد حسینی مطالعه کند زبان
از گفتار گنگ است وقلم از رفتار لنگ است چه جام مراد ما بکام ما نه پیوست
ودر خم صبوح ما در غرقاب نوح افتاد ودیگ جوش ما پخته نشد هواهای این
سوخته خام ماند باد صرصر را کند کان خانمان بوده ام که شجر مشایخ چشت را
ازین درخت بهشت که او را نهال طوبی دانسته بودم شاخی وبرگی شود.
گلی وباری ده جهانیان ازین برخوردار گردند چه گویم آفتاب از مطلع
غیب طلوع کرد وا عجبا کما طلعت غربت گوئی این طلوع وغروب توامان
بوده اند بمعیت وجمعیت بیکبار بیک منزل بیک شکم باهم زاده بودند رونمودن
آن زمان همان وپرده بر رخ کشیدن آن زمان همان العرش تشکی بها زند.
فی الکفر ع ل ت ن ق وعلم اعجاز قرآن یعنی علم معانی واللب معانی ع
ث ف ت ح ق ولب اللب واین علم صراط مستقیم ومکارم اخلاق است
این حروف همه بیچارا در بلهٔ والراسخون فی العلم سنگی نهند وپس والراسخون
فی الفضل رنگی بدارند وبرین علم طبقه صوفیان مخصوص اند وفرقه فقرا منصوص

رباعی

جامی خوردم صفا ندارد ÷ یاری کردم وفا ندارد
ریشی رسته است به نگردد ÷ دردی دارم دوا ندارد

در قدسی می گوید ما ترددت فی شیئ ترددی فی قبض روح عبدی المؤمن ؟ کترددی
اگر ماند ولابد منه آنجا که او خود را خود بس نباشد هم چون سکینی ضعیفی کجا بر آید لاحول لاقوة

کجا افتاده ام این سخن متشابه است وما یعلم تاویله الا الله می باید دانست
اگرچه الراسخون فی العلم این جا دست وپای زده اند اما در قبضهٔ قدرت بضبط
نیاید اما حاصل سخن این مسکین دردمند سوخته زار برین گفتار آمد آنچه ما خواستیم خدا نخواست
هان هان این کلام جامع اسرار قدسیان است همان را بر خوان انا لله و
انا الیه راجعون من مدعی صبر نه ام زیرا چه صبر با وی مبارزی است وچه جای
شکر است که شکر با وی برابری است ای محمد یوسف حسینی گیسو دراز سخن را
کوتاه کن زبان زیر دندان نه دل را منقار افکار گماز هذا باب باید که هر ساعتی
بکاری جدی رود وجد هر یکی بحسب حال اوست هرچه ترا از دید انتقاد
کار باره وار وآن نه دل ونه دیان وقت نیست الهی فاته وقته فقد فات
دیده سید محمد باقر گفته است درین آیت والذین کفروا اولیاءهم الطاغوت
کلما اشتغلک عن مطالعة الحق فهو طاغوتک باید که زن وفرزند دلبند
تو نشوند پابند ره حق نگردند آینده رونده ترا بخود مشغول ندارند در روز آمدن
شب را انتظار کن وشب ابطلوع روز نظر دار وفتوح غیب را خزانه گره بند
مساز زنهار هزار زنهار هرچه پیش آید در راه بدار پس افتاد روزگار خود کمن ؟ بدار
آینده رونده آرنده برنده را بخدا سپار ووقت خویش را غنیمت نه. ؟ سپار

رباعی

نصیحت همین است جان برادر ÷ که اوقات ضایع مکن تا توانی ؟
چنان میرودی ساکنان رخ انبسر ÷ همی ترسم از کاروان باز مانی

هرچه از آن عالم ترا روی نماید پس پشت انداز خود را بقدر نفسی وزنی
نه نهی سبکبار باش اثقال گران برسر مگیر خود را خوار وزار گسسته شکسته انگار را
دعای که موجب صفای وهر درد را دوای باشد بر تو فرستاده ام

شرط تلقیناتے کہ بجائے آری و تصور کنی کہ ملقن تو بر تست زبان خود را ہمچوں شجرہ موسیٰ دانی و محقق داری کہ بر زبان تو ترا تلقین میکند چنانچہ با موسیٰ خداوند سبحانہ در پردۂ درخت سخن گفت۔ اِنِّیٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا ہماں مثال را با خود راست گیر ہیچ می دانی کہ چہ فرمایش شدہ است مقابلہ این شکرانہا باید اما نمیدانم تا از تو چہ آید چہ زاید آرجو کہ این سر من خاک و غبار زیر پاے مادر گیر و منتظر باشی عنقریب باشد شاید آرندہ صحیفہ تقریر خواہد کرد۔ والسّلام۔

مکتوب چہل و چہارم

بجانب شیخ علاء الدین

فرزند دینی مولانا علاء الدین کالپوی۔ دعاے محمد حسینی مطالعہ کند سرمایہ ہمہ سعادت انقطاع از خلق و توجہ برب البرایات است ثمرات و فواید آن را اندازہ نیست تا باشی ہم درین باش اگر ازلاً و ابداً ہمہ عمر بودے بیک گوشہ نہایتے دیدہ نشدے افسوس ہزار بار افسوس آرندۂ صحیفہ شیخ مخلص یکے از غلامان حضرت اعلیٰ خواجہ ماست بدانچہ از خویش و از یاراں رعایتے بواجبی بکند بر ما منت خواہد بود۔ والسّلام

مکتوب چہل و پنجم

بجانب فقیر ابو الفتح علاء الدین کالپوی بعد دادن خلافت

فرزند عزیز مولانا ابو الفتح علاء الدین کالپوی۔ دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند۔ مصرع

صاحبا وقت عزیز است غنیمت دارش

چہ باشد این ترا ہر روز از جاے بجاے انتقال۔ حجاج بیت اللہ را ہمہ درجات و ثواب است اما سر بزانو بردن و دل را برب البیت بکمال و تمام سپردن جہانے است کہ کعبہ با ہمہ شرف و فضلے کہ او راست از او میان باشد ازاں شمہ نباشد این دل بیت المعمور است این دل مسکن خالق الظلمات والنور است این دل سر در ہر سرور است این دل از خویش مہجور است بمقصود متحد و محفوظ است اللہ اللہ بندگان خود را انجو درہ نمائی و از صفات و ذات خود نصیبے بخشائی۔ برادرے ازاں مولانا ابو الفتح ابو الفضل التماس او را کردہ است نیکو التماس است این چیز نیست کہ خاطر ما را فرحتے و راحتے بخشد او را خواجہ راہ پیش گیرد ہر چہ بداں عمل کند آن بفرمایش من بودہ باشد رومال بجہت عورتے کہ التماس پیوند کردہ بود ارسال شد والسّلام

مکتوب چہل و ششم

بجانب ابو الفتح علاء الدین

فرزند دینی مولانا ابو الفتح دعاے محمد حسینی مطالعہ کند۔ آرندۂ صحیفہ ابو الغیث مخصوص آرزومند با تو براے پیوند قصد کردہ آمدہ بود باز در خانہ می رود براے خرچ راہ بدانچہ دست دہد رعایتے کند تا او با خرچ راہ و خوشی در خانہ برود۔ والسّلام

مکتوب چہل و ہفتم

بجانب ملک زادہ خضر ساکن پٹن

فرزندم دینی ملک زادہ خضر دعاے محمد حسینی مطالعہ کند و بداند تلقینے و شغلے کہ او را فرمودہ شدہ است باید کہ مستغرق دراں باشد یک لحظہ و لمحہ خود را ازاں فارغ ندارد و احیاناً انچہ اثر آں شغل و ثمرہ پیدا آید این جانب را اعلام دہد و براے چند نفرے کہ التماس پیوند کردہ بود باید کہ بنیابت من بوکالت من ایشاں را دست بہ بیعت دہد کہ عہد کردی با این ضعیف و با خواجۂ این ضعیف و با خواجۂ خواجۂ من و با مشائخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین بیشتر چنانچہ او را معلوم است و براے آں عزیز کلاہ فرستادہ شدہ است باید کہ تجدید بیعت کند و از خدا حاجت خواہد۔ والسّلام۔

مکتوب چہل و ہشتم

بجانب مولانا اسحٰق گجراتی

مولانا اسحٰق۔ دعاے محمد حسینی مطالعہ کند التماس بیعت کردہ بود باید کہ پیش یارے ازاں ما کہ آں جا است چنانکہ ملک زادہ خضر برود او بنیابت من ترا دست بیعت دہد و گوید عہد کردی با این ضعیف و با خواجۂ این ضعیف و با خواجۂ خواجۂ من و با مشائخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین چشم نگہداری زبان نگہداری و بر جادۂ شرع باشی ہمچنیں قبول کردی تو بگو قبول کردم او بگوید الحمد للہ دوگانہ بگذارد روے بر زمین آرد و خوردہ پیش او بنہد آں خوردہ را بہر درویشے کہ دہد بمن رسیدہ باشد و بیشتر فرمایش او را معلوم است والسّلام

مکتوب چہل و نہم

بجانب قاضی سیف الدین ساکن لکھنوتی

فرزند دینی سیف کبیر دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند و بداند معلوم ہر متصوف است کہ مرید ہر چند در محضر پیر باشد عشق از الہیات بصفت کشف و ظہور روشن تر بحضور بود اگر مرا پرسند کہ نیکبخت کیست گویم آنکہ مرشد را دریافت محبتش در دلش القا شد این موہبے است کہ بہر نیکبختے بود محبوبے مطلوبے ما مولے می باید کہ بدین دولت مشرف شود اگر ترا آمدن اتفاق است بالعجل اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا اگر بیائی نکو کارے کردہ باشی دولتے در دامن تو افتادہ باشد۔ والسّلام۔

مکتوب پنجاہم

بجانب مولانا نظام الدین پٹھانی

فرزند دینی مولانا نظام الدین یوسف مبارک پٹھانی۔ دعاے محمد حسینی مطالعہ کند چند کلمہ کہ بر وقت املا افتاد نبشتہ شد اگر بداں متمسک شود جمعے از اسرار خداے آشکارا گردد اہم مطالب و اعظم مقاصد محبت خداوند است تعالیٰ اگر عکس آفتاب محبت بر وے تافت نسیم بشارت وصول و زید بلکہ روے قبول بعینہ نمود۔ اللّٰھم متعنا بالصادرنا و اسماعنا و اجعلہ الوارث منا محبت آں شیئے نیست کہ او را جزوی و بعضی و کلی تواں گفت آید باز نگردد ہیچ قوے و فعلے شنیدہ و قتے۔ غزل

دولت عشق را نہانت نیست ؛ عاشقاں را بجز ہدایت نیست

؛ واجعلہا

هر کرا حل شده است مشکل عشق ؛ داند آنکس که جز سعادت نیست
عشق چیزیست از برون بشر ؛ آب و گل مرورا کفایت نیست
عشق را بوحنیفه درس نکرد ؛ شافعی را در و روایت نیست
بوالعجب صورتیست صورت عشق ؛ چار مصحف از و یک آیت نیست

مردمان از طوائف صوفیه عشق را عبارت از ذاتی کنند و عاشق و معشوق را اقتضای آن ذات می دانی که چه میگویند که عشق خواهد یا نخواهد عاشق و معشوق از و زاید علی هذا بر مذهب ایشان عشق را موجب بالذات نامند. شعر

بلاست عشق من آن کز بلا نه پرهیزم ؛ چون عشق خفته شود من شوم برانگیزم ن بلا چو خفته بود
نمی رفتیم بلا شد بوی زلفش ؛ خراب اندر پی آن بوی رفتیم

هیهات هیهات عشق سلطانی است که بر سمت ربع مسکون خیمه زند جز در دل خراب گذر ندارد و جز بر افتاده خانمان قرار نگیرد متوهمی بوهم دور اندیش خویش صورت ابله نادانی بیند مقربی از عالم بی عیب و جهان لاریب در گوش جان او فرو خواند اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا چه فساد شد وَجَعَلُوْا اَعِزَّةَ اَهْلِهَا اَذِلَّةً بیان آمد نفس ذلیل که بهیچ سبیل روی عزت نداشت بهمه وجه خوارترین خلیفه است نگر که چه خلعت پوشید ببین که کدام لباس آراست که ذلیل خلیل شد شور انا من اهوی و من اهوی انا انگیخت شور انا الحق در میان انداخت لاحول ولا قوة الا بالله این نفس چه خود بین کسی است تحفه تر این است که این خود بین را خدا می فرماید عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ با توجه سر در میان آورده و کدام راز نهانی آشکارا کرده است استغفر الله کجا افتاده ام این چنین دولتی دست ندهد که بهترین کارها است و ستوده ترین چیزها است مگر بتوجه تام و تزکیه نفس. توجه تام

که خطره غیر از خاطر تو منتفی شود و حضور وجود مشهود و مطلب تصوراً و تحققاً. تزکیه نفس. تا انجا که توانی بستت و هد نفس را پاک بکن این مثال شکنبه است هر چند که بسیار بشوی لطیف تر باشد. اگرچه در جذبه طالب این دو چیز قرار گرفت ؛ اگر در غلبه خمیر مایه همه سعادتها در دامن او بر بستند باستعمال این دو رکن دل او صفا پذیر گردد عکس عین حقیقت بر دل او متجلی شود میدانی چه می گویم. ع

ترا ممکن چنین دولت تو از بیدلی غافل

و عکس لاهوت در دل ناسوت تجلی کرد عکس عکس بر نفس افتاد شنیدی شنیده از نفس چه عربده ها زاد بدین تقدیر کلام همچنین باشد جَعَلُوْا اَعِزَّةَ اَهْلِهَا اَذِلَّةً اگر نسق ظاهر ظاهر عبارت کنیم سخن براه راست گوییم روح با همه تعزز و کبریا با همه جلالت و مدح و ثنا نگر که سلطان عشق آنجا تاخت آن عزیز بزرگوار چه گونه ذلیل خواهد شد. بیت

تا ظن نبری که هست این رشته دو تو ؛ یکتو است ز اصل و فرع بنگر تو نکو

ای اخوان صفا و ای خداوندان وفا این سخن از سر صدق و صفا است هر چند خود را از لجه بساحل اندازم هر زمان موج دریا که با وج آسمان رسیده است لطمه زند در غرقاب اندازد وَلَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ هر چه مولانا را نیت است نخست می گوییم اصل کار این است هر چه پیش آید از آن در گذشتن است. مقصود ورای وراء است. والسلام.

مکتوب پنجاه و یکم

بجانب ملک عزیز الدین و ملک شهاب الدین ساکنان گلبرگه

فرزندان دینی هر یکی ملک عزیز الدین و ملک شهاب الدین. دعای

محمد یوسف حسینی مطالعه کنند این رهے است که بیک دمے و بیک سالے یا بهزار سالے نتوان بمنزل رسیدن تا این روح با این قالب متعلق است این کار بیک زمانے از من و تو بضعف و سستی نرود جان عزیز را فداے این راه باید کرد و هر کارے که هستی باش باید که با خدا باشی و بطلب مقصود خود باشی گفته اند۔ بیت

مرا و اهل طریقت لباس ظاهر نیست ۞ کمر بخدمت سلطان بند و صوفی باش

ترا که چاکری سلطان و خدمت پدر و اداے حقوق متعلقان زیان کار نباشد اگر دل تو با خدا و پیر متوجه باشد هرچه بکنی بکنی مگر خلاف شرع نه کنی همه ساعت قناعت ترا مزیدے البته باشد من می گویم کارے که شما را فرموده ام بهر کارے که هستید خدمت ملک یا پادشاه یا رعایت حق پدر یا حقوق دیگر زن و فرزند با این همه مقصود بدامان شما البته باشد تعجیلی شرط نیست شتاب کردن ره نیست بتدریج توان شد۔ بیت

اندک اندک علم گیرد دانشے گویا شود ۞ قطره قطره جمع گردد آنگهے دریا شود

محمد یوسف حسینی شما را آن نه فرموده است که آن عمل در آید و از مقصود محروم مانید پیش حضرت خواجه یعنی پیر خود را ابتداے ارادت عرصه داشت کردم که هم از اول تعلم بکلی بگدازم و غرق فرمان شیخ باشم شیخ اجازت نکرد تا آنکه از برکت فرمایش او در غرقاب این راه افتادم الحمد لله علی ذالک شما را نیز جز این سنت و سیرت کردن ره نیست۔

العجلة من الشیطان

والسلام

مکتوب پنجاه و دوم
بجانب قدر خان

پهلوان دین احمدی سپه سالار ملت احمدی اعنی محفل سامی و محضر گرامی المخاطب من الله الخان الاعظم والخاقان المعظم قدر خان ضاعف الله قدره و اقتداره و ضاعف الله مکنته و دولته سلام و دعاے محمد حسینی مطالعه کنند قال النبی صلی الله علیه و آله و سلم حکایة عن الله تعالی ما ترددت فی امر کترددی فی قبض روح عبدی المومن یکره موته و انا اکره و لکن جری التقدیر علی ذالک ولابد له منه خوشنود نه ام در کارے همچو ناخوشنودی من در قبض جان بنده مومن او دشوار میدارد بدی خود را من دشوار میدارم دشواری او را و لکن تقدیر بران شده که قابل تحویل و تبدیل نیست و او را از آن چاره نیست مقصود از ایراد حدیث این است او تعالی و تقدس بنا بر حکمت بالغه خویش کارے کند که بدان رضاے او نیست و بدان خوشنود نیست میکند و از آن حکم متبدل نمی شود که تقدیر حکم رفته است کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ امرے لابدی شده اگرچه مرضی باری نیست در حق بنده یکے اندیشه دیگر کن که مذهب اهل حق این ست که کفر و معصیت و تخلف از ارادت مشیت و حکم و قضاے باری است با مرو رضاے او نیست و بے شبه که کفر و معصیت در جهان بیشتر از ایمان و طاعت است شاید که چون نمکے در آرد باشد و ایمان و طاعت مرضی باری و کفر و معصیت مکروه و نا مرضی اما حکمتے بدو متعلق است و اجماع اهل حق و عقل همبرین است از این مجموع مقالات مقصود این ست که چون حق تعالی مکروه و نامرضی خویش بیشتر از مرضی محبوب خویش کند

بنابر حکمتے است من و توجه طمع خام بر بندم که دائما رضاے ما خواهد کرد و مکروه و مسخوط ما بوجود نخواهد آمد زهے تمناے محال و زهے ظنے پر وبال و وهم فاسد و متاع کاسد آن که در رضاجوئی خود نیست رضاجوئی دیگرے که خواهد کرد پس رضا بقضاے او برگردن نهادن بفرمان خداے نفعًا و ضرًّا خیرًا و شرًّا امرے لابدی باشد و کارے ضروری مرد عاقل هشیار و متفکر و بیدار باشد تفحز تضجع و تفجع و توجع و تالم از حد عقل و دین بیرون برد که سعی در امر عبث و کشت در شورستان و خط بر آب و رکوب بر مرکب چوب کارے که باشد معلوم است علی الخصوص که مقابل آن صبر لابدی که گهے جزاے وافر بے پایان یابی هر آئینه همین شعار و دثار خود می باید ساخت بکل حال مصیبت دینی بر دنیاوی منظم نشود و مصیبت بر مصیبت نافزاید والسّلام

مکتوب پنجاه وسوم

بجانب قاضی علم الدین و شیخزاده و دیگر یاران گجرات

تسلیمات مالیق بجناب الاخوات والاحباب والاولاد والاعزة الانجاب تبلیغ افتاد احوال این جانب بجملتها و اعزه باجمعهم بخیر و سلامت اند می باید دانست مطلب اهم و مقصد اعظم محبت خداوند است تعالی عن الزوال والعدم مرد عاقل دانا نهیم زهرچه طلوعے و افولے و زوالے و زبونے دارد چشم خرد او آلنسو لحظهٔ ندیده است من هیچ نمی دانم دوستان من در چه کارند و در چه مصلحت اند چرا که بر نقش حمام بامید توالد و تناسل عشق بازند نمی بینند که این معشوقه مهر و وفاے ندارد و پیشه او جز شیوهٔ شعوده گری نباشد و هرگز عاشق او بمراد دل نرسد چه چنین نماید و بدین شیوه جانها ، اند . هیهات فهیهات

کم تسقط الی هذه الضرام تساقط البازی الی الحمام وکم تهوی الی هذا المقام هوی الصبی الی الطعام تفکروا و تدبروا ان تمسستم هذا شمس قارون و فرعون طلعت علی قصورهم ثم طلعت علی قبورهم صبحو اعظاما غالیة ثم امسوا اعظاما بالیة . رباعی

برگذر زین سراے غرو فریب ❊ درشکن زین رباط مردم خوار
کلبهٔ کاندرو نخواهی ماند ❊ سال عمرت و ده چه صد چه هزار

اے عزیزان این گلزار اگر بسیر شدے گلے شگفته بچین ترسم که خار مرگ دامنگیر تو شود و ترا هیچ فرحتے نیست بوے ازین بمشام تو نرسد چه خفته بیدار شو و بخیز در پس کارے شو ترسم نباید که مرا روزگارے پیش آید که پس افتاده براے خود نیابم ازین خزینه همین دفینه مقصود است لاحول ولاقوة الا بالله کجا افتاده ام اے برادران محترم تا توانید ازین جهان فانی و ازین بنیاد بے مبانی چیزے بدامان خویش بر بندید که توشه راه این سفر شما باشد و فردا موجب مراحم ربانی گردد . قاضی علم الدین و شیخ زاده علم الدین و ملک زاده خضر و قاضی مبارک و قاضی بده و شیخ نضا و آنانکه پیوند دارند و چیزے نشانے فرستاده اند براے هر یکے طاقیه ارسال شده است به پوشند دوگانه گذارند و شکرانه پیش دارند و آن اگر بمن رسانیدن مقصر باشد بهر فقیرے که بدهند بجای رسیده بود خواجه بڑه خوندشاه و خوند قاضی و مولانا رکن الدین و جمال سلیمان و مولانا شیخن و مشرو بهائی ظهیر و آنانکه التماس پیوند کرده اند تجدید و منوکنند طاقیه پیش دارند و بنام پیر ره و بر زمین آرند و دست بر طاقیه نهند و نام پیر بر زبان رانند و گویند با فلان عهد موثق کردیم و طاقیه پوشند و برخیزند و دوگانه گذارند و خرده بجاے طاقیه دارند اگر آن را بمارسیدن میسر نباشد بهر فقرے که بدهند بمارسیده باشد و عورات

کہ التماس پیوند کردہ اند برائے ہر یک جامہ فرستادہ شد آں جامہ پیش نہند ہیں ادب
وہمیں روش نگہدارند نصیحت بامرداں این ست پنجوقت نماز بجماعت گذارند
نماز جمعہ وغسل جمعہ فوت نکنند مگر بعذر شرع عذر شرع این ست کہ یا سفر باشد
یا مرضے باشد در تن یا جائے باشد کہ جمعہ نیست وہر نماز شام بعد فریضہ و
سنت شش رکعت نماز گذارند بسہ سلام در ہر رکعتے بعد فاتحہ سہ گان بار
اخلاص بخوانند ویک دوگانہ دیگر گذارند حفظ الایمان یعنے نگہداشت
ایماں را در ہر رکعتے بعد فاتحہ ہفت بار اخلاص ویگان بار معوذتین بعد سلام
سر بسجدہ نہند سہ بار بگویند۔ یا حی یا قیوم ثبتنی علی الایمان۔ وبعد ہر نماز
خفتن یکدوگانہ دیگر گذارند در ہر رکعتے بعد فاتحہ دہ گاں بار اخلاص بخوانند
وبعد سلام ہفتاد بار یَا وَهَّابُ بگویند ودر ہر ماہے سہ روزہ دارند سیزدہم
وچہاردہم وپانزدہم ایام بیض کسے کہ این مقدار بر جاندارد او در سلک
صوفیاں منسلک نیامدہ باشد اے مرداں وانامرد باید کہ ہمارہ در بر باشند
واگر کار قلب افتد بر در واگر این قدر ہم نبود او را بیگانہ شمرند واو از کساں
آں خانہ وآں سرائے نباشد۔

نصیحت۔ عورات پنج وقت نماز ناغہ نکنند مگر وقت عذرے
کہ از خداوند بر ایشاں آمدہ است وباقی انچہ مرداں را فرمودہ ایم با ایشاں
؟ جمیع ہماں است مگر جمع عورات ہزل وہذیان بسیار گویند بعد ازین این نباشد
میان دو کلمہ یکے را ملازم گیرند۔ یَا وَهَّابُ یَا وَهَّابُ ویا استغفر اللہ
واستغفر اللہ وآں کہ شوہر دارد او در رضائے شوہر باشد مگر در ایام نا
مشروع وکنیزکاں را نرنجاند برائے بدخدمتی را ودزدی را وہر کہ چناں نکند
او از ان ما نباشد وآں عورت ہماں کہ نقصان عقل دارد برائے ما بیرایہ

انگشت پائے فرستادہ است آں باز فرستادہ شدہ است وآں کہ او
التماس جامہ پیوند کردہ بود آں برائے او فرستادہ شدہ است۔ والسلام

مکتوب پنجاه وچہارم

بجانب مولانا محمد معلم وسید علاء الدین ومولانا میراں شاہ ودیگر مریداں بعد نقل مخدوم زادۂ بزرگ

تسلیمات نامیہ وتحیات زاکیہ اصحاب الرادت وارباب عقیدت
بخطاب مستطاب مطالعہ کنند۔ قولہ عز من قائل وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ
خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اشکالے باشکالیست این کلام قدسی ماترددت فی
شئ کترددی فی قبض روح عبدی المؤمن یکرہ مسأویہ وانا اکرہ ؟ موتہ
ولکن جری التقدیر علی ذلک ولابد من ذلک — ہاں وہاں بعد ازین
فہم جلی وخفی می شاید کہ من بنالہ وآہ ہر مسا وصباح بزاری وفریاد کہ مد خر صبوح
من غرقاب نوح افتاد ودر شب اں روز من در غرقاب بحر خضم باہر
سنگریزہ وخس مہرہ آشنا گشت بہار امید مرا خزاں زد وگلبن وجود تازگی وجود
مرا لہب ہفت درکہ دوزخ بیک تف بسوخت بسوزے گرفتارم کہ ؟ فف
غزل نامہ بتاب دوزخ مینویسند وبجنب آں تعذیب دوزخ عین نعیم
می نماید چوں باشد کہ دل عمرے بامید بستہ بود وبلمح البصر ناچیز ونابود
گردد انکہ گر سہر بگویم چہ سود مند آید کتاب اللہ میفرماید وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ ؟
اِلَّا بِاللّٰهِ این بار باللہ یا باستعانت بدار یا بامعیت یا بامقابلہ ہر چہ شد
شد اما این درد را درمانے روئے نمود۔ **مصرع**

من ندانستم از اوّل کہ تو بے مہر وفائی

حدیث این حادثه و قصه این غصه در حریم کتابت در نمی آید - الله الله هذا باب پیوستگان ما هریک مولانا محمد و عبید الله و پسران سید علاء الدین و پسر سید عالم و مولانا شعیب و میران شاه و باقی متعلقان و پیوستگان بدانند که محمد اکبر من باختیار خویش از من اعراض کرده سفر قدس اورا اختیار افتاد و تقدیر مبرم بود او تعجیل بحکم ساخت هر چند گفتم باز آئی که من پیر سوخته در مند خواهم شد نشنود البته بحظیرهٔ قدس بجز امید آنجا رفت اگر ازاں حکایت کنم هیچ گوشے استماع آں را تحمل نکند که گاہے در فهم در نیامده است حاصل این سخن این ست اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ - کل شئی یرجع الی اصله امابار دو دے مستقیم واندوهے مستدیم دامنگیر دل شد - طاقیه برائے مولانا محمد معلم و پسران سید علاء الدین و پسر سید عالم و مولانا شعیب و میران شاه با برادر و سید یعقوب و خواهر زادگاں و نصیر عماد و قاضی عبید الله و دیگراں که روش بدست دانیال فرستاده بودند ارسال کلاه افتاد تجدید وضو کنند کلاه بپوشند و دوگانه بگذارند و شکرانه پیش نهند آں را باید که بدرویشاں بدهند و اگر بتوانند اینجانب بفرستند والسلام

مکتوب پنجاه و پنجم

بجانب سید نصیر الدین

تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَکَةً طَیِّبَةً چند نفسے که از عمر باقیمانده است غنیمت شمرید و انس از غیر حق که رقم فنا براں کشیده اند قطع نظر کرده - قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ - بیت

با دوست کنج فقر بهشت است و بوستان

بے دوست خاک بر سر جاه و توانگری

الاستیناس مع الناس دلیل الافلاک - بیت ؟ الاهلاک

دانی که یار چه گفته است امروز ✽ که هر چه جز یار است از دو دیده بدوز

الناس نیام اذا ماتوا انتبهوا - شعر

سوف تری اذا انجلی الغبار ✽ افرس عندك ام حمار

عصمنا الله وایاکم من الاعراض عنه والاشتغال بما لایعینه اعینونی رجال الله فَاِنِ اسْتَنْصَرُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ فَعَلَیْکُمُ النَّصْرُ بقیه مکتوب از لوح دل فرو خوانند یاراں و مصاحباں هریک بدعا مخصوص اند والسلام

مکتوب پنجاه و ششم

بجانب مولانا علم الدین بهروچی

فرزند دینی مولانا علم الدین دعائے محمد یوسف حسینی مطالعه کند گاہے که عکس پرتو الهیت بر تو صدمتے زده است یا نه و بود وقتے که عکس پرتو جمال آفتاب احدیت بر آئینهٔ دل تو منعکس گشته است یا نه اگر ایں چنیں دولت ترا روے نموده است زہے نیکبختی که تو ئی رمزے ازاں و اشارتے بر من بنویس تا حقیقت آں مرا معلوم شود نباید که از وهمیات و خیالات اشارتے باشد و اگر خود این نیست روا باشد که تو خوش خسپی و خوش خوری و فارغ و بے غم باشی آنکه در چه کار رید و در چه مصلحتید اے فرومایگاں بے مقدار آه اگر شهود مطلوب نیست در طلب هم نیست و اگر در طلب با تو است آه سحرگاه چه شد دم سرد و چشم نم کجا رفت بیقراری چرا رخت بربست -

بیت

نه یک فسوس که هر دم هزار بار فسوس
نه یک دریغ که هر دم هزار بار دریغ

دلبر اول باید که در بر باشد و اگر قلب افتد بارے بر در و اگر در بر و مرد بهواے خویش ابتر هیهات هیهات انه ظنٌ فاسدٌ و متاع کاسد اندیشه کن که چه گفته می شو و همه روز بخلق شغل و شب بهواے خود خفتن ـ استغفر الله ـ بیت ـ

چه بکونین می شوی مغرور ✽ هر دو عالم بد و مبادله کن

آرے این سودا خوش نمی آید درین سودا سودے نیست ـ اگر آشامیدن صاف سر خوش میسر نیست بارے دُرد درد در کام و پلاس غم بر پشت و جه افتاد این وجه بلا زاو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کجا افتادم مولانا علم الدین بداند که کسیکه اینجا نتواند رسید او را بوکالت من دست دهد اما شرائط این نگاه باید داشت توجه تام و تزکیه تمام و اوراد و اذکار همواره در کار والسلام ـ

مکتوب پنجاه و هفتم

بجانب سید علاء الدین برودہ

فرزند دینی سید علاء الدین دعاے محمد یوسف حسینی مطالعه کند شنیده شده است آن عزیز البته در بند آنست که وقت عزیز خود را غنیمت میدارد و اگر اینچنین ست خوش وقت تو ـ بیت

نصیحت همین است جان برادر ✽ که اوقات ضایع مکن تا توانی

هر که خود را به مآکل و مشارب و منام سپرد از مقصود محروم ماند جوانے را با عورتے عشق افتاد البته بینهما خلوتے میسر نشد عشقیه گفت من فلان فلان شب اجازت از شوهر یافته ام که در خانه پدر روم اگر تو در آن راه انتظار کنی بیتمل بینما خلوتے میسر شود جوان بتمناے آن همه شب نشسته با نتظار می گریست و این رباعی می خواند ـ رباعی ـ

در دیده بجاے خواب آبست مرا ✽ زیرا که بدیدنش شتابست مرا
گویند بخسپ تا بخوابش بینی ✽ اے بیخبران چه جاے خوابست مرا

اے آه صد هزار آه اے بلا بر محبت و عنا بند بر آن تدبیر در قعر این فقیر افتاد که این جوان را غنودنی روے نمود و همان ساعت آن بود که محفهٔ معشوقه گذشت واے واویلا وامصیبتا ـ بیت

دردا که آه گرم زبیماریم بسوخت ✽ تنها نه آه گرم که دمهاے سرد هم

بامداد آن بوسعید تذکیر میفرمود شخصے از علامت عشق و محبت پرسید شیخ گفت چون دریاے محبت در جوش آید به پرسید جوابت خواهم گفت چون سخن در محبت افتاد شیخ را غلبه وقت شد دریاے عشق شورید تا موج بآسمان رسید سائل برخاست هم از آن نفس پرسید شیخ گفت علامت عشق و محبت این است که عاشق را از بے وصلت معشوق خواب و خور برود آن مقدار که عاشق را خواب و خور بود همان مقدار از معشوق محروم ماند ـ اشارت بدان جوان شبانه کرد گفت چنانکه این جوان همه شب انتظار معشوق نشست همان قدر که غنود موجب حرمان او بود جوان برخاست اضطرابے کرد بیفتاد و جان بخیال معشوقه داد ـ هان و هان چه با نقش حمام بامید توالد و تناسل عشق می بازی هرگز بکعبهٔ وصال نرسی چه بر روے آب روان

معامی نویسی که هر گز روے صواب نخواهی دید لاحول ولا قوة الا بالله کجا افتاده ام اے عزیز - بیت

اندرین ره اگرچه آں نه کنی ٭ دست وپاے بزن زیاں نه کنی
بلکه جاں جاے ده زیاں نه کنی

الغرض دنیا بقائے ندارد می توانی که نقدے بذیل خرقه وجود خویش بربندی تا بداں حضرت توانی شد - طاقیه ملبوس برائے آں عزیز فرستاده شده است برآں شرطے که آمده است برسر نهد وروے بر زمین نهد ودوگانه بگذارد خورده پیش نهد وروے برزمین آرد وطاقیه پوشیدن با خود تلقین کند وبه پوشد وتلقین این ست که گوید عهد کردی با این ضعیف وازین ضعیف مراد این سوے دارد وباخواجهٔ این ضعیف وخواجهٔ خواجه من وبامشائخ طبقات رضوان الله علیهم اجمعین چشم نگهداری زبان نگهداری وبر جادهٔ شرع باشی همچنیں قبول کردی گوید قبول کردم وتکبیر گوید وطاقیه بپوشد وباید که دست خود را دست پیر داند چناں که گفته اند الصدقة تقع اولا فی کف الرحمن کذلک دست معطی اولاً صدقه از دست رحمن جدا می شود واز دست معطی ظاهر بر دست مستحق می افتد همچنیں ملقن زبان را داند پیر بزبان او سخن می گوید - چنانچه حق تعالیٰ وراے شجره با موسیٰ سخن گفت عظیم سرے در بیان رفته است فهمے باید کرد که ره بداں برود مخاطب در کتاب یکنفر است اما هر که مطالعه کند وفهم کند مقصود ماست -

والسلام

مکتوب پنجاه وهشتم

بجانب ملک شرف افلح کوتوال کالپی

فرزند دینی ملک شرف افلح دعاے محمد حسینی مطالعه کند خمیر مایهٔ سعادت دارین دو چیز یست پاکی نفس وتوجه دل بحضرت حق هر کرا این دو چیز بدست آمد سعادت دارین نقد وقت او شد می باید که کارهاے کند که بداں خدا ورسول خدا راضی وخوشنود باشد وهمیشه با بندگان خدا معاملت نیک کند ودرباب ایشاں احسان واکرام پیشهٔ خود سازد ووظائف واوراد که ما نوشته ایم برآں ملازمت نماید وهرچه ازاں شاغل افتد قطع آں کند درهیچ حالے صحت ومرض سفر وتوانائی تقصیر درخود جاے ندهد مرید واین را مستظهر ومتوقع باشد طاقیهٔ متبرک فرستاده شده است هم برادب قدیم بپوشد وهمبراں رود - مولانا علاء الدین اعلاه الله دعا مطالعه نماید - وقت ضیق بود وسبب آں مکتوبے علحده نوشته نشد مارا ودعاے خود تصور کند وبا خود داند ملک رکن افلح بسلام ودعا مخصوص است والسلام

مکتوب پنجاه ونهم

بجانب شیخ منور نبیرهٔ شیخ الاسلام فرالدین صاحب سجاده اجودهن

دعاے محمد حسینی که رقبهٔ اخلاص در رقبهٔ عبودیت حضرت شیخ فرید الحق والشرع والدین منسلک میدارد وتمناے برد یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا - چه روشن دیده است که خاک آں آستان کحل بصیرت است وهر چشمے که مستفیض ومستنیر بنور اوست وجه الله ذی الجلال والبهاست -

عجب از ساکنان مکه جهال سرگردان کعبه و آن غافلان از همه مآثر او دست کوتاه داشته پاے در بستر غفلت دراز کرده بخواب حرمان و بخاس انتعاس قانع و فارغ مانده نعوذ بالله من شوم امثال هذه الرجال همانا که سنائی گفته است ؎

گرفته جنبیان احرام مکی خفته در بطحا

الحق اگر کسے را آبرو خدا داده بود آتش بر روے جهان خاکی زند سر از سده علیاے شیخ الاسلام فرید الحق والشرع والدین بر نیارد چه گومیت اگر افلاک سبعه صد چند رفعت خویش نردبانے سازد و خواهند تا پایه کرسی مسعود محمود موود و بوسه زنند اگر میسر شان شود زهے سرافرازی که ایشان را دست داده باشد و خہے عرش عظیمے که مقعد مجلس ایشان گردد آرے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ۔ مخدوم زاده شیخ منور نور الله قلبه بنور معرفت و عامطالعه کرده محقق دانند۔ رباعی

چه بکونین میشوی مغرور ❊ هردو عالم بدو مبادله کن
صورت خوب تو ز نسخهٔ اوست ❊ باز خوان و به بین مقابله کن

اگر نوع انسان از جنس حظوظ بشری و از حد اغذیه حیوانی در نگذشت فضلے از سائر دواب ندارد و هر اکبر و اصغر دانند که امتیاز بشکل و مثل نتیجه حقیقی ندهد عقبیم هم رفعت أُولٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ماندهاں وهاں بحظ حاضر و از ظاهر بنفس راه مده در حال و مال حرمان نقد جیب تو باشد و جز بحسرت و افسوس وجود مالامال نبود چو در حال بر خصلت خر و ستور رفت در مآل همان پیش آید اگر بفضل الله الکریم بصفت سبوحی و قدوسی بر آں نزاهت همان شود متنزه نماید۔ سبوح قدوس ربنا و رب

الملائکة والروح۔ نظم

دولت آن را مدان که داد نزت ❊ بیش از ابناے جنس استظهار
تا ترا دولت است یار نهٔ ❊ در جهان جز خداے دولت یار
چوں ترا از تو پاک بستانند ❊ دولت آں دولتست کار آں کار

هر یکے را منصب نفس خویش باید بود چنانچه من خود را شناسم تو خود را ؟ محتسب
دیگر برین مطلع نباشد اندیشه کنیم که با خود چه داریم و کدام دیگ سودا بخته ایم با وهم و خیال عشق میبازیم با مید توالد و تناسل رہے که بکعبه وصال عنقریب رسیم کعبه را پشت داده بسمت افعال انتقال ماست میناید بیت الله مقر و ماواے ما باشد و رمز به مسجد بیت الحرام ساخته ایم آرے فردا آنها پاکتر که بود از ما عاقل تر کر اشمارند در شورستان کشت گندم لن ازما
بر افتاده ایم لا نزاع فیه برخوردار هم شد هیهات هیهات انه ظن فاسد ؟
و متاع کاسد از مخدوم زاده متوقع است که نفس را پاکتر دارد و دل را متوجه بخداے خویش نزدیکتر اللهم کار بجائے رسد که دولت قربت بحلے کشد که فریاد انا من اهوی و من اهوی انا بر آید لا حول ولا قوة الا بالله کجا افتاده ام۔ بیت

گفت ؎ بر من تو عقل دل کن
میلغ کن فکنش منزل کن

در چه خیال آید و کدام گمان با خود میبرید هرچه قرار گرفته اید هیچ فکرت و امنگیر نمیگردد آه مکر۔

؎ در هردو نسخه این شعر همچنیں است۔ ع ح۔

مکتوب شصتم

بجانب شیخ سعدالدین نبیرهٔ شیخ فریدالدین ساکن اجودهن

دعاے محمد حسینی که روے دل و حسین جان را بر سمت راه روندگان قبهٔ مبارک شیخ الاسلام فریدالدین میساید و آرزوے می برو که غیرت دلش بے غبارے که بچشم جانش افتد صورت انجلا جلوه نماید که عین کحل بصیرت بصایر مبصرات است روشن دلان دانند و دیده وران هر کار شناسند در کلام چه لحظه در نظر می آید قوله عز من قایل قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ امتیازے و اشتراکے می فرماید محقق است ما به الامتیاز غیر ما به الاشتراک باشد علی و معاویه را در یک پله منه شیخ فریدالدین را با صوفیان دیگر بیک سلک مسنج که او فقیرے گرانست و زنے دیگر دارد و هم سنگ او نهنگ و پلنگ باشد نه کلنگ لنگ و لیکن ۔ بیت

نه یک فسوس که هر دم هزار بار فسوس
نه یک دریغ که هر دم هزار بار دریغ

بسیارے باشندگان آنحضرت بدان مانند که دیده بودم از نظاره نور آفتاب مردمک معتزلی از رویت جمال رب الارباب ۔ همچنیں گویند ۔

تو گنج رحمتی بیچاره محرومم ❊ تو شمع عالمی بیچاره محجوب

فرید وحید باشد فرید تنهاے است که بسیار جانها فداے این تنها باد که نظیر وقت خود بود و ما من نبیّ الا وله نظیر فی امتی فرید از بے نظیران عالم است یعلم الله و کفی به علیما اگر فضل در باب فضل شیخ فریدالدین تحقیق تنمیق کنم کتابے مجلد مضخم شود ۔ اگر

اگر ملی او تعالی بود مشتمل بنده با آن هم جزوے از جلدے نبذے از قائمے ؟ ؟
ورقے از دفترے سطرے از صفحهٔ حرفے از سطرے نباشد غریقان دریاے معرفت دانند شناوران بحار وحدت شناسند که لَنَفِدَ الْبَحْرُ کدام درشهوار را تلویحے می کنند کَلِمٰتُ رَبِّیْ همیں دوستان خدا ایند عیسی کلمة الله بکدام معنی است همان صورت اینجا متصور است غایت ما فی الباب در صورتے ظاهر را نظر شده است و فی موضع حکم باطن میکنند ۔ مخدوم زاده سعدالدین اسعد الله فی الدارین معلوم و مقرر دانند که دل پیر آئینه دل مرید است و دل مرید آئینه دل پیر مرید در دل پیر خود را بیند ۔ ن خدارا
فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ همیں اشارت کرده است و پیر در دل مرید خود را بیند ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ نموداریے هم ازین اسرار است برای توجه معنی را وجود صورت ظاهر شرط نیست اندیشه کن چند قرن باشد که مصطفی علیه السلام به تتق عزت محتجب است و بحجب غیرت مستتر با این همه بسر چه کارها پیش برونده و بار وجود را تا بکدام منزل فرود آورند آرے آن آستانه حضرت رسالت است شاید که جز بعض انبیا را نبوده است رب شیئ یثبت ضمنا ولا یثبت قصدا بشرف و فضل اتباع او ناطق است تو کریمی ترا اکرمے مهمان طلبیده بود هر آئینه طفیلی که برابر باشد نه آن که او در ماکل و مشارب و در مراتع و مفاتح اشتراک برد متابعان حضرت خاتم انبیا هم برین قیاس اند اکنون ترا متوجه شیخ باید بود چه گلها چینی ازیں بوستان و تا چه حد برخوردار گردی که ثمرات آن هر که از چشتیان چیزے چشید همین عمل بود و مذهب خواجگان ما را که بر سایر صوفیه بحکم ارشاد و تعلیم تفضل است ما خود بدانچه الحق و الزم داشت و اصوب بود اشارتے

نمودیم امامی دانیم تا کدام منبحوث باشد که برین سوے اقتدا میکنند و هر کارے لا اقدامے کنذ
بسر برد و عمر عزیز را بخواری نگذراند چه فرمایند علما باللہ و عرفاے واصل مقربان
حضرت و هم نشینان مقعد صدق آنکه خود را نشناخت خدا را نیافت بسعی
خویش قدم در هلاکت و تضیع خود نهاد یا نه بعرفان اتفاق و باجتماع اجماع
یک کلمه گروند بیک زبان یک سخن گویند آرے اگر قسیس و رهبان و اگر
هادیان و مقربان بلکه علماے همه ادیان نے نے بلکه صغار و کبار ایشان
به صحت عقل و سلامتی فهم اصح الجواب بمثل نگینه بر انگشتری دل نقش کنند
چه می گوئی همچو من و توے را کسے عاقل نامند و هیچ یکے از ما همه ضایع و
وامانده تر بود و لا و اللہ اگر وجدان مطلوب نیست در طلب چه شد اگر در
معرکه مردان جولان گری میسر نیست نعره ده مرده کجا رفت اگر حقیقت
وصال نیست وهم و خیال چه شد و اگر نیکو تر شناس در طلب خوشتر از درمان
وجود مقصود و خواجهٔ ما سرور ما پیشواے ما مقتداے ما یعنے فرید الدین مسعود نور اللہ مرقدهٗ
قدس اللہ روحه بر هر که خاطرش خوش شدے فرمودے خداے ترا درد خود
روزی کند۔ والسّلام

مکتوب شصت و یکم

بجانب بعضے مریدان و معتقدان ساکنان چندیری و
چهتره و ایرج

دعاے محمد حسینی مطالعه کنند تسلیماتے که ضمیر قلوب احباب را تحیات
حیات بخشد احباب بصورت تقدیم مختص و مخصوص اند کلماتے چند ذوق
آمیز در اسرار حریم گفتار در نیاید اما نموده شد بقدر فهم مخاطب و درک مستر شد

تعالیٰ و تقدس عجب اشکالے محدث توان کرد و یا ازان دم توان زد و سخن نسبت
را چه قسمت گفتار یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ مر دو فقیه تاویلے کنند اما اطلاق لفظین از
من تعیّنے دارد که فیض قدوسی و سبوحی از عالم گذران دار طرفی لحظه کنان
چشمے بدین گون نهاده انا حاسب۔ لاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم
ترا مردمان را نصیح میباید کرد این چه سخن است محبت بے معرفت صورت
نه بندد و معرفت هر دو طرف قسمت شود یکے معرفت عامه حالی شود۔ انه
سبحانه له الجمال الکل والبهاء الجمل و گفته اند الاذن تعشق قبل العین
احیاناً ازین معرفت صورت هوسے روے نماید بحتیل از بس توجه و یاد کردن
نکتهٔ از عالم محبت هم نقد وقت او شود و دیگرے باشد کسیکه با اهل محبت
مصاحبتے و مجالستے و صفت ملازمت کند ازین تخم امید هم باشد که
حبّت حبّ بروید تا بجائے رسد که مرد را لقب حب شود و جیبے که بود هم
نظارهٔ آیات از قدرت بالغه و حکمت عالیه رسته است فکرے افتد
آنکه او را این قدرت و این حکمت است تا چه جمال و تا چه جلال و
تا چه کمال دارد برین قدر هم جنبش طرف طلب شود و آن را که ما طالب باشیم نامیم
او کسے است هر چه درین جهان بود هر نیک و بدے که بگذرد و هر تخویفے
و هر هیبتے براے آن و با او کنند طلبش زیاده تر و در وش مزید تر باشد حکایت
او برین جمله است بارها در وقت خویش با خود گویم اے سفلی ظلماتی و اے
محدث ربانی ترا با جناب حضرت عزت و با جمال لایزال چه نسبت
نه که بے ادبی شوخی نه که بے شرمی مکابری استغفر اللہ ازین باز آید مکاری
و صد گونه استغفار کند و گوید این التراب و رب الارباب و این الماء
والطین من حدیث رب العالمین بهد کند هر تدبیرے که توانیم ازین خطره

باز ما نیم مسکین بیچاره دردمند بعهد و سوگند تو بطلب و عشق و محبت گرو ثانی
حال به نمازے و تلاوتے و با کسبے و کارے متعلق شد از آں طلب غافل و
خودبیں گشته بغتةً سو فجاةً نظر بر دل افتاد چه احساس کند هم او را می طلبد
همان را میجوید بر وفق حال او این بیت ورد او شود - بیت

دل را ز عشق چند ملامت کنم که هیچ
این بت پرست کهنه مسلمان نمی شود

فقیه طعنه میزند محدث پند میدهد مفسر توهم و خیال خویش دیگر سودائے
می پزد و این همه خصمان آں مسکین و بیچاره اند با این همه این شیفته آشفته و
این گرفتار زلف و خال یار بهمه تجاسر و توقع فریاد بر می آرد - رباعی

مجنون عشق را دیگر امروز حالت است ؛
کاسلام دین لیلیٰ دیگر ضلالت است
جز یاد دوست هر چه بری عمر ضایع است ؛
جز سر عشق هر چه بجوئی بطالت است

یعنی ؎ علمے که ره بحق نه نماید جهالت است

میگویند اگر با این همه درد دوستی در دوزخ برند لجّ لجّ وان یزید
عیوبا علی العیوب رقص کناں همان سو روم و دوزخ را چوں عروس نو کار
خیر کرده بهزار آرزو در بر گیرم - بیت

عشق و شراب ناب و خرابات و کافری
هر کس که یافت شد همه ز اندوه ها بری

و اگر به بهشت اور اکشند لِيَسْعىٰ نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ سابق و خائز او
باشد با این همه بند دوستی از پا گسلد دست آویزے بغیر دوست نمی بود ـ

اگر بے تو بود جنت بر کنگره نه نشینم

حکایت ثوبان و محبت او با رسول الله مشهور است و مذکور هاں ؛
هاں اکنوں تو در چه کاری مگر می خواهی شورستان را کشت زار سازی بامید
بار و بره هرگز برخوردار نخواهی شد یا می خواهی با نقش حمام بامید توالد و تناسل
عشق بازی هرگز بکعبهٔ وصال نرسی یا بر آب رواں معمامی نویسی بسیار معانی
و اسرار فهم تو خواهد شد شاهد بازی و پارسائی بهم نیامیزد - بیت

بگیر جامهٔ صوفی بیار جام شراب
که پارسائی و مستی بهم نیامیزد

اے دوست و اے برادر و اے یار اگر عشق نبودے سبزه نروییدے
و اگر عشق نبودے هیچ حیوانے بچه را نه پروریدے و اگر عشق نبودے فلک
نگردیدے و اگر عشق نبودے هیچ وجودے در جهاں خداوند تعالیٰ نیافریدے
حدیث قدسی است فاحببت ان اعرف شنیده باشی و اگر تو
با خود گمان بری هوسے است در دل و تمنائے باں منضم آنگه چه شود -

بیت

علم و عمل و زهد و تمنا و هوس ؛ این جمله رهست خواجه منزل پیداشت

پیراں نود ساله را بپرس هر شب هر روز زحمتے کردند و همه شب بقیام و
روز بصیام گذرانیدند و ازیں که بنشانی گفته ام تو چه میدانی وقتے در خطره
ایشاں گذشته باشد لاوالله ابواب بر و حسنات مستفیض و شایع است
هر که کند نیکمرد و نیکوکار باشد سلوک کار طالبان حق است تا براں طریق سلوک
نکنند نزول در منزل وصول میسر نیاید قوله تعالیٰ عز من قایل قُلْ اِنْ كُنْتُمْ
تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ محب آرزو بر باد که هم محبوب گردم و میسر نیست قبول هیچ طریق مگر که هم محبوب شود

حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وآله وسلم را فرمان رسید بگو هر که آرزوے آن دارد که محبوب
محبوب گردد یا مستعد بدولت وقبول شود اتباع من کن یعنی بدان راهے ن وصول
که من سلوک کرده ام وبمنزل مقصود مرا نزول شد هر که بدان راه سلوک
کند همانچه مقر ومستقر من است با من هم زانو وهم قدم گردد تو گوئی یا رسول الله
که برابر شود آرے که با او برابر شود ولیکن هم ازان مے که او دریاها آشامید
قطرهٔ بکام چکانند دیگر فضل متبوع وذل تابع وشرف سابق وخست مسبوق
مبرهن وتیقن است اکنون قد لکت الکلام روا باشد۔ غزل ؟ فذلك

درجهان شاهدے وما فارغ ؛ در قدح جرعهٔ وما هشیار
بعد ازین دست ما وداهن دوست ؛ پس ازین گوش ما وحلقهٔ یار
ره رها کردهٔ ازانی کم ؛ عزندانستهٔ ازانی خوار
دولت آن راهدان که داوندت ؛ پیش ازابناے جنس استظهار
تا ترا دولت است یاره ؛ درجهان جز خدلے دولت یار
چوں ترا ازتو پاک بستانند ؛ دولت آنح ولتست کار آن کار

والسلام۔ حدیث برادرم مولانا برهان الدین محمد ساوی ومولانا کمال الدین
ومولانا کبیر الدین وسید السادات اکرام داحسن وشیخ میران بده وخوند میرو
میر چنده ومولانا اشرف الدین وسادات کرام منتمنات بخدمت سید معین الملة ؟
والدین واصحاب ویاران ومولانا نظام الدین نهرکه گرد ملک معظم ویار
عزیز وملک قیام الدین ومولانا معظم اسحاق ومولانا منهاج ومولانا عماد
وسید السادات ومنبع السعادات سید مسعود لازال کاسمه مسعود وامیر فضیل و
ملک ابراهیم ظهیر ومحمد ظهیر واصحاب وعزیزان ازعورات ومرد که با ما نسبت
وپیوندے دارند ومولانا قوام الدین خواجگی وبرادر او ادعیه مستجابه لکل احد

بمطالعهٔ بمایلیق مطالعه فرمایند ومولانا سلیمان کوتوال ایرج دعا خوانند شب وروز
را بوقت خوش وبور وخوش ومنور دارد واگر خیر الدنیا والاخرة باشد
شرط کار عقل نیست زینهار نخواهم که خود را شیخ ومجاز واصل کنی ومن ترا کارے
فرموده ام چنانکه بحضور تو شخصے التماس پیوند خواهد کرد وهموں را وکیل کردم تا از
جهة من تلقین کند خود وبیشتر ازین قدرے قدمے نداند شنیده ام با مردمان می
نشینی وحکایت وکلمات می گوئی خود را ضایع مکن عمر عزیز ایستاده کردن ره
نمونی هست زینهار تا ازان غافل نباشی۔ بیت

دریاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صاحبدلی
باشد که نتوان یافتن دیگر چنین ایام را

الله الله۔ رباعی

نامرد مباد هیچ فردے ؛ بے درد مباد هیچ مردے
بے درد مباد هیچ وقتے ؛ بے وقت مباد هیچ دردے

مولانا اسحاق تجدید دعا خواند بسیار تشویش طرف ماست ازجهت تو
که ترا بے تربیت رها کرده ام ترا جز مجرد پیوندے نشده است اکنون دریده ام
ملک تاج الدین نیز خواهد گفت اگر بر ما برسی انچه توانم درباب تو تقصیر نخواهد رفت
والا فالامر بیدک والسلام

مکتوب شصت ودوم
بجانب اصحاب گجرات

تسلیمات ما یستحق به الاصحاب بمبالغه بلیغ تبلیغ یافت علی العموم معلوم
مفهوم هر یک باد که مبناے سلوک بر دو مقدمه است تخلیه وتجلیه تخلیه اعراض

دل باشد عما سوی اللہ و تزکیہ پاکی نفس باشد بمارضی بہ اللہ سخن چیزے موجز
بر طریقہ اشارت دل نمود آں موجزے چہ می نویسم عاقلاں خواہند دانست
بر مستفہماں وعوام مردم تعبیرے وتفسیرے خواہند کرد دوم مقدمہ تجلیہ عبارت از
اقبال الی اللہ باشد بتوجہ و دیگر نفس را بانواع عبادت مشغول دارد و سر این
ہر دو طلب و ارشاد پیر است ہر کرا اینکہ گفتیم بجمع آمد فایز بسعادات دارین شد
وظا فر درجات منزلین گشت ہر کہ رہ دین یافت و بقربات و مواصلات
رسید و از درکات نجات گرفت ہم بد انچہ اشارت رفت ہم بدال
رہنمونی کردم قدم بر قدم زد۔ رباعی

تا در نزنی بہرچہ داری آتش ÷ ہرگز نشود حقیقت عیش تو خوش
عیار تر از خاز باشد مفرش ÷ عیار نہ پاے درین راہ مکش

ہر کرا پرسند از مشائخ کہ بدولت قربت حق و محبت او بچہ رسیدی
ہمہ بیک زباں گویند و ہم بیک کلمہ باشند خلاف ہواے نفس کردیم
و شبہا بیاد او بہ بیداری گذرانیدم و روزہا بدوام صیام و تقلیل طعام بسر
بردیم و توجہ را ملازمت کردیم و فضل حق در آمد بہ برکت اقتداے پیروپس
روی او مرادات ما را انجذبہ وجود ما نہادند کلی این بود کہ نوشتیم جزئیات را
برین تطبیق بدہ ہر جا کہ ہواے است پس انداز و ہر جا کہ آرزوئے است
از پیش نظر خود بدر کن نظارہ شو کہ ازین مکاسب چہ مواہب ترا دست
دہد۔ بیت

نصیحت کرد بکتوساں اگر آزادہ بستاں
اگر گوئی کہ نستانم غلام تست بکتوساں

خدمت سید موسیٰ و سید میراں و ملک شہ و سید علاء الدین و مولانا نظام الدین

بدہ و دیگر اصحاب کہ اسامی ایشاں در نقد وقت یاد نیاید با جمعہم از ما سلام و
دعا خوانند و برین چند سطرے کہ نبشتم نظرے شافی کنند واللہ الموفق
للہدایت والرشاد باید کہ جملہ یاران قدیم و جدید متوجہ باشند تا بعد ظاہری
زیاں کار ایشاں نباشد۔ والسلام

مکتوب شصت وسیوم

بجانب قاضی برہان الدین

فرزند دینی حاکم شرع دعاے محمد حسینی مطالعہ کند نبشتۂ او رسید مضمون
معلوم شد والحمد للہ علی کل حال الا احوال معلوم باد ہیچ کارے و کسبے مانع
طلب حق نیست در ہر کارے کہ باشد باشد چوں این دو چیز یکے پاکی نفس
دوم توجہ تام یعنے دلے در یاد خدا ہر گاہ کہ این دو چیز دست داد سرمایۂ نعمت
ہمہ سعادتہا در دامن تو بر بستند ہموارہ در یاد خدا باشد دل را در یاد خدا دارد
ہماں سو توجہ دل باشد و نفس را پاک دارد سرمایۂ تصوف چناں تصوف
ہمبرین است اما کارہاے دنیاوی انتم اعلم بامور دنیاکم باید کہ در جملہ
کارہا پیروی پیر را مددے دارند و استمداد از پیر طلبند در ہیچ کارے
درماندگی نباشد و آنکہ از جہت کفش و جامہ تلقین ذکر التماس کردہ بود تلقین
ذکر بحضور تعلق دارد انشاء اللہ تعالیٰ وقتے کہ ترا دست دہد براے آمدن
بباید اگر نصیب باشد حی شود و تلقین کردہ آید و کفش ہم در تلقین ذکر دادہ
میشود و کذلک جامہ ملبوس انشاء اللہ ہمدراں وقت نصیب شود طاقیہ
براے آں عزیز ارسال شدہ تجدید وضو کند طاقیہ ہم بپوشد و دوگانہ نماز
گذارد و از خدا حاجت خواہد و دیگر از جہت پنج عورت التماس پیوند کردہ بود

برای هر یکے رومال ارسال شد قاضی برهان الدین بنیابت من این
عورات را بیعت کنند بدین طریق کوزهٔ پر آب درمیان نهد یک طرف
کوزه آن عورات با تمام اندام خود بپوشد سر انگشت کشاده دارد در یکطرف
کوزه نهد و در یکطرف کوزه سر انگشت شهادت بنه و بنیابت من زبان تو
نائب زبان من بنیابت من بگو عهد کردی با این ضعیف و با خواجهٔ این
ضعیف و با خواجهٔ خواجهٔ من و با مشائخ طبقات رضوان الله تعالیٰ علیهم
اجمعین چشم نگهداری زبان نگهداری بر جادهٔ شرع باشی همچنین قبول کردی
آن عورت گوید قبول کردم تو دستار پیچه پیش ایشان تکبیر بگو در سر او بنه و بگو برو
و دوگانه نماز بگذار و بعده چیزے خورده پیش تو بیار و آنکه آن را بهر درویشے
دهد بمن رسیده باشد و بگوید که پنج وقت نماز ناغه نکنید. مگر بعذر شرع و بعد از
نماز شام شش رکعت نماز بگذارد و بسه سلام بخواند در هر رکعتے بعد فاتحه اخلاص
سه بار بعد سلام سر بسجده نهد و بخواند کلمه تمجید سه بار یا پنج بار و یک دوگانه
دیگر برای حفظ ایمان بخواند در هر رکعتے بعد فاتحه اخلاص هفت بار و معوذتین
یکبار بعد سلام سر بسجده نهد سه بار یا حی یا قیوم ثبتنی علی الایمان گوید و بعد
نماز خفتن یک دوگانه گذارد و بخواند در هر رکعت بعد فاتحه اخلاص دو بار
و بعد سلام یَا وَهَّاب هفتاد بار بخواند در هر ماهے سه روز روزه دارد سیزدهم
چهاردهم پانزدهم ایام بیض این قدر ناغه نکند و در رضاے شوهر باشد و جهان
خالی از شادی و غم نیست در غمی باید چنانچه رسم عورات است نوحه کردن
گله کندیدن بدن جهیدن بعد ازین این چنین نباشد هر که این چنین کند از دائره پیوند بیرون
آمده باشد. کاتب حروف خادم درویشان سراج شهریار محمد متبنی سلام
دعا تعریض کرده بود انشاء الله یکبار چیزے جامهٔ ملبوس حضرت مخدوم جهانیان

جهد کرده فرستاده آید وقتے که نفرے دیگر مخصوص بیاید بار وش واما تلقین
بغیر حضور ممکن نیست تا معلوم گردد انشاء الله دست دهد والسّلام.

مکتوب شصت و چهارم

بجانب مولانا سلیمان

فرزند دینی مولانا سلیمان دعاے محمد حسینی مطالعه کند و محقق داند انچه
بر آن عزیز نبشتن مطلوب بود آن جمله در فرمایش مولانا اسحق مکتوب شده است
و دوم باز نبشتن حاجت نباشد و آن چه تو واقعه نبشته بودی نیکو است
امید وار بشارتے است اما دل بر آن بستن باز ماندن از مقصود باشد
مطلوب ما عزتے دارد که به هر زه در کتابت نتوان آورد آه تا بنده
با خداے یکے نگردد چنانچه جز خداے را نه بیند و نداند و نشناسد نتواند گفت
چیزے و بجاے رسید و این کارے بس عزیز و اعز الاشیا است ترا امیدواری
شده است. والسلام.

مکتوب شصت و پنجم

بجانب امیر چنده

فرزندم امیر چنده دعاے محمد حسینی مطالعه کند. چه است که مرد چینده
کارهاے گزیده نکند این چنین زود نباشد امید وارم که تو آن کنی که چشم و
دل دوستان شاد گردد کارے که خوند میر کند تو چرا همان نکنی با تو نیز استعداد
آن مرکب است. والده خوند میر دعا خواند بیشتر احوال در عبادت و طاعت
گذارند عورتے که کار مردان کند او مردے است بصورت عورت

واگر مردے کار عورتاں می کند یعنے ہوا پرست باشد او رعورتے است بر صورت مرد بلکہ بدتر ازاں۔ حدیث۔ خواجہ امیر چندہ دعاے محمد حسینی مطالعہ کند ازاں برادر عزیز متوقع کہ ہماں در عبادت گذراند بہ اقارب وعشایر زندگانی کہ باید ہماں کند مارا و شمارا ازین جہاں جز عمل نیک بردن چیزے دیگر صورت ندارد۔ والسلام

مکتوب شصت و ششم

حضرت قطب الاقطاب فرد الاحباب سید محمد حسینی گیسو دراز نور اللہ مرقدہ بجانب مسعود بک رح

میگوید ضعیف محمد حسینی وفقہ اللہ تعالیٰ علی طریق الصواب کہ انبیا علیہم السلام نخست از خداوند تعالیٰ تقدس مقام ولایت کہ عبارت از قرب حق و معرفت خداے و اطلاع بر حقایق است باقصی الغایات کہ ورآے آن ولایت درجتے و مکانتے نباشد یافتند۔ پس آں ہر کرا از میاں این اولیا حق تعالیٰ بعنایت بےغایت براے نبوت و دعوت خلق را برگزید۔ وہم ازین جا گفتہ اند کہ انتہاے مقام ولایت ابتداے مقام نبوت است پس ہیچ نبی نباشد کہ اول بدرجہ ولایت باقصی الغایات نہ رسیدہ بود پس آں درجہ دولت نبوت یابد و بعضے صوفیاں متالہہ کہ ایشاں اولیاے امت محمد را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر انبیاے سابق فضل نہند بدو وہم یکے آں کہ گویند اصل ولایت قربت است و معرفت و اطلاع بر حقایق است نبوت کار یست بر خلق خدا بندہ را میفرستد ازین جا معلوم نمی شود کہ تفضیل ولی بر نبی کردہ اند کہ این رکنے است ہنلاے نبوت بر آں رکن است

چناں کہ گفتیم آں اصل کاریست۔ در میاں این مردماں این وہم رفت کہ مگر تفضیل ولی بر نبی می کنند و دوم وہم میاں متعلماں علی العموم است۔ ہر کہ بود و نہ نام خواندہ باشد رُبَّ شَیٔ یثبت ضمناً ولایثبت قصداً بسا چیزے بود کہ بضمن ثابت شود باصالت ثابت نشود چنانکہ گویند صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر آل صلی اللہ گفتن نتواں اما بضمن روا باشد اگر این معنی فہم کردی اکنوں بداں کہ صوفیاں متالہہ میگویند بعضے از امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از دولت اتباع محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آں دولت یابند کہ شاید انبیاے من قبل را نبودہ باشد چنانکہ مہتر موسیٰ علیہ السلام گوید اللہم اجعلنی من امۃ محمدؐ و بداں کہ دراں شب کہ عزیز بر من آمد و از ولایت و نبوت سخن گفتہ ام و میگویم و ہر کہ این سخن خواہد پرسید ہمیں خواہم گفت این را دستگیر ہر کرا خواہی بگمار اگر مردماں گویند کہ ولایت بر نبوت فضل میدہد بگویم سخن این است ہذا مذہبی و معتقدی و علیہ الٰہی وجدی والسلام

مکتوب مسعود بک رح

جواب نامہ رقعہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ حضرت محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ

الحمد للہ الذی رفع درجۃ النبوۃ علی الولایۃ باقصی الغایات والصلوۃ علی نبیہ محمد افضل الانبیاء بالختم والنہایات وعلی آلہ من الاولیاء الذین حققہم بتشرف المتابعۃ والہدایات اما رقعہ آں عزیز رسید مضمون مفہوم کشف فرمودند کہ ولایت عبارت است از قرب حق و معرفت خداے۔ و اطلاع بر حقایق باقصی الغایات انبیا دارند درین شکے نیست پس گفتہ اند

بعد آن حق تعالی ایشان را دولت نبوت روزی گرداند و هم ازین جا
مشایخ گفته اند نهایت درجه ولایت بدایت درجه نبوت است
این معنی دلالت می کند آن مراتب که در نهایت ولایت حاصل است
بدایت در نبوت باشد اما نهایت نبوت در ادراک یکی از اولیا نیاید
که آن را غایتی نیست چنانکه در تعرف از خواجه بایزید مرویست اول
احوال الانبیاء آخر نهایات الاولیاء و لیس لنهایات الانبیاء علیهم السلام
غایت مدارک پس نبوت مجرد تبلیغ شرایع نباشد که نبوت بمعرفت و استعلا
است یعنی پایهٔ قدر آن مقام ولایتی که داشت رفیع شد در مرتبه رسید که هیچ
یکی را یعنی انبیا با اولیا در آن گذر نبود و آن انبای حق است و نفس نبی نبتائید
وحی این بیان غایت قربت و اطلاع بر حقایق است که نبی منبیم مشتباه
عن الله تعالی است و این اثبات بر حقایق بود که اصل نبوت است و لهم
منبی للخلق و این اثبات دعوت و تبلیغ شرائع باشد که فرع آنست پس بهت قرب
و معرفت باقصی الغایات در مقام نبوت باشد و هر شخصی را که آن مرتبه
باصالت داوند پس اگر آن مرتبه را که عبارت از قربت است چو تائید
ندارد و درو بعد را کنج بود زیرا که قربتی که تائید نبوت ندارد و درو بعد را کنج
بود همچنان معرفت و اطلاع بر حقایق بی تائید نبوت تحقق نگردد و آنکه انبیا
علیهم السلام واجب العصمت اند بتائید نبوت و آنکه ایشان را پیش از آن که
مبعوث نبوت شوند از گناه معصوم میدارند اثبات آن معنی نیز بعد ثبوت
نبوت است پس آن عصمت را اثر نبوت باشد که اصل نبوت نوریست
از عالم الهی بر ارواح تافته و ایشان را منور گردانید و عصمت ایشان هم بدان
نوراست که اول ما خلق الله نوری و کنایت از آن مقام است در

حجة الاسلام این جز را بیان نور نبوت داشته است و این قول در کنوز الجواهر است
چون قالب معنوی می گردد و عقل کامل میشود آن نور بر ایشان تجلی میکند و ایشان
آن را بتائید وحی در می یابند و روا باشد که پیش از نزول وحی و بلاغت دریابند
چنانکه در باب مهتر یحیی علیه السلام گفت یَا یَحْیَی خُذِ الْکِتَابَ بِقُوَّةٍ وَآتَیْنَاهُ
الْحُکْمَ صَبِیًّا و مراد از ان حکم نبوت است و در باب عیسی علیه السلام نیز فرموده
در ولایت او طعن کردند صدیقه رضی الله عنها اشارت بمهتر عیسی کرد ایشان گفتند
کودک چگونه در گهواره سخن گوید عیسی علیه السلام گفت اِنِّی عَبْدُ اللّٰهِ آتَانِیَ
الْکِتَابَ وَجَعَلَنِی نَبِیًّا وَجَعَلَنِی مُبَارَکًا از ان جا علوم شود که نبوت انبیا
به وحی است همه وقت دارند اما دعوت ایشان موقوف است باذن الله تعالی
هر وقت که او باشد بکنند چنانکه در باب مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم و داعیا
باذن الله مصطفی گفت کنت نبیا و آدم بین الماء والطین این جز است
از مقام نبوت در عالم روحیت پس بر حکم این حدیث روشن گردد که اصل
نبوت معامله ایست با حق در غایت قربت و دعوت و تبلیغ شرایع فرع
چون آن است این معنی ثابت شد بهمه حال نبوت از ولایت چه در نفس نبی و چه در نفس
غیر نبی افضل باشد هم بر قول آن عزیز و انبیای پیشین آنانکه مبعوث نبوت
شدند باتفاق مشایخ و علما ولی بوده اند پیش که از درجه ولایت بمرتبه رسیده اند
و آن از دو حال بیرون نیست یا بر سبیل ترقی یا بر سبیل انحطاط و در حق انبیا انحطاط
جایز نیست ماند ترقی و آن خود اثبات تفضیل نبوت بود بر ولایت هم در
نفس ایشان اگر ولایت را بر نبوت فضل دهند انحطاط بر انبیا لاحق شود و
آن کفر است نعوذ بالله منها و این معنی کودکی که شناسای حرف شده باشد
هم تواند کرد دلیل دیگر آنکه انبیا پیش از آن که مبعوث نبوت شوند بعصمت

ایشان از ذنب صغیره و بسنز و یک بعض از کبیره هم هست روا باشد از ایشان
بزاید و بعد وصول بدرجه نبوت از صغیره و کبیره معصوم اند عصمت ایشان بیان قربت
است که با وجود اتیان ذنب کمال تحمل قربت باشد پس این معنی ولایت
میکند بر قربتے که او را در مقام نبوت حاصل باشد در مقام ولایت نبوده باشد
و این فضل نبوت باشد بر ولایت هم در نفس او و حق تعالی در اصل خلقت بعض
بر بعضے فضل نهاده است و هر یکے درجه عالی تر نیست قوله تعالی لَقَدْ مَنَّ اللهُ عَلَی الْمُؤْمِنِینَ
إِذْ بَعَثَ فِیهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ یَتْلُوا عَلَیْهِمْ آیَاتِهِ وَیُزَکِّیهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ
وَالْحِکْمَةَ و این آیت بیان فضل انبیا است بر اولیا ایات الله
نبوت ایشان و مشهود انبیا بواسطه حق تزکیه نفس ایشان از حق و تعلیم
با اولیا از ایشان و تعلیم انبیا از حق مراد از کتاب تبلیغ شرایع است و از
حکمت اطلاع بر حقایق و نبوت آنرا جامع است که نهایات مقامات است
چون ثابت کردیم مقامے که مفضول دارد در فضائل هست اما مفضول بمقام
فاضل نرسد در انبیا و صفت آمد ولایت و نبوت که او بدان تخصیص
یافته است روا باشد که همه انبیا را ولی توان گفت چنانکه همه انسان را
حیوان توان گفت اما هیچ یکے از حیوانان را انسان نتوان گفت پس اگر
ولایت در نفس نبی از نبوت افضل گوید چنان باشد که حیوانیت در نفس
انسان از انسانیت افضل گفته باشد و این اقرار بود بحیوانیت و اعرض
عن الجاهلین و آن که آن عزیز گفت صوفیان متالهه که ایشان بعض اولیاے
امت محمد را صلی الله علیه و آله و سلم را فضل نهند بر انبیا بدو وهم یکے آنکه اصل
ولایت قربت و معرفت و اطلاع بر حقایق است نبوت کاریست بر
خلق خداے بنده را میفرستد این قول همین مقدمه آن عزیز است که

بالا ذکر رفت پس گفت ازین جا معلوم نشود که تفضیل ولی بر نبی کرده اند عجب
ازین سخن وگرچه معلوم شود یعنے بتاویل که کرده اند درست چنانکه بران سخن دلیل
امامت کردند آن رکنے است که بناے نبوت بر آن رکنے است معنی
ولایت چنان که گفتیم که آن اصل کار است پس ازین معنی اثبات دلیل آن
متالهه بود و تفضیل ولایت بر نبوت ازینجا معلوم شود که اعتقاد آن عزیز آن
قول است و این بجه ثابت شود که ولایت اصل کار نیست پس نبوت
رکنے است زاده بود چنانکه اقرار نیست تصدیق که آن بضرورت می خیزد
و این خود هیچ نسبتے نگوید که نبوت از هر دو سببے معلوم نوم و بعد موت و در آخرت
او نبی باشد که آنجا تبلیغ شرایع موجود نیست و این خلاف مذهب سنت و
جماعت است بلکه او در نوم و یقظه و موت و حیات و بدنیا و آخرت نبی است
و آن که آن عزیز گفت که در میان مردمان این وهم رفته مگر تفضیل میکنند
ازین بیان که از جهت متالهه گفته اند هر که بشنود او را یقین گردد که بدان وهم
تفضیل ولایت بر نبوت می کنند و آن عزیز بتاویل ثابت میدارد راست
کر این اعتقاد سواے وهم بیش نیست که ایشان را در غلط انگند چه ازین سخن معلوم
شود که ایشان نبوت را کارے زاده میدارند موجب بعد که حق تعالی بخلق
مشغول می کند بل چنانستے که می گویند ولی را که آن بعد نیست افضل باشد از انکه
آن بعد دارد یعنی نبی الا از جهت ولایت هر دو را امستاوی گفته اند بس وهم
تفضیل جز این نبود و این به اتفاق مشایخ و علما کفر است بل دعوت انبیا
ثبت قربت است و اینجا نگفته است که تکلم بحق در مقام قربت اعلی تر
از آن است که تکلم با حق کما حکی النبی صلی الله علیه و سلم عن الله
تعالی ما زال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احبه فاذا احببته

كنت له سمعاً و بصراً و يداً و لساناً فبي يسمع و بي يبصر و بي يبطش و
بي ينطق و این بیان دعوت بود در عین قربت پس با حق گفتن لي مع الله وقت
چه اینجا شور اثنینیت باقی است و آن جا در باقی آن جا مقبول قول حق است
و او بصفت حق قایم و این جا مقبول قول اوست و او بصفت خود قایم پس
بحق گفتن و با حق گفتن افضل بود که بیان قربت بدان گردد و این دعوات الی الله
بالله که خاصه انبیا است اولیا را بمتابعت ایشان این جا قوی هست چنان که
حق تعالی از مقام دعوت مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم خبر میدهد وَمَا يَنطِقُ
عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ و جاے دیگر گفت وَمَا رَمَيْتَ إِذْ
رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ تا بداند که قول و فعل انبیا بحق است با خلق و این
اعلی مقام است از مقامات قربت و اطلاع بر حقایق باشد اگر در حالت تبلیغ
نفی قربت از ایشان بر انبیا لاحق شود و این باجماع کفر است چنان که آن وهمیه
بروش معکوس قرب را عین بعد میدانند و ایشان در دعوی خود نیز کاذب اند چه زیرا که
روش وهم بود قربت و اطلاع بر حقایق او نیز وهمی و تصوری باشد و وهم خود هیچ
چیزے اثبات نکند و این از آن قبیل باشد وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا و ان لا
يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا. عزیزے گوید. بیت

خواجه پندارد که دارد حاصلے ٭ حاصل خواجه بجز پندار نیست

پس آن عزیز که ایشان را صوفیه مشابهه گفت و اگر وهمیه گفته بودے بهتر که
٭ الدرا تمیز صفات نبود پس فضل خود از دیگرے چون کند تمیز فاضل و مفضول از
عالم عقل بود و آنکس که دلیل بتوهم و وهم اقامت کردند رُبَّ شیٔ یثبت
ضمناً ولا یثبت قصداً و آن را نیز نظیرے آوردند صلی الله مرآل مصطفی
را قصداً نگویند اما ضمناً صلی الله علی محمد و علی آله توان گفت ازین تقاضا کنند

اولیاے محمد صلی الله علیه و آله وسلم را انبیاے من قبل قصداً افضل نه نهند اما ضمناً
توان گفت یعنی نتوان گفت که اولیاے امت محمد صلی الله علیه و آله وسلم
افضل اند از انبیا و این توان گفت که محمد و اولیاے امت او افضل اند از انبیا
و این عقاید نیز خلاف مذهب سنت و جماعت است بل مخالف نص و
خبر و اجماع کما قال الله تعالی فی تفضیل الانبیاء علی سائر الناس وَكُلًّا
فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ و هر که هست از اولیا در عالمین داخل بود و رسول الله
صلی الله علیه و آله وسلم نیز در اثبات این معنی گوید والله ما طلعت
الشمس ولا غربت علی احد بعد النبیین والمرسلین افضل من ابی بکر و در خبر دیگر
هذان سیدا کهول اهل الجنة من الاولین والآخرین النبیین   بعد النبیین
والمرسلین و نقل این هر دو چیز از تعرف است پس هیچ ولی به تفضیل و درجه
ابی بکر رض و بعد ابی بکر رض بدرجه عمر رض نرسد از انبیا چون فاضل تواند بود که
انبیا بحکم نص و خبر نیز از ابی بکر رض افضل اند در غایت فضل و بدین قول کل مشائخ
صوفیه و علما را اجماع است و این نیز در تعرف مذکور است و اجمعوا علی
ان الانبیاء علیهم السلام افضل و لیس یوازی الانبیاء لا صدیق
ولا ولی ولا غیرهم وان جل قدره و عظمته پس هر که از ان جمع نبود
باجماع از اولیا نباشد اگر ولی هم گویند از وهم بود که وهم محل شیطانست
قوله تعالی أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ
الوهم وادخلنی بنور الفهم پس آنکه بوهم اولیاے امت محمد را از جهت
متابعت او درجه تصور کند که در انبیاے من قبل نباشد درست بود در مرتبه
که متابعت رسید آن مقام او نباشد پس فضل بر انبیا علیهم السلام محمد را که
متبوع است و اولیا را که تابع اند هیچ وجه تفضیل نباشد اما از جهت شرف

متابعت محمد صلی الله علیه وآله وسلم او افضل بود بر امم انبیاے دیگر چنانکه در کلام مجید است کُنتُم خَیرَ اُمَّةٍ اُخرِجَت لِلنّاس ونظیر این باشد که آئینه مقتبس از نور هلالیت وادوار دیگر قمر است اما هیچ نوع آئینه افضل از قمر نباشد اگر بدر بتجلی نور قمریت از هلال واز کل ادوار دیگر افضل بود این را نیز نفس شاهد است تِلکَ الرُّسُلُ فَضَّلنَا بَعضَهُم عَلٰی بَعضٍ اما از روے آں که همه انبیا از یک نور اند که آن نبوت است فرق از میان ایشان نفی گرد و لَا نُفَرِّقُ بَینَ اَحَدٍ مِن رُّسُلِهٖ چنانکه بدر و هلال و همه ادوار دیگر قمر یک نور اند هیچ نظیر در اثبات فضل انبیا بیکدیگر و نفی فرق بینهم و افضل امت محمد صلی الله علیه واله وسلم از امم ماضیه بهتر ازین نباشد و آن که براے ثبوت دلیل ایشان قول مهتر موسی علیه السلام نظیر آرند که گفت اللّٰهمّ اجعلنی من امة محمد ازین فضل اولیاے امت محمد صلی الله علیه وسلم بر وے ثابت نشود بل این سخن غایت خلق بود از و چنانکه رسول صلعم در حق او گفت لا تفضلونی علی اخی موسی وجاے دیگر در حق یونس گفت لا تفضلونی علی یونس ازین معنی که محمد فاضل از موسی و یونس نباشد فالحال اصل نبوت غایت رفعت است عند الله که بدان مقام هیچ یکے از اولیا نرسد اما مقامے که پیش از نبوت داشت روا بود که ولی را بحکم متابعت دران گذر بود و آن حفظ ولایت است چنانکه ایشان را نیز پیش ازاں که مبعوث شوند باتفاق از کفر عصمت است واین اول مقامے است از مقامات نبوت که آن را ولایت خاص گویند اگرچه حفظ ولایت اولیا با شهادت او موقوف است اما عصمت انبیا از حق است بیواسطه پس نهایت ولایت ایشان اول پایهٔ نبوت باشد. هم ازان مشائخ گفته اند که یکقدم صدیق بهتر است از کل مقامات اولیا

چنانکه درین معنی قول بایزید است که در صدر صحیفه ذکر رفته است یعنی مقامے که اول احوال انبیا بود و آخر نهایت اولیا باشد این طائفه در امعراج نیز هم گویند که دران ذکر کرده است سر من از کل مقامات که متعارف میان اولیاست در گذشت چون در نهایت نظر کردم سر خود زیر پاے یکے از انبیا دیدم علیهم السلام و کسے از تبع تابعین آن دم نه زده است که مقول بدین صورت است پس صوفیه متالهه ازو برتر بود که گوید اولیاے امت محمد را صلی الله علیه وآله وسلم آن مقام بمتابعت شود که انبیاے من قبل را بوده باشد ازین جا معلوم شود که سخن بد مذهبان بر اولیا می بندند شیخ محمد کالاباذی در شرح تعرف ذکر کرده است یعنی ملاحده که نتوانستند الحال خویش پیدا کردن خود را برین طائفه بستند باز درین چیز ها که ایشان را بدین خواستند نمودن یکے از سخنان ایشان اینست که مقام ولایت افضل است از مقام نبوت پس بحکم اجماع این قول ملاحده است درین تاویل گفتن و آن را قبول کردن بد مذهبی باشد واین همه متعلمان را روشن است مسئله که از کسے استفسار کند یا لا ادری گوید یا یجوز و لا یجوز و لا ادری درین رقعه که فضل ولایت بر نبوت میگویند مذکور نماند یجوز اما مع التاویل و آن خود باطل است اے عزیز دلیل کتاب از حق الیقین است و دلیل آن وهمه تصوری و وهمی که غایت وهمی در تصوری کشد و آن خلاف یقین است باطل بود که یقین منزل وهم است نه منزل یقین هر که اورا یکے از نود و نه نام باری تعالی بتحقیق شود این چنین وهم در حق انبیا نبرد واین که گفت هذا مذهبی و معتقدی و علیه الی وجدی اگر این اشارت عاید بسوے آن وهم است نعوذ بالله من اعتقاد السوء بحث و مدعا کلمات فصوص الحکم بود که مبناے عقاید او بر قواعد حکما است

که از اصل نبوت منکر اند و آنکه فضل ولایت بر نبوت می نهند تلبیس ایشان
است و در هیچ کتاب از کتب مشایخ سلف نیست بل این قول را بالحاد
ذکر کرده اند و بعضے نصوص دین افتاده بروے بازار بل در هر میخانه پیش هر فاحشه
و امرد سجده میکنند و میگویند این تجلی حق است و تصور کرده اند که در معاصی
تعذیب نخواهد بود و کفره و موبده در جهنم نباشد بل کفر و ایمان یکے است
پس عذاب جهنم کرا بود و خلد نعیم کرا اگر همه اشخاص خدا است این را عشق و
ولوله نام کرده اند مسئول این درویش اهم این بود آں را ذکر نه کرده اند۔
همیں وهم صوفیه متالهه بیان فرموده اند بارے در هیچ کتابے از کتب مشایخ
و خلف صوفیه متالهه کسے ذکر نکرده است مگر امردان را صوفیه این وقت
خواهد که خود را از آه بے سوز و نعرهٔ بے درد و گریهٔ بے اشک بستم می نمایند و
بعض عوام را از دست می برند که ناله از باب نه عقل است و استعمال آن
برائے تکلف است و اهل تصوف بری عن التکلیف کما قال النبی صلی الله تعالی
انا و اتقیاء امتی بری عن التکلف اے برادر آں که ابجد شرح خوانده
بود در موضع وهم ذکر اب و جد نکند که در وهم غلبه خطا است و احتمال صواب
اگر صواب است خود اعتقاد آں عزیز پسندیده بود اگر خطا است چناں که
ثابت کردیم خود این ظن سوء که باز گردد مردم بفهم صواب از وهم خطا
باز آید اما اموات گردند باز گشت ایشاں لا یمکن پس همه حال دریں معنی ذکر
اب و جد لغو بود این قول بجائے کشد که بعضے روافض علی کرم الله وجهه را
بوهم از رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فضل نهند که مظهر ولایت بود
و این مطلع نبوت و ولایت مردود دان فضل است از نبوت چناں که ناصر
خسرو گوید مصرع

در قبلهٔ محمدؐ مقصود علی بود

و بعضے از ایشاں هم بدیں وهم علی را از ابی بکر افضل گویند که ولایت
خاص از نبی بدو رسیده است و بعضے گویند ایشاں از غایت ریاضت
بحد اتحاد می یابند آں قربت را ولایت گیرند نبوت کاریست زایده
پس ولی حقیقت بصفت حق قایم بود و نبی بصفت خود و بعضے از ایشاں
بدین وهم علی را خدا گویند و موت از دی نفی کنند یعنی الولی اسم الله است
و در مذهب سنت و جماعت اوهام باطل است و ایشاں همه از دین
بیدین بے حاصل که هر گز حادث بصفت قدیم موصوف نگردد و چنانکه قدیم
بصفت حادث و میان وجود واجب و ممکن اتحاد ممتنع است و لبطلان
ایشاں در سبق اثبات کردیم و آں را نفس و خبر و دلیل آورده است۔ والله
اعلم بالصواب و السّلام۔

دوازدہ مکتوب مخدوم زادگان قدس اللہ ارواحہم

مکتوب اوّل

(مخدوم زادہ بزرگ)

بجانب شیخ علاء الدین کالپوی

بیت

اے پیک نامہ بر کہ تو حرفے بری بدوست
اے کاشکے بجاے تو من بودمے رسول

یار عزیز دوست بے نظیر محب محقق مولانا علاء الدین کالپوی ضوعف قدرہ وزید بقاءہ ودولتہ دام عزہ وتمکینہ سلام وافر ودعاے متکاثر محمد محمد حسینی مطالعہ کند احوال بخیر است اعزہ بصحت اند والحمد للہ علی ذلک

بیت

آنہا کہ خواندہ ام ہمہ از یاد ما برفت
الا حدیث دوست کہ تکرار میکنم

گر بپرسی از محمد چونی چگونہ ٭ ہیچوں چگوں چہ گوید چو نہ چگونہ ام

بسیار بیندیشیدم کہ چیزے بنویسم اما چیزے دست یا دنیا مد باقی مکتوب از صحیفۂ دل خود خوانند قرار ہر جا کہ نصیب باشد جز بعد مرگ دیگر نمی بینم اما مند

چندروزے نمی دانم شب کجا خواہم ماند چہ نویسم۔ والسّلام

مکتوب دوم

ازاں مخدوم زادۂ بزرگ

بجانب شیخ علاء الدین کالپوی

برادر عزیز شفیق مولانا علاء الملۃ والدین سلام ودعاے محمد محمد حسینی مطالعہ کند احوال بخیر است اعزہ بصحت اند الحمد للہ علی ذلک مقصود کلی مطلوب اصلی لطف و مرحمت پیر است خمیر مایۂ سعادت ہمیں است فقط و آں بکمال و تمام حق تعالیٰ بغیر طلب و سبب براے آں برادر مہیا کردہ۔ حکایتے میگویم ازاں مقصود مکتوب معلوم شود۔ راے قنوج آب حوض کینتھیل کہ موازنہ دو بیست کردہ باشد میجوز دے۔ عاشقے بود در کینتھیل و معشوقہ در قنوج۔ برابر شتر از آنکش کہ روزہ در رہ می برد و آں عاشق پیغام میگفت ؎

قصۂ عشق را نہایت نیست

دنبال گرفتہ می آمد تا بحصار قنوج رسید درون شد تقدیر اللہ از بیست مقصود قرب و بعد شست ہمیں اعتبار کردہ اند۔ ملک اسمٰعیل یحییٰ این جا رسیدہ کیفیت آمدن آں برادر و نیت آمدن گفت دل نیک خوش شد حق تعالیٰ عنقریب ملاقات آں برادر میسر گرداند بمنہ و کرمہ طاقیہ مخدوم مرحمت ارسال افتاد بشرا یطے کہ معلوم شدہ است بپوشند۔

والسّلام

مکتوب سوم

ازان مخدوم زادهٔ بزرگ هم

بجانب شیخ علاء الدین

یار مخلص محب مختص مولانا امامنا علاء الدین لازال کاسمه علاً فی الدارین
دعاے متکاثر و ثناے متوافر محمد محمد حسینی مطالعه کند احوال بخیر است اعزه
بصحت اند والحمد لله علی ذالک غرض صحیفه درین معنی آنکه مولانا بدر الدین
آرندهٔ صحیفه بست و پنج سال باشد که شرف پیوند حضرت بندگی مخدوم دارد
بیشترے اوقات ملازم درگاه می باشد چنانکه بارها هم شما در خانقاه دیده باشید
درین وقتها که شور شده مولانا مذکور در جهان پناه ماند شیخ زاده فخر الدین نبسهٔ
سید جلال بخاری که در ظلم و بیدادی نامور شده و از جمله ظلمه قدم پیشتر کرده
و همه را علیه الرحمه گویاینده چنیں شهرت شد که شیطان چندیکے اوباش
مسکین مولانا را بنا حق گرفته چندان لت و شدت کردند پوست اندام او
بر آمد مسلمانے درمیان در آمد دویست تنکه داد مولانا را با زن و بچه بر ما
آورد آں شخص دویست تنکه میطلبد و حالت شهر و ملوک این مقام هم شما را
معلوم است اگرچه چنیں است تدبیر مبلغ مذکور نشد مخصوص هم بجهت آں حال
که آں مسکیں از جهت مولانا داؤد آں مرد از زن و بچه گروگاں گرفته
بجانب شما فرستاده شد بد انچه توانند در کار آں مولانا سعی جمیل نمایند
از توزیع و از تقسیم و از خزانه چنانکه دست دهد تقصیر ننمایند بر ملک کوتوال
و بر ملک نائب کوتوال و بر ملک نصیر سالار و فرید خاں بدروازه کافرد
مسلم از هر که بدانند که غرض حاصل خواهد شد کیفیت این مسکین باز نمایند

که زن و فرزند این مسکین در بند افتاده اند رها کنانند اگر مزید می توانید هرچه درباب
آں مسکین از عنایت و رعایت رود خاصه منت آں بر ما باشد خداوند تعالیٰ
جزاے وافر فی الدارین روزی کند مطلوب تو بدامن مراد تو رساند بر مولانا
علاء الدین ما را اعتماد تمام است زیادت نبشتن مصلحت نیست دراں کوشند
که وجه بیباقی شود تا ما شرمنده نشویم و آں مرد بے غرض باز گردد که جز مردن
دیگر حیله نباشد و بعد از بذل مجهود هرچه باشد مطلوب همانست والسلام

مکتوب چهارم

هم ازاں مخدوم زاده بزرگ

بجانب شیخ علاء الدین

برادر عزیز یار شفیق دوست مخلص محب مختص مولانا علاء الدین لازال
کاسمه علاء عالیا متعلیا علی العالمین دعاے وافر و ثناے متکاثر محمد محمد حسینی
مطالعه کند احوال بخیر است اعزه بصحت اند حی باید دانست که ایام رضاع
است و ایام فطام جدائی۔ ارام در وقتے مهلک بود و در وقتے زیاں کار
نباشد اگرچه از کمال باز دارد این معنی بمشاهده معلوم است چنانکه باشند
وفیه اشارة وقیل نظر الشیخ نفاح یتربی به المرید الرضیع و انا اقول
یتربی به المرید العظیم قال الله تعالی ان الی ربک المنتهی ولا نهایت
رب العلی الاعلی فلا نهایت للسیر والسری فکل سالک و للرب
واصل وکل واصل طالب مرید شمس امس طلعت الیوم
علی الشخص فهو فی غلط من الحس انه الظل امر العکس فیتوهم اجود
الغد بعد الغد فی النفس کلا بل هو الله الواحد القهار وما

سواه مرمس فی رمسه وطمس فی طمس المقصود انه یغیر الصحبة ودوامنا
لا یحصل مقصود ما ولا هوس شنیده شد رعایت مولانا بواجبی کردند جزاے
آن مزید دارین متوقع است او را این سرور وانه دارند فرزندان او نیک
متعلق از والسلام۔

مکتوب پنجم

ازاں مخدوم زاده بزرگ

هم بجانب شیخ علاء الدین

برادر عزیز یار شفیق مولانا معظم علاء الملة والدین سلام ودعاے
محمد محمد حسینی مطالعه فرمایند احوال بخیر است اعزه بصحت اند والحمد لله
علی ذلک مدت سال نزدیک که ازاں برادر عزیز جدا شدیم هیچ از حال
او معلوم نیست سبب آن خاطر نیک متعلق می باشد وما التی والتیا از قصبه ساوه
در بروده رسیدیم مقطع بروده ملک آدم سلیمان وخیلخانه او همه وخلق قصبه
جمله کمر بندگی محکم بستند وما درمانده بودیم وکوفته راه بودیم سبب آن هم آنجا
قرار گرفتیم مدت چهار ماه است درین قصبه هستیم اما امروز باز حوادث از
جوانب عالم سر باز زده سبب آن نیک متعلق بوده می آید چون روزے
چند بگذرد جانب پٹن وگجرات رفته شود وما هر جا که هستیم وخواهیم بود مارا
از هیچ جنس یکے نیست اما عجب این است که آن عزیز هیچ عرضداشت
نه نبشته می باید که اوقات را معمورے دارید وبلکه با ما باشید وما را از خود دور
نداند فرصت نه بود که بیشتر چیزے نبشته شود ووقت اجازت نکرد حق املا نفرمود
مارا معذور میباید داشت. ملک رکن الدین وملک شرف الدین وسادات

جمله ویاران کل از ما سلام ودعا خوانند خدمت برادرم سید یوسف دعا رسانید
ودر ذکر محامد شما می باشد مولانا شیخو نیز سلام ودعا رسانیده است ورخانه نبود
والا مکتوبے علیحده نبشتے والسلام۔ وخدمت برادرم سید ابن رسول وسید
بضع رسول وسید پسر رسول وسید سالار ویاراں همه دعا رسیده اند والسلام

مکتوب ششم

ازان مخدوم زاده بزرگ

بجانب شیخ علاء الدین

برادر عزیز یار شفیق دوست مخلص یار محقق مولانا علاء الدین کالپوی
دام ورعه وزید تقواه به سلام ودعاے محمد محمد حسینی مطالعه فرماید احوال
بخیر است اعزه بصحت اند والحمد لله علی ذلک صحابه بحضرت رسالت
پناه صلی الله علیه وآله وسلم نالیدند نافقنا یا رسول الله فسالهم رسول الله
عن ذلك فقالوا السنا كما نحن بين يديك اذا كنا غائبين عنك
فقال علیه السلام لو کنتم عندی ابدا لصافحتکم الملائکة فی السکك
اگر شما دایم بصفت حضور من باشید شمارا ملک در کوچها مصافحه کنند
یعنی حضور پیر محاذات شمس حقیقت است چشم دل را بنور آفتاب حقیقت
که دل پیر است مستنیر می شود وهو غالب علی غیره یمحی ماسواه عند
سطوع برهانه آن را نه بینی که چشم چون مقابل آفتاب می افتد هیچ نورے
جز آفتاب در نظر نمی آید همه مقارن کشف شود کشفے که قابل استتار نبود ضوء علوی
را با هم ملائکه اگر خوانند هم درست تر باشد الا الاسم مختلف والمسمی واحد
اینجا چند سخنے نبشتم اما وقت وفا نکرد هیچ ازاں مکتوبات که گفته شده بود

وبر راہ کردہ شدہ بود نرسید موازنہ یکساں بلکہ زیادہ ازاں گذشتن گرفتہ مانع بخیر باد وکیفیت خدمت ملک الاستار ابندگی مخدوم مولانا خواجگی اطال اللہ عمرہم معلوم نشد وازاں قصبہ باید ہیچ کیفیتے نیامد آرے دیگراں چوں بروتو چناں نشستہ بخاطر کہ چوں جاں در بدنی ہر عبادتے کہ کنی بکن جز حضور پیر ہمہ بے تدبیر باشد وفایدہ ندہد ع

ہیچ نا وردی یاد میدار این فراموشی

المقصود جاروب داون مقام پیر بہتر از ہمہ عبادتست ہر عبادتے کہ باشد کہ طشت خانہ پیر پاک کردن بہتر ۔ ع

خود کلاہ وسرت حجاب توے اند ٭ تو میفزاے بر کلہ و دستار

ہر چند کہ آں عزیز نہ ازین جملہ مقصود است اما عَبَسَ وَتَوَلّٰی اَنْ جَاءَہُ الْاَعْمٰی مرشدے عظیم است ومعلمے جسیم خاک مارا در زمین دہلی بسپار مارا زندہ ومردہ بجاے دیگر مگذار بحرمت النبی وآلہ الاطہار والسلام

مکتوب ہفتم

ہم ازان مخدوم زادہ بزرگ

بجانب شیخ علاء الدین

یار چیدہ ودوست برگزیدہ صوفی باصفا عارف باوفا مخلص بے ریا دوست بے ہمتا مولانا علاء الدین اعلاہ اللہ دائماً فی الدین والدنیا سلام وافر ودعاے متکاثر محمد محمد حسینی مطالعہ کند احوال بخیر است اعزہ بصحت اند والحمد للہ علی ذلک اے یار عزیز واے دوست پر تمیز زمانہ آخر شدہ کارہا ہمہ محبط گشتہ قوانین ہمہ مضمحل اندرسوم ہمہ ناپدید شدہ از کارہا جزے

نماندہ وازاسم ماہم رسمے نبودہ علی الخصوص ما در دیارے افتادہ ایم کہ وصف آں دیار در قلم نیاید ودر بیان نگنجد شطیہ ازاں مطالعہ آں برادر شدہ است وچیزے ازاں خوند پیر ہم معائنہ کردہ یوماً فیوماً ساعۃً فساعۃ اقبح واشنع میشود ولابدی ولاحیلۃ کہ در ہر زمانے وہر زمینے قسمتے از ہر چیزے رفتہ است ہمبراں می رود واکنوں عزم مصمم می نماید کہ آں سوے باز مراجعت شود العبید یدبر واللہ یوفق اما علایق وعوائق چنداں نیست کہ در تحریر آں قلم عاجز وزباں گنگ است المقصود برگزیدہ از میاں اصحاب ہمہ تو لی تو ئی برچیدہ از جملۂ اصحاب ہم تو ئی تو ئی وجملہ جز بر مسند مشائخ عظام واحیاء سنت حضرت پیر بالجد والالتزام دیگر ہیچ راہے نہ وہیچ سبیلے نہ ظاہراً وباطناً جز معاملات پیر خود ہیچ التفاتے بچیزے نکردہ واگرچہ فرض کنیم مطلوب مطلوب آنجا پیدا بر آید کہ آں ہمہ غرور باشد ہر چہ کہ جز راہ پیر بود ہمہ ضلال و وبال چند سالے وچند گاہے تحمل نامے ہم بجہاں قایم ماند من کبر سوادہ قوم فہو منہم باشد بایزید آمد شرح مفتاح رسانیدہ اما سخت سقیم بود۔ احوال واخبار آں جانب آنچہ باشد تا آنچہ باشد متواتر در قلم آرد فذالک الکلام باید کہ ترک وتجرید وفقر وفاقہ اختیار باشد تا آنچہ آید من اللہ مبارک بود بگوشۂ خانہ با قطع صحبت مردم دنبال مراقبہ وذکر وزباں گرد آوردہ با صد حاصل وباصد کرامت یک سخن بگوید وباکس نفس نگوید کہ نفس شوم باشد واین راہ خواجہ ما نیست وہر کہ کند عاقبت شرمندہ باشد وقطع محبت مردم واگر اثر دحام شود بے اختیار مبارک باشد فرزنداں خود را سلام و دعا برسانند بندگی مخدوم لطف بے قیاس براں برادر دارند بباطن پاک و

ظاہر صاف وخوش باشد که این جا جز معاملت نیز ز و تسبیح ارسال افتاد باکل
باکل الکل بگوید و در ہر ذره نظر کند که آن قول بالفعل باشد۔ للّٰه الحمد دائما
والسلام

مکتوب ہشتم

(مخدوم زادۂ خرد)

بجانب شیخ علاء الدین گوالیری

بیت

بسیار خواستم که نہاں عشق بارزے
بوالفتح خودستائی گواه از زبان تست

از کالپوی محب وافر ومخلص قدیم برادر دینی مولانا علاء الدین نصیر گوالیری لازال کاسمه
عالیاً فی الدین والدنیا سلام و دعا از محمد اصغر بن محمد حسینی استماع فرمایند
معلوم باد ہیچ کارے بالاتر و رفیع تر از توجه پیر نیست علی الخصوص مرد
صوفی را که او جز توجه پیر کارے ندارد نخواہد که باشد مریدی پیر پرستی است
و زنار در پیش داشتن است قاضی عین القضاة در تمہیدات چنین میفرمایند
مرید در جان پیر خدائے را بیند پیر در جان مرید خود را بیند۔ رباعی

گفتم که پیامبری تو یا پیر ؛ گفتا که دوئی ز راه برگیر
چوں نیک بدیدم این نکو بود ؛ من و او و پیر ہر سه او بود

و پیر آنچه فرماید از اوراد و اذکار و مراقبات ملازمت شرط کار است
باہتمام و کوشش تمام تا آثار و ثمرات مشاہده و معائنه شود و گفتم ۔
المشاہدات مواریث المجاہدات و در تذکرة الاولیا چنین میفرمایند

شیخ ذوالنون مصری را مریدے بود سی سال شیخ را خدمت کرده بود بدانچه شیخ
فرمود ملازمت نموده و ہیچ رہ روی این کار باوے نکشوده روزے پیش شیخ
آمد عرضداشت کرد اے شیخ سی سال است انچه تو فرمودی من آن کردم روز
را طعام بر خویش حرام کرده ام و شب را خواب ہیہات فہیہات ہیچ رہ روی
مقصود و مطلوب پدید نمی آید ترسم عمر من چندین سال باضاعت گذشت
نباید که بیشتر باضاعت بگذرد و شیخ ہائے ہائے بگریست پس آن فرمود اے
عزیز امشب نماز خفتن نگذاری پاے دراز بکن بخسپ ببین خدا را چه پیش
آرد مرید ہمچناں بکرد ناگاه مرید ہمدران شب خدائے را در خواب دید
خوشان و خورماں پیش شیخ آمد گفت یا شیخ امشب خدائے را در خواب
دیدم مرا گفت ذوالنون را بگوے چه ره زنی دوستان من میکنی انگه من که
ترا پیش ہر درے فضیحت و رسوا گردانم و در ہر فضیحتے و رسوائی کردن اورا
مریدے و دولتے بود این بازیہا و کارسازیہا و عشق بازیہا میان این
کارکنان بود والله علیم حکیم که اشفاق و الطاف حضرت بے نیازی بندگی
مخدوم جہانیاں بر مولانائے ما آن قدر است که در تحریر و تقریر نیاید
او فرزند حقیقی است قال علیه الصلوٰة والسلام لن یلج ملکوت
السمٰوات والارض من لم یولد مرتین رموزے ہم بدان است
و ما نعره ہل من مزید برحمی آریم و دعاے اللّٰہم زد و لا تنقص فرو میخوانیم
و مولانا اسحاق آراسته کس است ہر آنچه در حق ایشان میکند و ہر آنچه در
حق ایشان بندگی مخدوم جہانیاں کرده اند آن نیز بر محل است۔

والسلام

مکتوب نهم

هم ازان مخدوم زاده خرد

بجانب شیخ علاء الدین

بیت

این توانی که نیائی بر سعدی هرگز ٭ لیک بیرون شدن از خاطر او نتوانی

محب وافر مخلص قدیم برادر ما مولانا علاء الدین نصیر کالپوی لازال کاسمه عالیا فی الدین والدنیا سلام و دعاے محمد اصغر بن محمد حسینی استماع فرماید معلوم باد شفقت و لطف بندگی مخدوم جهانیان ساعة فساعة لیلاً و نهاراً مزید بر مزید است ما نعرهٔ هل من مزید بر می آرم و دعاے اللهم زد ولا تنقص فرو میخوانیم مولانا را میگویم بیشتر اوقات در یاد خدا و در یاد پیر باشد و التفات بدین جهان و بدان جهان نکند و اگر کسے بد بختے و شیطانے تشویش در وقت و یادگار تو شکے و شبہے پیش می آرد آن روز بد خویش است که می کنند گفته اند که الحسود لا یسود تو خدارا باش اگر همه عالم دریا است بخداے که سر موے قدمت تر گردد این زمانه آخرین است اینچنین حوادث بسیار پیش آید امابلکه لاحول بیک نفخ بزن همه یکساعت نیست و نابود خواهند شد مولانا را میگویم اصلاً و راساً وجود کسے را در جهان تصور نفرمایند زیرا که همه هیچ اند و نیست اند و نابود اند و این ضعیف این هنگام بیشتر پیش حضرت بندگی مخدوم جهانیان می باشد هر وقت که کسے سخنے فرد بالا میگوید چنان سزاداده می شود که یادگار می ماند نمی تواند کسے پیش بندگی مخدوم جهانیان سخنے فرد بالا تواند گفت و گفته اند مارا منتظر ملاقات خویش تصور فرماید امروز یا فردا بشما خواهیم رسید معامله خانہ

بندگی مخدوم جهانیان آن برادر نیکو میداند که با ما چها کرده اند اما از برکت حضرت مخدوم همه مخذول و مقهور اند و هر روز این بیشتر می شود اللهم سلط علیه کلبا من کلابک جانفشم در کار است مولانا میگویم اصلا التفات بکسے نکند با خدا خوش باش چون ترا دارم همه دارم دگرم هیچ نباید . والسّلام والاکرام

مکتوب دهم

ازان مخدوم زاده خرد

بجانب شیخ علاء الدین

برادر عزیز دوست خاص مولانا علاء الدین صوفی با صفا پیرو حضرت محمد مصطفے صلی الله علیه وآله وسلم دعاے محمد اصغر بن محمد حسینی مطالعه فرمایند آرندهٔ عریضه مولانا بدر الدین کیفیت او روشن کنند از مکتوب خدمت برادرم سید حسین او را بر حسب مطلوب و حصول غرض بازگردانند زیاده نبشتن بر همچو توے بغیر فائده افتد و اهتمام مخدوم زاده بزرگ و بندگی مخدوم درین کار بیشتر است بجد تمام و جهد بلیغ سعی نمایند از خود و از جمله آشنایان چنانکه بحصول غرض بازگردد و شکر آن بر ما واجب آید کن لله کان الله لک والسّلام

مکتوب یازدهم

آن مخدوم زادهٔ خرد

بجانب فقیر ابو الفتح علا بعد نقل حضرت مخدوم قدس سرہٗ

برادر دینی مولانا امام همام عالم عارف سالک ناسک صاحب الکشف و الیقین خلیفه قطب العارفین ابو الفتح زید فتحه و فتوحه دعاے

محمد اصغر بن محمد یوسف حسینی مطالعہ کند خبر ناگوار شنیدہ باشد رحلت ایشان
بعد اشراق روز دوشنبہ شانزدہم ماہ ذی القعدہ بود ہیہات ہیہات چہ
توان کرد جز صبر چہ چارہ الغرض فقیرے اسمہ جلال باد ولپسر از پایان شیخ الاسلام
نظام الدین از غیاث پور قصد کردہ بجہت پیوند حضرت قطبی آمدہ بود سہ دختر
وسہ نبسہ دارد میگوید کہ برین سبب آمدہ شدہ بود وچیزے قرض بسیار ہم
میگوید ہمچناں حضرت قطبی را نیافت حصول غرض او چیزے نشدہ مولانا
بدانچہ دست دہد از یاران توزیع کردہ اورا بخوشی رواں کند وخدمت
برادر دینی خواجہ بدہ را دعا برسانند واو را البتہ از ین فقیر برسد وبگوید کہ این
آیندہ را بطریق بہتر رواں دارد احیاناً مکتوبے باخبر سلامتی خود ارسال فرماید
والسّلام

مکتوب دوازدہم

قاضی سراج الدین خادم مخدوم

بجانب فقیر ابو الفتح بعد نقل حضرت مخدوم

برادر دینی مولانا امام ہمام بارع وارع محب عارف صاحب الکشف
والکرامات شیخ ابو الفتح کہ موصوف بصفات اللّٰہ ومتخلق باخلاق اللّٰہ است
خدمت ودعا از بندہ واماندہ پس افتادہ از ادبار خود ہیچ رہ روی ندیدہ
سراج شہریار مطالعہ فرمایند واگر دست رسے باشد دستگیری کنند والحمد للّٰہ
کہ حق تعالیٰ فرزند دینی شائستہ حضرت قطبی را اینچنیں برگزیدہ بتاثیر نظر قطب
المشائخ کہ بعد او نام را قایم داشت ۔ بیت

زندہ است کسے کہ در دیارش ٭ ماند خلفے بیادگارش

المقصود واقعہ صعبے زاد شانزدہم ماہ ذی قعدہ اول وقت چاشت
روز دوشنبہ سنہ خمس وعشرین وثمانمایہ حضرت قطبی بحضرت اعلیٰ رجعت
فرمودند جز صبر چہ چارہ واویلا مصیبتا گو این مصیبت دین است اینجانب
مخدوم زادہ خرد ومیاں سفیر اللّٰہ ومیاں ید اللّٰہ وجملہ اعزہ دیگر بصحت
وسلامت اند ۔ حضرت قطبی قدس سرہ میاں خرد را در مقام خویش بجاے
خود نصب کردند ایشاں ہم در خانقاہ بجاے مخدوم می باشند بعیت میدہند
ومیاں سفیر اللّٰہ مجاور تربت حضرت قطبی میکنند ہم در حظیرہ متبرکہ سکونت
کردہ اند باقی اصحاب گرد میاں خرد می باشند وجملہ یاران مولانا بہاء الدین
ومولانا قطب الدین وشیخ حمید ومولانا نور الدین ویاراں ہمہ بصحت و
سلامت اند سلام ودعا رسانیدہ اند مولانا سالار غریب یار عزیز است
سالہا بحضرت مخدوم ملازم خانقاہ در مطبخ وکندوری یاری دادے
بجہت دیدن پدر میرود بدانچہ دست دہد در رعایت او تقصیر نخواہند کرد
چنانچہ رسم پسندیدہ است اِنَّ ولی اللّٰہ است ۔ والسّلام

ز میاں ید اللّٰہ را خود



خلافت نامه

خدمت شیخ علاء الدین از حضرت مخدوم قدس الله سره

كتب هذه الحروف باذن عبد الله الاصغر من عند الله الاكبر الاذن منى والتوفيق والاتمام من الله الوهاب الجليل والرفيق والسلام

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى تفرد بالوحدانية الازلية وتوحد بالفردانية الابدية واكمل بعنايته البهة الدين القويم واظهر برعايته الشارع الصراط المستقيم واسس قواعد الارشاد باوليائه واحكم مبانى الرشاد باصفيائه وخص اهل الوداد بالفضل العظيم وفتح عليهم بحظ جسيم نحمده على الوسع والامكان ونستعينه على وجدان اسباب الرضوان ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة دعت صاحبها الى جنان الوجدان وخفضت قائلها عن نيران الفقدان ونشهد ان محمدا عبده ورسوله الذى علا به سلالم الاسلام وقوى به ايمان الايمان وارتفع شرف الشرف وامتلاء قدود القدر ووصل ارحام الرحمة — ن مشارع

وطلع شفق الشفقة وغاب فجر الفجور ونصلى عليه وعلى اله الذين لم تستر اقمار دينهم بغمام الشك والبلاء ولم يحجب انوار يقينهم بالمام البدعة والهواء صلوة تكون جزاء لفضلهم ومكافاتا بعلمهم ما طلع فى الخضراء نجم نجم فى غبراء طلع — ن تكفيه

اما بعد فقد جرت سنت الله ان لا طريق لاحد اليه ولا سبيل لواحد بان يقف بين يديه الا بابتغاء الوسيلة وجعل الامام الامام يضاهين عليه نصب الوصى ما مالسادات القوم حتى بقيت تلك الطريق الى اليوم حتى تسلسلت السلسلة فيه الى الشيوخ حتى اليوم وانصب بالشيخ الامام قدوة الانام قائد الكرام داعى العظام نصير الحق والدين محمود بن يوسف الاودهى ثم الچشتى قدس سره ونور ضريحه واشار باشارة خفى ورموز مبنى وذلك ان كان اشارة ورمز الكسر تلك الاشارة وذلك الرمز ليس مما يمر البتة والغمز بل كان اظهر من الصريح وابين بينهم من المتنبه بعد ان كان قولا صريحا وكلاما صحيحا واشار ايضا الى ان عليك ان ترشد القابل وتوصل الطالب الناهل. اللهم الزمان زمان الفترة والاوان اوان النقصة كنت مترددا وبقيت مترصدا اهل يتيسره لى ان امضى هذا الامر بقولى وحالى حتى رايت شخصا نتنسم شيئا من نصيبنا هذا حيث يصح ان يقول هو الذى ولد من بسرى ونتيجتى الذى برز من ضرى صالحا تاركا هذا مستعدا يلبس الخرقة لقابليها وليق الطريقة لمواليها بشرط ان يفهم — ن ان

التعريفات الالهية ويطلع على الامور الاخروية كشف القبور
وصحبة الارواح والعلم بالصراط والحوض والنجاة من النار
ودخول الجنة والفوز وان لا يختلف على اهل الدنيا الا ايطليهم
ن الا ايطليهم
بالقهر والغلبة او لمصلحة لمرات كالنصح والعظة وان لا
ن والمصلحة
يركن الى اسبابها واحبابها ويكون فارغ الوقت مشغولا
بمصلحته وان يغتنم ليلة الفاقة وان نزل نزيل وليس عنده
شيء ويضيف بقليل ويغتنم تلك الحالة كل الاغتنام كما هو دأب
سادات الانام يا علاء بن النصير عليك ان يكون لبرية القدير
هاديا ومرشدا بوصف النذير والبشير بتوفيق الله ان فعلت
كما امرت فانت خليفتي على المسلمين والا فالله خليفتي رب العلمين
بالحق اليقين والصلوة على رسوله سيد العارفين وقائد المحبين
والسلام رحم

خلافتنامہ ابوالفتح علائی کالپوی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله المبدي المعيد الفعال لما يريد ذي الفضل السديد
والبطش الشديد والصلوة على رسوله محمد الحميد المبعوث الى
خير الامم انهم يامرون بالمعروف وينهون عن المنكر بالجهد
الجهيد والسعي الاكيد ثم بالوعد والوعيد واصحابه
القايمين بالسنة واولى الامر الرشيد واله وعترته الدعاة

الهداة الى الواحد الفريد - وبعد فقد اجتمعت الاديان واتفقت
الاذهان ان اجل المقاصد واعز المطالب معرفة الله تعالى
عن العيب والنقصان والمعرفة معرفتان معرفة بالفكر
والاستدلال بالنظر والتقليد على السماع والخبر ومعرفة
ن والتعليل
معاينة بالعيان ومشاهدة بنعت البيان هذا هو الاصل في الباب
والمطلوب عند الارباب ولا يحصل ذلك الا بارشاد المرشد
وبهداية الولي المويد الواصل بكوامن الاسرار الفايز بتجليات الواحد
القهار وهو العارف المعارف والسالك المالك والواصل
ن المسالك
الفاضل والقايم العامل ومع ذلك كلمة المهمة ربه وامر شيخه
مرشده ان يبسط اليد لطالب رب الارباب والنائبين
ايضا ليتحققوا به من حيث اللطف من الله التواب فاما الطالب
فهم الذين يسلكون مسالك القوم ويكتفون من الدنيا بما هو اقل
من المطعم والمشرب وما التايبون فهم الذين من ارباب العادات
المستمسكون بذيل هؤلاء السادات فخرقة المتبركة مبذولة
ن التبرك
لكل طالب وخرقة الارادة ممنوعة الا عن السالك الناسك
الذي عرف نفسه عز الدنيا واهلها وارباها واحبايها فلتعلم
ن عز الدنيا
ن فلتفهم
ايها الولد الذي ولد من سري ابوالفتح زكي الدين ابن علاء الكالپوي
ان انت تسلك مسلكي وتضرب مضربي ولا تختلف على اهل الدنيا وارباها
ولا تخطر ببالك غير الرب تعالى فانت خليفتي ان يبسط اليد للبيعة
وتجلس على تكومة الشيخوخية والا فالله خليفتي على المسلمين وارجو
اطوفيك ان تقتدي بي وتحفظ مذهبي ولكن عليك ان تعرف ان لا

تلقن الذكر والمراقبه الا من عرف عن الدنيا وصغر نفسه وهواه د عز

باذل هيئة وتشرع فى تقليل الطعام والشراب وتدرج الى الخلوة

عن صحبت الخواص والعوام وتقل الكلام وابدا يكون يداه ولسانه ن وكان

ومقلتاه ناسوتن الى المضغة الصنوبريه المعلقة فى الجانب الايسر

المسمى بالفواد والقلب - ايها المسترشد خذ ما ارسلت اليك ن اتيتك

وامض الى ما اشرتك تكن من القوم واحتسب من الغدو والامس

واليوم اللهم هذا الدعاء ومنك الاجابة ومنى الجهد وعليك

التكلان ولا حول ولا قوة الا بك وصلى الله على محمد وذريته

واتباعه اجمعين والسلام -

خلافت نامه عام براے یاران

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى علمنى انى اطلعت على خفايا الالوهية واقفت

على اسرار الربوبية بحسب العبادة وطاقة العبودية والصلوة على رسوله

صاحب لواء الحمد ومالك مقام الوسيلة بالطاقة الشرعية وعلى ن الوصلة

آله وعترته ذوى الاخلاق السنية المرضية واصحابه المتصفة

بالانوار القدسية المشتملة بصفات النزاهة السبوحية -

اما بعد فايها العباد ليس الطريق الى الله الا بابتغاء الوسيلة

والاتصاف بالاوصاف الربوبية والتقديم بالاقدام على محو الاثام

والخصال الدنية وتلقين شيخ مرشد كامل مهذب واقف على

تنوع طريق الوصول تبلك العقبة العلية والتلقين مفوض الى حادى ن طرق

شيخ العالم الواقف بالعلوم اللدنية نهذا باب فيما يبدؤ له من عالم

الغيب بالظهور فى عالم الشهادة من الالوان المتلونة كالصفرة

والحمرة والخضرة والزرقة والبياض والسواد ثم الرواس ثم الانوار

لا يحس فيها لون وشكل وجهة من القبلية والبعدية ثم الهواتف ن والبعدة

واستماع الاصوات الخارجة عن جزء الحروف من المخارج والاسنان د حد

واللهات فيها الكيات فيها التعليمات فيها الاشارات لا يتعرف

عليها الا هولاء السادات ثم كشف الارواح والقبور بخاصيت

دوام التوجه ولزوم الحضور ثم الصور التى مما ينا سب ويوفق

طباع البشرية حتى يظن فيها الظانون على فهم تلك المضغة

الصنوبرية ثم اللوائح ثم الطوالع ثم البوادة ثم الحقايق ثم المعارف ن البوارق

ثم الصناعات ثم الكوامات ثم المشافهات ثم البوادى ثم الفلوات ن المقامات

ثم المشاهدات ثم المعاينات ثم المحاضرات ثم المعاسبات ثم ن المكاشفات

المنازلات ثم المراسلات ثم المواصلات ثم المحاديات ثم المسامرات

ثم المتملقات ثم المعانقات ثم الاتصالات ثم الدلالات ثم المعاودات

ثم الاجمالات ثم التفصيلات ثم الاطلاقات ثم المراجعات ثم الحيرة

ثم العشرة ثم الحيوة لا مزيد هنا ولا حيرة فى الحقيقة فان الحيرة -

هذه هى نفس ما فيه الحيرة - كل هذه شرط اقتصار الولايات د شطر

ثم يقال هو مما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب

بشر اى لم تبق عين حتى ترى ولا اذن حتى تسمع ولا قلب حتى تخاطر

ولاانس ولاجن ولاملك ولانبی ولارسول تربدا اشطبة من ن عن
حقائق الصمدية وههنا لافقد ولاوجد ولاقرب ولابعد ولافصل
ولاوصل فاذا تحققت العبودية برزت الانية فاذا تحققت
الانية رضی الرب بكل العبد ففنی ما بقی وبقی ما فنی فنی ما فنی وبقی
ما بقی وهذا الواصل الفاضل وهذا العالم الناهل وهذا العالم ن فهذا
الربانی المطلع علی كيفية علی المتشابهات الواقف علی الخفيات ن علی المتشابهات
والعارف علی كيفية سر التخليق والتكوين يرى انه يصور كما
يصور المصور بيده وليس بدون المباشرة والملاقات وان كان ن المباشرة
يرى هكذا فانه من صفات التشكلات والتمثيلات هذه
بالنسبة الی الرائی والمرائی واذ انه سبحانه منزه عن النسب
والاضافات فاما من اراد الله يرقيه علی درجات الانبياء
ويجعله علی صفات الاصفياء يبعثه لدعوة الخلق الی الحق و
يجلسه مجلس الصدق ويقربه مقر العين فيكون عينا بلا
عين ولا يلحقه شين فهو اللائق الحاذق وهو الاحق السابق
ثم العلامات الظاهرة والمعاملات المشاهدة ان لا يركن الی
الدنيا وارباها ولا يتعلق بالانها واسبابها وان لا تختلف
علی اهل الدنيا ولا يتردد ولا يود ويكون بالشرائع كثيرها
وقليلها حقيرها وجليلها متشبثا حق التشبث متعلقا حق
التعلق بحيث لا يفوت عنه سنة من سنن النبی صلی الله
عليه وآله وسلم وسيرة من سيرته الا بضرورة اختيارها ن اجازها
الفقهاء ومضی عليها العلماء وهو من سير السلف الصالح و

سنة النبی الفاتح فنقول الملقب بگيسو دراز
محمد بن يوسف الحسينی بالتحقيق الحقيقی
والعلم اليقينی اللهم من كان من تلامذلی ومسترشدی
يتصف بصفتی هذه ومضی علی سيرتی وسريرتی
هذه ويسلك ضيحتی وضيحتی هذه فهو ولد الذی ولد
من سری وابنی الذی برز من ضری هو قرينی وقرينی و
خليفتی ومن لم يكن فانا والله تعالی وشيخی براء منه
والله خليفتی علی اهل ملتی
والسلام

تمت

المكتوبات حضرت قطب الاقطاب عاشق شهيا
سرافراز خواجه صدرالدين ابوالفتح ولی الاكبر
الصادق جعفر ثانی مخدوم جهانيان سيد
محمد حسينی گيسودراز
رضی الله عنه

مولوی نذر محمد خان صاحب مولوی فاضل

صدر مدرس مدرسۂ روضتین و مہتمم اعزازی

کتب خانۂ روضتین نے

دفتر

کتب خانۂ روضتین گلبرگہ کی

شایع کیا

٭

ملنے کا پتہ

مہتمم صاحب اعزازی کتب خانۂ روضتین گلبرگہ شریف

قیمت

ایک روپیہ بارہ آنے ٭ علاوہ محصول ڈاک

عہ/ ۱

